UNIVERSAL LIBRARY
OU_232688
UNIVERSAL LIBRARY

ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

از تالیف جناب جامع کمالات صاحب الکتب ابو عبد اللہ المعروف بہ مولوی غلام العلی القصوری مدرس مدرسہ غزنویہ

مسمے

رسالہ الشافیہ

ترجمہ اردو

حمویہ

فی الرد علی الجہمیہ

از تصنیف سند المحدثین قدوۃ المتکلمین شیخ الاسلام امام الائمہ ابی العباس احمد بن عبد الحلیم بن تیمیہ الحرانی

در مطبع محمدی واقع لاہور مطبوع گردید

۱۹۹۲۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین
امابعد ابو عبد اللہ معروف بغلام العلی ابن حافظ داؤد ابن حافظ
شیخ محمد ابن حافظ مرتضی القصوری غفر اللہ لہ ولہم برادران دینی
اور مخلصان صادق الیقین کی خدمت مین عرض کرتا ہے کہ معرفت
وجودِ ذات اور صفات مقدسہ حضرت باری عز اسمہ کے ہر ایک پر
واجب ہے اور صحت ہر عبادت اور معاملات کی اوسی پر موقوف ہے بحکم
وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ اَیْ لِیَعْرِفُوْنِ علت غائیہ
خلق مخلوق سے یہی سب ہے اور اصل مقصود ابلاغ قرآن اور ارسال رسل کا
بھی یہی ہے اور قرآن شریف بیان اس امر عظیم سے مملو ہی اور رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مُبیّنِ قرآن کے ہین بواضح ترین تقریر کی تفصیل فرمائے
ہی پس سب پر واجب ہے کہ اس مقصود کو بذریعہ قرآن ور حدیث رسول صلی اللہ علیہ
وسلم کی حاصل کرین اور بغیر اسکو انکا قصد نکرین اکثر لوگون نے کہ بغیر اس ذریعہ
سنیہ کے قصد تحصیل اس مطلب کا کیا ہے از دست وہ مطلب ہے دور رہی اور
راہ گم کیا اور عالم حیرانی مین سرگردان ہوئی اور سلف صالح یعنی صحابہ وتابعین

رضوان اللہ علیہم کہ مشہود لہم بالخیر اور افضل القرون مین سے ہین جب ابن فریعہ کو

ا تہہی ندیا کامیاب اور فائز المطلب ہوئی اور چونکہ ان دنون مین تصنیفات سلف

کے مفقود اور نایاب ہین سواسطے اکثرون نے اس مطلب عظمی کیواسطے اور اور ذرائع اختیار

کئی اور طریق سلف کا چہوڑ دیا اور طریق متاخرین پر کہ تصنیفات انکی جا بجا پہیل

رہین ہین اعتماد کیا ایسی وقت مین اس عاجز کو رسالہ حمویہ فی الرد علی الجہمیہ تصنیف شیخ

الاسلام حافظ ابن تیمیہ کا دستیاب ہوا اور اس رسالہ سی بہرہ وافی حاصل کیا

لیکن بسبب عربی عبارت کے فہم اکثر عوام کا سمجہنی مطالب اسکی سے قاصر ہوا اس

لئے اس عاجز کے دل مین آیا کہ زبان اُردو سلیس مین ترجمہ کری تاکہ یہہ فائدہ تام

اور مائدہ عام ہو پس باعانت ایک دوست دینی کے کہ متکفل تحریر مسودہ کا

ہوا تہا چند روز مین فراغت حاصل ہوئی اور اصل نسخہ ایک ہی تہا حتی الوسع

صحت مین بہت سعی کی اگر باوجود اس سعی کے کوئی غلطی ترجمہ مین رہگئی ہو امیدوار

عفو کا ہون ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطأنا ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ

علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنا

واغفر لنا وارحمنا انت مولٰنا فانصرنا

علی القوم الکافرین اور اس ترجمہ کا

نام شافیہ فی ترجمۃ الحمویہ

رکہا گیا والمامول

من اللہ القبول

فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ما تقول سادۃ العلماء
ائمۃ الدین احسن اللہ تعالی
الیہم اجمعین فی آیات الصفات
کقولہ تعالی الرحمن علی
العرش استوی وقولہ تعالی
ثم استوی الی السماء وھی دخان
الی غیر ذلک من الآیات و
احادیث الصفات ایضا
کقولہ صلی اللہ علیہ وسلم
قلوب بنی آدم بین اصبعین
من اصابع الرحمن وقولہ
یضع الجبار قدمہ فی
النار الی غیر ذلک وما
قالت العلماء فیہ و

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال کیا فرماتی ہین علما برگزیدہ پیشوایان دین کی احسان کری اللہ تعالی اُن سب پر بیچ آیات صفات کے جیساکہ فرمایا ہی اللہ تعالے نے الرحمٰن علے العرش استوے یعنی رحمن نے قرار پکڑا اوپر عرش کے اور جیساکہ فرمایا ثم استوے الی السماء وھی دخان یعنی پہر متوجہ ہوا طرف آسمانکی اور وہ دہوان تہا اور سوا اسکے اور آیات سی اور نیز کیا فرماتے ہین بیچ احادیث صفات کے جیساکہ فرمایا ہی رسول اللہ صلعم نے قلوب بنی آدم بین اصبعین من اصابع الرحمن یعنی دل بنی آدم کی بیچ دو انگلیون کے ہین انگلیون رحمان کی سی اور مثل قول آنحضرت صلعم کے یضع الجبار قدمہ فی النار یعنی رکہیگا اللہ تعالی قدم اپنا بیچ آگ کے اور سوا اسکی ایسی اور احادیث مین کیا فرمایا ہے علمانے بیچ اُن آیات صفات اور احادیث صفات بیان کرو وضاحت اسباب مین ثواب پاؤ گے اور اجر پاؤ گے اگر چاہیگا اللہ تعالی **جواب** سب حمد واسطی اللہ رب العلمین کے ہے قول ہمارا بیچ اسبات کے وہی ہی جو فرمایا اللہ تعالی نے اور رسول اُسکی نے اور وہ ہی کہ کہاہے سابقون اولون نے کہ مہاجرین اور انصار ہین اور جو کہاہے تابعین اور ائمہ مجتہدین مہتدین نے کہ اتفاق کیا تمام مسلمانون نے بعد تابعین کے اوپر ہدایت انکیکی اور اوپر سمجہہ اونکے اور یہہ

م

بسطوا القول فی ذلک
مثابین ماجورین ان شاء
اللہ تعالی الجواب الحمد للہ
رب العلمین قولنا
فیہا ما قال اللہ تعالی
ورسولہ والسابقون
الاولون من
المہاجرین و
الانصار والذین
اتبعوہم باحسان
وما قالہ ائمۃ
الہدی بعد ہولاء الذین اجمع
المسلمون علی ہداہم
ودرایتہم وھذا

وہ طریق ہے کہ واجب ہی اوپر کل مخلوق کے بیچ اسبات کے اور غیر اوسکے
یعنے رجوع کرنا طرف قول اللہ تعالے اور اوسکی رسول اور صحابہ اور تابعین اور تبع
تابعین کے واجب ہے کیونکہ اللہ سبحانہ تعالی نے بھیجا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھہ
ہدایت کے اور دین حق کے تا کہ نکالے لوگونکو اندہیری سے نور مین ساتھہ حکم رب
اونکے کے طرف راہ اللہ غالب ومحمود کے اور گواہی دی اللہ تعالے نے
واسطے اوس رسول کے کہ بھیجا مین نے اسکو بلانے والا طرف اپنی ساتھہ حکم اپنے
کے اور حکم کیا اوسکو یہہ کہ کہہ دے لوگونکو هٰذِهٖ سَبِیْلِیْٓ اَدْعُوْٓا اِلَی اللّٰهِ عَلٰی بَصِیْرَةٍ
اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ یعنے راہ میرا ہے بلاتا ہون مین طرف اللہ کے اوپر بصیرت
کے اور بلاتا ہے وہ جو تابعدار میرا ہے پس محال ہے بیچ عقل اور دین کے یہہ بات
کہ ہو چراغ روشن یعنی محمد صلعم کہ نکالا ہے اللہ تعالی نے سبب اوسکی لوگونکو طرف
نور کے اور اوتاری طرف اسکے کتاب سچی تا کہ فیصلہ کرے درمیان لوگونکے جس
چیز مین کہ وہ اختلاف کرتے ہین اور حکم کیا اللہ تعالے نے لوگونکو کہ لیجاوین
جھگڑی دین اپنے کے طرف اوس کتاب اور شریعت کے کہ لائی ہین اسکو پیغمبر
صلعم اور وہ پیغمبر بلاتا ہے طرف اللہ کے اور طرف راہ اوسکی کے ساتھہ حکم اسکے
سمجھہ بوجھ کر اور خبر دی اللہ تعالی نے کہ تحقیق کیا ہے اللہ تعالی نے واسطے اوسکی اور
واسطے امت اوسکی کے دین انکا اور تمام کی اوپر اونکی نعمتین اپنی پس باوجود اسکے
کہ ہووی ایسا پیغامبر اور وہ چھوڑدے باب ایمان اور علم کو مشتبہ اور غیر معلوم اور
نہ تمیز کرے درمیان اسماء اور صفات کے کہ لایق ہین واسطے اللہ کے اور غیر لایق
بیچ مین واسطے اسکی پس تحقیق تمیز کرنا اسماء حسنی اور صفات اسکیکا جو دین کے اوپر بنیاد ہے

هو الواجب على جميع الخلق في هذا الباب وفي غيره فان الله سبحانه تعالى بعث محمدا صلى الله عليه وسلم بالهدى ودين الحق ليخرج الناس من الظلمات الى النور باذن ربهم الى الصراط العزيز الحميد وشهد له بانه بعثه داعيا اليه باذنه وامره ان يقول هذه سبيلي ادعوا الى الله على بصيرة انا ومن اتبعني فمحال في العقل والدين ان يكون السراج المنير الذي اخرج الله به الناس من الظلمات الى النور وانزل معه الكتاب بالحق ليحكم بين الناس فيما

5

اختلفوا فيه وامر الناس ان يردوا ما تنازعوا فيه من امر دينهم الى ما بعث به من الكتاب والحكمة وهو يدعو الى الله والى سبيله باذنه على بصيرة وقد اخبر الله تعالى بانه اكمل له ولامته دينهم واتم عليهم نعمته محال مع هذا وغيره ان يكون قد ترك باب الايمان والعلم ملتبسا مشتبها ولم يميز ما يجب لله تعالى من الاسماء الحسنى والصفات العليا وما يجوز عليه وما يمتنع فان معرفة هذا اصل الدين واساس الهداية

اور افضل اور بہت ضروری اُن امور سی ہے کہ پیدا کرین اسکو دل اور حاصل کرین
اسکو نفس اور سمجھین اسکو عقلین پس کس طرح ہوا یشی کتاب اور ایسا پیغمبر اور وہ
لوگ کہ افضل الخلق ہین بعد انبیا کے یعنے صحابہ و تابعین نہ حکم کرین اس باب مین
از روی اعتقاد اور قول کے اور محال ہے یہہ بہی کہ ہوا ایسا پیغمبر کہ سکہلایا اوسنے
امت اپنی کو سب کچھہ یہان تک کہ طریقہ پاخانہ کا بہی - اور فرمایا کہ چہوڑا مین نے
تمکو زمین سفید پر یعنے دین کہ رات اسکی مثل دن کے روشن ہے نہ روگردان ہوگا
اس دین سے پیچھے میری مگر ہلاک ہونے والا اور حدیث صحیح مین ہے کہ فرمایا آنحضرت
صلعم نے کہ نہین بہیجا اللہ تعالی نے کسی نبی کو مگر تہا حق اوپر اوس رسول کے کہ سمجہاوے
اُمت اپنی کو جو بہتر جانے بیچ حق اونکی کے اور منع کردی اوس سی کہ برا جانے بیچ
حق اونکی کے - اور کہا ابوذر نے تحقیق وفات پائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے اور کوئی ویسا جانور نہین کہ پہیرتا دو بازو اپنے بیچ آسمان کے مگر ذکر کیا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسے حال اوس جانور کا اور کہا عمر بن الخطاب نے
کہ کہڑے ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے بیچ ایک جگہہ کے
اور ذکر کیا ابتدا پیدایش خلقت کا اور انتہا اوسکا یہان تک کہ داخل کیا یعنے
ذکر کرنے مین اہل جنت کو بیچ جنت کے اور اہل دوزخ کو بیچ دوزخ کی یاد رکہا
اس بات کو اوس شخص نے کہ یاد رکہا اوسنے اور فراموش کردیا اس بات کو
اُس شخص نے کہ فراموش کردیا رواہ البخاری - پس باوجود تعلیم ہر امور دقیق
نافع دین کے محال ہے یہہ کہ چہوڑدی یون مین آیات صفات کو کہ پہیرتی ہین اسکو
ساتہہ زبانون اپنے کے اور دلون اپنے کے بیچ صفت رب اپنے کے اور معبود اپنے کے

وافضل واوجب الكسب وادركه وحفته النفوس وادركه العقول فكيف يكون ذلك الكتاب وذلك الرسول صلى الله عليه وسلم وافضل خلق الله تعالى بعد النبيين لم يحكموا في هذا الباب اعتقادا وقولا ومن المحال ايضا ان يكون النبي صلى الله عليه وسلم قد علم امته كل شيء حتى الخراءة وقال تركتكم على البيضاء ليلها كنهارها لا يزيغ عنها بعدي الا هالك وقال فيما صح عنه ايضا ما بعث الله من نبي الا كان حقا عليه ان يدل امته على خير ما يعلمه لهم وينهاهم عن شر ما يعلمه لهم وقال

6

ابو ذر لقد توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وما طائر يقلب جناحيه في السماء الا ذكر لنا منه علما وقال عمر بن الخطاب قام فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم مقاما فذكر بدء الخلق حتى دخل اهل الجنة منازلهم واهل النار منازلهم حفظ ذلك من حفظه ونسيه من نسيه رواه البخاري ومحال مع تعليم كل شيء لهم فيه منفعة في الدين وان دق ان يترك ما ينطقون به بألسنتهم وقلوبهم في ربهم ومعبودهم

کہ پہچاننا اوس معبود کا غایتہ معرفتون کا ہے - اور عبادت اسکی شرف مقصودونکی ہے اور پوہنچنا طرف اوسکی غایت مطلبونکا ہے - بلکہ یہی خلاصہ دعوت نبوت کا ہے اور برگزیدہ مقصودون رسالتہ الٰہی سے ہے - پس کیونکر وہم کریگا وہ شخص کہ اسکے دل مین تہوڑا ساحصہ ایمان اور حکمت کا ہی اس بات مین کہ نہو واقع بیان اس قسم کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر تمام اور کمال وجہ کے پہر اگر بیان ہی کیا پیغمبر نے تو محال ہے یہہ کہ تحقیق بہتر متون کے اور افضل زمانون کے قصور کرین اسبات مین زیادہ کرکے یا ناقص کرکے پہر محال ہے یہہ ہی کہ ہون نہ جاننیوالے اہل قرون کہ جنہین بہیجے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین نہ بیان کرنے والے اس قسم کے حق ظاہر کو کیونکہ سبب اسکا یا نجاننا اور نا کہنا ہے یا اعتقاد خلاف حق کا اور قول خلاف صدق کا ہے یہہ دونو منع ہین - اسپر پہلے بات اس لئے منع ہے کہ وہ شخص جسکی دل مین تہوڑے سے حیاتے اور طلب علم کے اور قصد عبادت کا ہو - ہی واسطے اوسکی یہہ بحث اور سوال - اور معرفتہ حق کے - اس بات مین بہت بڑا مقصود مقصودون اوسکی کا اور بہت بزرگ مطلب مطلبون اسکے کا یعنے بیان اس شی کا کہ لائق ہے اعتقاد اوسکا واسطے معرفتہ کیفیت رب اور صفات اوسکے کے اور حالانکہ نہین ہے کوئی نفس صحیح کہ بہت شوق رکہتا ہو طرف کسی شی کے زیادہ معرفتہ رب کے سی اور یہہ امر معلوم ہے ساتہہ فطرت اصلی کی پس کیونکر تصور کیا جاوی کہ باوجود قائم ہونے ان باعثون کے کہ بہت قوی ہین بہ نسبت اور باعثون کے ہٹ رہین اس بحث سی دہ سردار یعنے

العلم بالله ومعرفته غاية المعارف وعبادته اشرف المقاصد والوصول اليه غاية المطالب بل هذا خلاصة الدعوة النبوية وزبدة الرسالة الالهية فكيف يتوهم من في قلبه ادنى مسكة من ايمان وحكمة ان لا يكون بيان هذا الباب قد وقع من الرسول صلى الله عليه وسلم على غاية التمام ثم اذا كان قد وقع ذلك منه فمن المحال ان خير امته وافضل قرونها قصروا في هذا الباب زائدين فيه او ناقصين عنه ثم من المحال ايضا ان تكون القرون الفاضلة القرن الذي بعث فيهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم كانوا غير عالمين وغير قائلين في هذا الباب بالحق المبين لان ضد ذلك اما عدم العلم والقول واما اعتقاد نقيض الحق وقول خلاف الصدق وكلاهما ممتنع اما الاول فلان من في قلبه ادنى حياة وطلب للعلم او نهمة في العبادة يكون البحث عن هذا الباب والسؤال عنه ومعرفة الحق فيه اكبر مقاصده واعظم مطالبه اعني بيان ما ينبغي اعتقاده لا معرفة كيفية الرب وصفاته وليست النفوس الصحيحة الى شيء اشوق منها الى معرفة هذا الامر وهذا امر معلوم بالفطرة الوجدية فكيف يتصور مع قيام هذا المقتضي الذي هو من اقوى المقتضيات

صحابہ بیچ تمام زمانون اپنے کے بلکہ یہہ بات غیر ممکن ہے کہ ظہور مین آوی بیچ احمق ترین خلقت کے اور بہت ہو نہہ پہیرنیوالے کے اللہ کے سے اور بہت گرہی ہوئے اوپر مطلب دنیا کے اور غافل ذکر اللہ کے سی - پس کسطرح ظاہر ہو یہہ بات بیچ ان بزرگون کے یعنے ہٹ رہنا - ایسپر ہونا اونکا اس مسئلہ مین معتقد غیر حق کا یا قایل غیر حق کا - پس یہہ بات نہین سمجہتا اسکو کوی - مسلمان اور نہ عاقل کہ پہچانتا ہے حال جماعتہ صحابہ کا یہہ کلام اسباب مین زیادہ ہی اس سے کہ ممکن ہو لکہنا اوسکا اس فتوی مین اور پورا کرنا اوسکا - جانتا ہے اس باتکو وہ شخص کہ طلب کرے اوسکو اور ڈہونڈی اوسکو - اور بہی نہین جائز یہہ - کہ پچہلے بہت جاننیوالے ہون اگلون سے جیساکہ کہتے ہین بعضے غبیے کہ نہین پہچانتی ہین قدر سلف کا اور نہین پہچانتے ہین اللہ اور رسول اور مومنونکو حق پہچاننے انکیکا - جیساکہ امر کیا گیا ہے اور کہتے ہین کہ طریقہ سلف کا سلامتی والا اور طریقہ خلف کا محکم اور اچہا اور بہتر ہے - اگرچہ یہہ عبارت سبب صادر ہوے بعض علماسی مراد لئے جائینگے ساتہہ اوسکی معنے صحیح پس تحقیق یہہ بدعتی غبیے فضیلت دیتی ہین طریقہ خلف کو کہ وہ فلسفیو نسے ہین اور جو انکے پیرو ہین طریقے سلف پر اور سبب اوسکا یہہ ہے کہ گمان کرتے ہین یہہ بدعتے بسبب کم فہمی اپنے کے اس بات کو کہ طریقہ سلف کا مجرد ایمان ہے ساتہہ الفاظ قرآن اور حدیث کے بغیر سمجہنے کے مثل امیون اور ان پڑہون کے کہ کہا ہے اللہ تعالے نے بیچ حق انکے کے وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ یعنے بعضے اونکی ان پڑہ ہین کہ نہین جانتے کتاب کو مگر آرزوئین دل اپنے کو

بل كما يقع في مجموع عصورهم هذا لا يكاد يقع من ابلد الخلق واشدهم اعراضا عن الله واعظمهم اكبابا على طلب الدنيا والغفلة عن ذكر الله فكيف يقع من اولئك واما كونهم كانوا فيه معتقدين غير الحق او قائليه فهذا لا يعتقده مسلم ولا عاقل عرف حال القوم ثم الكلام في هذا الباب عنهم اكثر من ان يمكن سطره في هذه الفتوى واضعافها يعرف ذلك من طلبه وتتبعه ولا يجوز ايضا ان يكون الخالفون اعلم من السالفين

8

كما قد يقوله بعض الاغبياء ممن لم يعرف قدر السلف ولا عرف الله ورسوله والمؤمنين حقيقة المعرفة المأمور بها ان طريقة السلف اسلم وطريقة الخلف اعلم واحكم وان كانت هذه العبارة اذا صدرت من بعض العلماء قد يعني بها معنى صحيحا فان هؤلاء المبتدعة الذين يفضلون طريقة الخلف من المتفلسفة ومن حذا حذوهم على طريقة السلف انما اتوا من حيث ظنوا ان طريقة السلف هي مجرد الايمان بالفاظ القرآن والحديث من غير فقه لذلك بمنزلة الاميين الذين قال الله تعالى فيهم ومنهم اميون لا يعلمون الكتاب الا اماني

اور کہتے ہین کہ طریقہ خلف کا نکالتا ہے معنے نصوص کا کہ پہرے ہوئی ہین
حقیقتون اپنی سے ساتہہ طرح طرح کے مجاز اور غریب لغات کے - پس یہہ ظن فاسد ہے
کہ موجب ہوا ہی کہنے ان باتونکو کہ مضمون ان باتونکا ڈالنا اسلام کا ہے -
پیچہے پیٹہہ کے اور حالانکہ جہوٹہہ باندہا ہے انہون نے اوپر طریقہ سلف کے
اور گمراہ ہوئے ہین بیچ بہتر جانی طریقہ خلف کے - پس جمع کیا انہون نے
جہالت طریقہ سلف کو بسبب جہوٹ کہنی کے اوپر انکی جہالت اور گمراہی کو بسبب
اچہا جانی طریقہ خلف کے اور سبب اس گمراہیکا اعتقاد کرنا انکا ہے اسبات پر کہ نہین
ہے فی الحقیقة کوئی صفت الله کے کہ دلالت کرتے ہین اوپر اسکے یہہ نصوص بسبب
شبہات فاسدہ کے شریک ہوئے ہین بیچ ان شبہونکی اپنی بہائی کافرون سے
جب اعتقاد کیا انہون نے نفی صفات الہی کا حقیقت مین یعنی حقیقت مین کوئے
صفت نہین ہے اور باوجود اسکی ضرور تہا نصوص کو معنی سے تو رہگئی حیران درمیان
ایمان کے ساتہہ لفظ کے - اور درمیان پہیر دینے معنی کے طرف الله کے اور اسکا
نام رکہا ہے طریقہ سلف کا اور حیران ہے درمیان پہیرنے معانی کے ساتہہ طرح
طرح کے تکلف کے اور اسکا نام رکہا ہے طریقہ خلف کا - پس ہوا یہہ عقیدہ باطل
مرکب فساد عقل سے اور انکار سے ساتہہ نصوص کے - کیونکہ نفی صفات مین اعتماد
کیا انہون نے اوپر امور عقلیہ کے کہ ظن کیا انہون نے ان امور عقلیہ کو دلایل
ظاہرہ - حالانکہ وہ شبہات ہین - اور پہیرا انہون نے نصوص کو اپنی جا سے بسبب
جہوٹ بنا کیا انہون نے امر اپنی کو اوپر ان دو مقدمہ جہوٹونکے ہوا نتیجہ اسکا
جاہل سمجہنا پہلونکا - اور بیوقوف جاننا انکا اور اعتقاد کیا انہون نے کہ تہے سلف

9

وان طريقة الخلف هي استخراج معاني النصوص المصروفة عن حقائقها بانواع المجازات وغرائب اللغات فهذا الظن الفاسد اوجب تلك المقالة التي مضمونها نبذ الاسلام وراء الظهر وقد كذبوا على طريقة السلف وضلوا في تصويب طريقة الخلف فجمعوا بين الجهل بطريقة السلف والكذب عليهم وبين الجهل والضلال بتصويب طريقة الخلف وسبب ذلك اعتقادهم انه ليس في نفس الامر صفة دلت عليها هذه النصوص بالشبهات الفاسدة التي شاركوا فيها اخوانهم من الكافرين فلما اعتقدوا انتفاء الصفات في نفس الامر وكان مع ذلك لا بد للنصوص من معنى بقوا مترددين بين الايمان باللفظ وتفويض المعنى وهي التي يسمونها طريقة السلف وبين صرف اللفظ الى معان بنوع تكلف وهي التي يسمونها طريقة الخلف فصار هذا الباطل مركبا من فساد العقل والكفر بالسمع فان النفي انما اعتمدوا فيه على امور عقلية ظنوها بينات وهي شبهات والسمع حرفوا فيه الكلم عن مواضعه فلما ابتنى امرهم على هاتين المقدمتين الكاذبتين كانت النتيجة استجهال السابقين الذين هم اعلم الامة ... استبلاههم واعتقاد انهم كانوا

قوم اُمّی اَن پڑھ مثل نیکبختوں عامہ کے نہین کوشش کی اونہوں نے بیچ معرفۃ
حقایق لہیے کے اور نہین سمجھے وہ دقایق علم الٰہی کے - اور تحقیق خلف
فاضل بڑہ گئے ان کل باتون مین سلف سی پہر یہہ قول اگر تدبیر کرے اسکو انسان تو پائیگا
اسکو بیچ نہائت گمراہی کے کسطرح ہون یہہ متاخرین زیادہ عالم کہ بہت ہوا بیچ
امور دین کے اضطراب ونکا اور گار رہا ہوا ہے بیچ معرفت اللہ کے حجاب اونکا
بہت جاننے والے اللہ کو اور اسمار اوسکی کو اور صفات اسکیکو سابقین اولین سے
اور مہاجرین انصار سی حالانکہ خبر دی ہے اوس شخص نے یعنی فخر الدین رازی نے
کہ واقف ہی اوپر انجام کار اُن متاخرین کے حقیقت حال اونکی سے جیسا کہ کہا ہے
شعر لَعَمْرِیْ لَقَدْ طُفْتُ الْمَعَاهِدَ کُلَّهَا قسم ہے بقا اپنے کی کہ تحقیق پہرا مین بیچ
تمام ہم عصر من اپنے کے ہ وَسَیَّرْتُ طَرْفِیْ بَیْنَ تِلْكَ الْمَعَالِمِ
اور پہیرے میں آنکھ اپنے بیچ ان معلومات کے ہ فَلَمْ اَرَ اِلَّا وَاضِعًا کَفَّ
حَائِرٍ پس نہین دیکھا مین کسی شخص کو مگر رکہنے والا تہا ہتیلی حیرانی کے
ہ عَلٰی ذَقْنٍ اَوْ قَارِعًا سِنَّ نَادِمٍ اوپر تہوڑی کے یا ٹہکورنے والا دانت
ندامت کا اور اقرار کیا متاخرین متکلمین نے یا ازروئی تابعداری اس قول کے
یا اپنے طرف سی بیچ کتابون اپنے کے جو تصنیف کی ہے اونہوں نے ساتھ
مثل قول بعض رئیسان اپنے کے وہ قول یہہ ہے شعر نہایۃ اقدام العقول
عقال - نہایۃ سعی عقلونکی بند ہوتا ہے ہ واکثر سعی العالمین ضلال -
اور اکثر کوشش علماء کے گمراہ ہے ہ وارواحنا فی وحشۃ من جسومنا -
اور روح ہماری بیچ پریشانی کی مین کوشش ہماری ہے ہ وحاصل دنیانا

قوما اميين بمنزلة الصبيان
من العامة لم يتبحروا في حقائق
العلم بالله ولم يتفطنوا
دقيق العلم الالهي وان الخلف
الفضلاء حازوا قصب السبق
في هذا كله ثم هذا القول اذا
تدبره الانسان وجده في غاية
الضلالة كيف يكون هؤلاء
المتأخرين لا سيما كثير في باب
الذين اضطرابهم وغلط في
معرفة الله حجابهم واخبر الواقف
على نهايات اقدامهم بما انتهى اليه
مرامهم حيث يقول شعر
لعمري لقد طفت المعاهد كلها
وسيرت طرفي بين تلك المعالم

فلم ار الا واضعا كف حائر
على ذقن او قارعا سن نادم
واقروا على نفوسهم
متمثلين او منشئين له
فيما صنفوه من كتبهم
مثل قول بعض رؤسائهم
شعر
نهاية اقدام
العقول عقال
واكثر سعي العالمين
ضلال وارواحنا
في وحشة من
جسومنا
وحاصل دنيانا

اذًی ووبال ولم نکتسب من بحثنا طول عمرنا سوی ان جمعنا فیه قیل وقال وقول الآخر منهم لقد خضت البحر الخضم وترکت اهل الاسلام وعلومهم وخضت فی الذی نهونی عنه والآن ان لم یتدارکنی ربی برحمته فالویل لفلان وها انا اموت علی عقیدة امی ویقول الآخر منهم اکثر الناس شکا عند الموت اصحاب الکلام ثم هؤلاء المتکلمون المخالفون للسلف اذا حققت علیهم الامر لم یوجد عندهم من حقیقة العلم بالله وخالص المعرفة خبر ولا وقعوا من ذلک علی عین ولا اثر

11

اذًا و وبال - اور حاصل دنیا ہماری کا ایذا اور وبال ہے ولم نکتسب من بحثنا
طول عمرنا - اور نہین حاصل کیا ہمنے بحث اپنی سے تمام عمر اپنی مین ہے سوا
ان جمعنا فیہ قیل وقال - سوا اسبات کے کہ جمع کیا ہمنے بیچ اسکی جھگڑا اور
قول دوسری کا اونمین سے یہہ ہی تحقیق غوطہ مارا مینے دریائی عمیق مین اور چھوڑ
دیا مینے اہل اسلام کو اور علوم انکی کو اور کوشش کی مینے بیچ اوسکی کہ منع کیا
اونہون نے مجکو - اور اگر اب تدارک کری رب میرا ساتھہ رحمت اپنی کے بیچ
حق میرے کی پس افسوس ہے اوپر میری خبردار ہو نہین مرتا ہون اوپر عقیدہ ماں
اپنے کے - اور کہا ہے دوسری ان متاخرین ہی کہ اکثر زیادہ تر شک والی بیچ
ایمانکے نزدیک موت کے صاحب کلام کے ہین - یعنی متاخرین - یہہ متکلمین
مخالف سلف کے جب تحقیق کیا جاوی امر اونکا نہین پائی جاتے نزدیک اونکی
حقیقت علم الہیہ کی اور خالص معرفت الہی کی سی کوئی خبر اور نہین واقف ہین
اصل معرفت سی اور نشانی اوسکی سے کیونکر ہون یہہ متعصب اور حجاب کرے
گئے اور کم مرتبہ والے اور پیچھے آنے والے اور حیران اور بہکے ہوئے بہت
جاننی والے اللہ کے ذات کو اور اسمار اوسکی کو اور صفات اوسکی کو اور بہت
محکم بیچ امور ذات الہی کے اور آیات الہیہ کے سابقین اولین مہاجرین انصار سے
اور بہت جاننے والی تابعین اور تبع تابعین ہی کہ وارث انبیاء کے اور خلیفہ
رسولونکی اور نشانی ہدایت کے - اور چراغ اندہیرونکی ہین اور بہت جاننے
والے ان لوگون سی کہ سبب اونکی قایم ہوئے ہی کتاب اللہ کے اور وہ اوپر
اوس کتاب کے قایم ہوئی ہین اور بیچ حق اونکے گواہی دیتی ہے کتاب اللہ کے

کیف یکون هؤلاء المتعصبون المحجوبون المفضولون المسبوقون الحیاری المتهوکون اعلم بالله واسمائه وصفاته واحکم فی باب ذاته وآیاته من السابقین الاولین من المهاجرین والانصار والذین اتبعوهم باحسان من ورثة الانبیاء وخلفاء الرسل واعلام الهدی ومصابیح الدجی الذین بهم قام الکتاب وبه قاموا وبهم نطق الکتاب

اور یہہ لوگ ایسے دیتی ہین اوپر کتاب اللہ کے - یہہ وہ لوگ ہین کہ بخشا اللہ نے
اونکو اسقدر علم اور حکمت کہ بڑہ گئے ہین بسبب اوسکی تمام اُمتوں سے اور گہیر لیا ہے
اونہوں نے حقایق معرفت الٰہی کو اور بہید اوسکی کو اسقدر اگر جمع کئے جاوین
حکمتین غیرون کے مقابلہ اونکے البتہ حیا کرین مقابلہ سے - پہر کسطرح ہون
خیر قرون امت کے ناقص علم اور حکمت مین ان کمینوں متکلمین سے خصوصًا
علم الٰہی اور احکام اور اسماء اور آیات اوسکی مین اور کسطرح ہون یہہ جوزی
فلسفیون کے اور تابعدار اہل ہند اور یونان کے اور وارث مجوسیون اور
مشرکین کے اور بہٹکائی ہوئی یہود اور نصاری کے اور صابئین ور مثل
اونکی کے زیادہ جاننے والے ذات اللہ کو ان لوگون سے کہ وارثۃ الانبیاء
اور اہل قرآن اور ایمان کے ہین اور سوا اسکی نہین کہ مقدم لایا ہون مین اس
مقدمہ کو اسواسطے کہ جبکہ ثابت ہو یہہ مقدمہ جان لیگا طریقہ ہدایت کا اور مکان
اسکا ہر امر مین اور جان لیگا اس بات کو کہ گمراہی اور بہٹکنا غالب ہوا ہے
اوپر بہتونکی متاخرین سے بسبب ڈالدینے اونکے کتاب اللہ کو پیچہے پیٹھ کے
اور بسبب موںہہ پہیرنے اونکے کے ظاہر دلائل سے کہ جنکو لائی ہین پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم اور بسبب چہوڑ دینے بحث اور تفتیش طریقہ سابقین تابعین کے
اور بسبب طلب کرنے معرفت الٰہی کے اوس شخص سے جو نہین پہچانتا اللہ کو
اور نا پہچاننا اوسکا ثابت ہی اقرار اوسکی سے اور شہادت امت کی سے
اور بہت قراین سے - اور نہین مراد میری ایک شخص معین بلکہ مین بیان
کرتا ہون حال جنس انکی کا اور جنس اونکی کا اور جب غرض یہہ ہے تو دیکہو کتاب

وبه نطقوا الذين هم ... الله من العلم والحكمة ما برزوا به على سائر ابناء الانبياء واحاطوا من حقائق المعارف وبواطن الحقائق بما لو جمعت حكمة غيرهم اليها لاستحيى من طلب المقابلة ثم كيف يكون خير قرون الامة انقص في العلم والحكمة لا سيما العلم بالله واحكام اسمائه وآياته من هؤلاء الاصاغر بالنسبة اليهم كيف يكون افراخ المتفلسفة واتباع الهند واليونان وورثة المجوس والمشركين وضلال اليهود والنصارى والصابئين واشكالهم واشباههم اعلم بالله من ورثة الانبياء واهل القرآن والايمان وانما قدمت هذه المقدمة لان من استقرت عنده هذه المقدمة عرف طريق الهدى ... وعلم ان الضلال والتهوك انما استولى على كثير من المتاخرين بنبذهم كتاب الله وراء ظهورهم واعراضهم عما بعث الله به محمدا صلى الله عليه وسلم من البينات والهدى وتركهم البحث عن طريقة السابقين والتابعين والتماسهم معرفة الله ممن لم يعرف الله باقراره على نفسه وبشهادة الامة على ذلك وبدلالات كثيرة وليس غرضي واحدا معينا وانما اصف نوع هؤلاء ونوع هؤلاء واذا كان كذلك فهذا كتاب

الله تعالی من اوله الی اخره وسنة رسول الله صلی الله علیه وسلم من اولها الی اخرها ثم عامة کلام الصحابة و التابعین ثم کلام سائر الائمة مملو بما هو اما نص و اما ظاهر في ان الله سبحانه وتعالی فوق السماء مثل و فوق کل شيء و علی کل شيء و انه فوق العرش و انه فوق السماء مثل قوله تعالی الیه یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعه و قوله تعالی انی متوفیک و رافعک الی و قوله تعالی ءامنتم من فی السماء ان یخسف بکم الارض

۱۳

الله کے اول سے آخر تک اور احادیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اول سے آخر تک
یہ عام کلام صحابہ اور تابعین کے اور کلام ایمہ مجتہدین کے کہ بہری ہوئی ہے نصاً
یا ظاہراً اسباب مین کہ اللہ سبحانہ تعالے اوپر آسمانونکے ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے
نے فوق کل شئی یعنی اوپر ہر چیز کے ہے وعلی کل شئی یعنی اللہ اوپر ہر چیز کے
ہی اور اسباب مین کہ اللہ تعالی اوپر عرش کے ہے اور عرش اوپر آسمانونکے ہے
جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے اِلَیْہِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُہٗ
یعنی طرف اسکی چڑہتی ہین کلمہ پاک اور عمل صالح بلند ہوتی ہین طرف اسکی اور
فرمایا اللہ تعالے نے اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ یعنی تحقیق مین مہلت پوری
کرنے والا ہون تیری ای عیسیٰ اور اوٹہانے والا ہون تجھکو طرف اپنی اور
فرمایا اللہ تعالے نے ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یَّخْسِفَ بِکُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا
ہِیَ تَمُوْرُ اور فرمایا اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یُّرْسِلَ عَلَیْکُمْ حَاصِبًا
یعنے بے ڈر ہو تم اوس شخص سے کہ اوپر آسمانونکے ہے یہہ کہ وہ دہساوے تمکو
زمین مین پس اسوقت وہ حرکت کرے یا نڈر ہو تم اس شخص سے کہ اوپر آسمانونکے
ہی کہ بہیجے اوپر تمہاری مینہ پتھرونکا اور فرمایا بَلْ رَّفَعَہُ اللّٰہُ اِلَیْہِ یعنے
بلک اوٹہالیا اللہ نے عیسیٰ کو طرف اپنی اور فرمایا تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوْحُ
اِلَیْہِ یعنے چڑہتے ہین فرشتے اور جبرائیل طرف اللہ کے اور فرمایا اللہ تعالی نے
یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الْاَرْضِ ثُمَّ یَعْرُجُ اِلَیْہِ یعنے تدبیر کرتا ہی کامون کے
آسمانوںسی طرف زمین کے پہر چڑہتے ہین وہ کام طرف اوسکے اور فرمایا اللہ
تعالی نے یَخَافُوْنَ رَبَّہُمْ مِّنْ فَوْقِہِمْ یعنے ڈرتے ہین رب اپنی سی کی اوپر اونکی ہے

فاذا هي تمور ام امنتم من فی السماء ان یرسل علیکم حاصبا و قوله تعالی بل رفعه الله الیه و قوله تعالی تعرج الملئکة والروح الیه و قوله تعالی یدبر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج الیه و قوله تعالی یخافون ربهم من فوقهم

اور فرمایا اللہ تعالی نے ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ پہر ٹہرا رب اوپر عرش کے
اور آیات اور اقوال استوی علی العرش کا کلام اللہ مین سات جگہہ مین ہے
جیسا کہ فرمایا الرحمن علی العرش استوی یعنی رحمن نے قرار پکڑا اوپر عرش کے
اور فرمایا یا ھامان ابن لی صرحا لعلی ابلغ الاسباب اسباب السموات فاطلع الی
الٰہ موسٰی وانی لاظنہ کاذبا یعنی ای ہامان تیار کر واسطی میرے محل شاید مین پونہچون
رستون مین آسمانون کے پہر جہانک دیکہون موسی کی معبود کو اور میری اٹکل مین تو
وہ جہوٹا ہے اور فرمایا اللہ تعالے تنزیل من حکیم حمید یعنی اتارنا ہے
حکمت والی محمود سی اور فرمایا اللہ تعالے نے منزل من ربک یعنی اوتارا گیا
ہے رب تیری سے اور مثل اسکی اسقدر آیات ہین کہ شمار نہین ہوسکتین مگر
تکلف سی اور احادیث صحیح اور حسن اسقدر ہین کہ نہین شمار کیا جاتا اونکا مثل قصہ
معراج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اوترنا فرشتون کا رب اپنی سے اور چہڑنا
اونکا طرف اوسکی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرشتی نوبت بنوبت
آتے ہین رات اور دن مین چڑہتے ہین وہ فرشتی کہ رات کو رہتی درمیان تمہارے
طرف رب اپنی کے پس پوچہتا ہی اون سی اللہ تعالی اور حالانکہ بہت جانتا ہے
حال اونکا۔ اور حدیث صحیح مین کہ وارد ہی بیچ بیان حال خارجیونکی آیا ہے
آیا نہین امانت دار جانتی ہو تم مجکو اور حالانکہ مین امانتدار ہون اوسکا
کہ اوپر آسمان کے ہے آتی ہی مجکو خبر آسمانکے فجر کو اور رات کو اور فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حدیث منتر کے کہ روایت کیا اوسکو ابو داود اور
غیر اوسکی نے کہ رب ہمارا وہ اللہ ہے کہ اوپر آسمان کے ہی پاک ہے اسم تیرا

وقوله تعالى ثم استوى على العرش في سبعة مواضع الرحمن على العرش استوى يا هامان ابن لي صرحا لعلي ابلغ الاسباب اسباب السموات فاطلع الى اله موسى واني لاظنه كاذبا تنزيل من حكيم حميد منزل من ربك الى امثال ذلك مما لا يكاد يحصى الا بتكلف وفي الاحاديث الصحاح والحسان ما لا يحصى مثل قصة معراج الرسول صلى الله عليه وسلم الى ربه ونزول الملائكة من عند الله وصعودها اليه وقوله ان الملائكة يتعاقبون بالليل والنهار فيعرج الذين باتوا فيكم الى ربهم فيسالهم وهو اعلم بهم وفي الصحيح في حديث الخوارج الا تأمنوني وانا امين من في السماء يأتيني خبر السماء صباحا ومساء وفي حديث الرقية الذي رواه ابو داود وغيره ربنا الله الذي في السماء تقدس اسمك

اور حکم تیرا بیچ آسمان اور زمین کے جسطرح کہ رحمت تیری بیچ آسمان کی ہے کر رحمت
اپنی بیچ زمین کے بخش واسطے ہماری گناہ ہماری اور خطائین ہمارین تو رب
پاکونکا ہے نازل کر ایک رحمت رحمت اپنی سے اور شفا رشفا اپنی سے اوپر
اس بیماری کے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جبوقت بیمار ہووے
ایک تمہارے سے یا بیمار ہووی ایک بہائی بہائیون اسکے سی پس کہے یہہ دعا
کہ رب ہمارا اوپر آسمانون کے ہے آخر تک اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے بیچ حدیث اوعال یعنی بزکوہی کے کہ عرش اوپر بزکوہی کے ہی اور اللہ
اوپر عرش کے ہے اور وہ جانتا ہے حال تمہارا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیچ حدیث قبض روح کی کہ لیجاتا ہے فرشتہ روح کو طرف اوس آسمان کی
کہ جسمین اللہ ہے اور قول عبد اللہ ابن رواحہ کا کہ شعر پڑہا تہا اوسنے روبرو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پسند کیا تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہ یہہ ہے
شعر شہدت بان وعد اللہ حق + وان النار مثوی الکافرینا - گواہی
دیتا ہون مین اس بات کی وعدہ اللہ کا حق ہے ۵ اور تحقیق آگ مکان کافرون کا
ہے ۵ وان العرش فوق الماء طاف - وفوق العرش رب العالمینا -
اور تحقیق عرش اوپر پانی کے پہرتا ہے - اور اوپر عرش کے رب العالمین ہے ۵
اور قول امیۃ ابن ابی الصلت الثقفی کا جسنے شعر پڑہا تہا روبرو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پسند کیا آپنے اوسکو اور فرمایا کہ ایمان لایا شعر اسکا
اور کافر ہے دل اوسکا شعر مجّدوا اللہ فہو للمجد اہل ۵ ربنا فی السماء امسی
کبیرا - بزرگی بیان کرو اللہ کے پس وہ لایق بزرگی کے ہی رب ہمارا اوپر آسمان کی ہوا ہی بزرگ

امرک فی السماء والارض کما رحمتک فی السماء اجعل رحمتک فی الارض اغفر لنا حوبنا وخطایانا انت رب الطیبین انزل رحمۃ من رحمتک وشفاء من شفائک علی ہذا الوجع و
قال صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتکی احد منکم او اشتکی اخ له فلیقل ربنا الله الذی فی السماء وذکر الحدیث وقوله فی حدیث الاوعال والعرش فوق ذلک والله فوق عرشه وهو یعلم ما انتم علیه وقوله فی حدیث قبض الروح حتی یعرج به الی السماء التی فیها الله وقول عبد الله ابن رواحة الذی انشده للنبی صلی الله تعالی علیه وسلم واقره علیه
شهدت بان وعد الله حق + وان النار مثوی الکافرینا +
وان العرش فوق الماء طاف + وفوق العرش رب العالمینا +
وقول امیة ابن ابی الصلت الثقفی الذی انشده للنبی صلی الله علیه وسلم فاستحسنه وقال صلی الله علیه وسلم آمن شعره وکفر قلبه شعر
مجدوا الله فهو للمجد اهل + ربنا فی السماء امسی کبیرا

بالبناء الاعلى الذي سبق الناس وسوى فوق السماء سريرا شرجعا ما يناله بصر العين ترى دونه الملائكة صور الى امثال ذلك مما هو تخصيصه الى الله تعالى

ساتھہ بنا بلند کے کہ آگے ہوا آدمیو نسے - اور بنایا اوپر بنا کے تخت سے ستر
خفا ما ینالہ بصر العین سے تری دونہ الملائکتہ صور آ سے ایک بھید بھی پوشیدہ
نہین پاتے اسکو بینائی آنکھہ کے - دیکھتا ہی تو فرشتون کو کہ آگے اسکے مثل
تصویر کے ہین اور مثل ان اشعار کے اور بھی اقوال ہین جو نہین شمار کرسکتا کوئی
اونکی مگر اللہ اور بعض اوس بات سی کہ اول درجہ کے متواتر ہے لفظا اور معنے
کہ حاصل ہوتا ہے اوس سے نہایت درجہ کا یقین یہہ ہے کہ تحقیق رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پوہچانے والے ہین اللہ کے طرف سی پوہچا دیا اونسے
طرف امت مدعوین اپنے کے یہہ بات کہ اللہ تعالی اوپر عرش کے ہے اور عرش
اوپر آسمانون کے اور یہہ اوپر عرش کے ہونا موافق فطرت کے ہے کہ پیدا
کیا اللہ تعالے نے اوپر اوسی فطرت کے تمام مخلوق کو عربی ہو یا عجمی کفر مین
یا اسلام مین مگر نہین سمجھتا وہ شخص کہ پھیر دی فطرت اسکی شیطان نے اور سلف
سی اسمین اسقدر قول ہین اگر جمع کئی جاوین تو پہنچ جاوین سیکڑون اور
ہزارون تک اور نہین ہے ہیچ کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ کے اور نہ
مروی ہے کسی ایک سلف امت اور صحابہ اور تابعین سے اور نہ آیمہ دین سے
کہ جنھون نے پایا زمانہ ظہور بدعت اور اختلاف کا ایک حرف خلاف اسکی نہ نصا
نہ ظاہرا اور نہین کہا ہے کسی نے ہرگز کہ تحقیق اللہ تعالی نہین ہے اوپر آسمان کے
اور نہ یہہ کہ تحقیق نہین ہے اوپر عرش کے اور نہ یہہ کہ تحقیق وہ ہیچ ہر مکان کے
ہے اور نہ یہہ کہ تمام مکان نسبت اوسکی برابر ہین اور نہ یہہ کہ نہین ہے
داخل جہان مین اور نہ یہہ کہ نہین ہے خارج جہان سے اور نہ یہہ کہ متصل ہے

وعما هو من ابلغ التواترات اللفظية والمعنوية التي تورث علما يقينيا من ابلغ العلم الضروري ان الرسول المبلغ عن الله تعالى القى الى امته المدعوين ان الله سبحانه على العرش وانه فوق السماء كما فطر الله تعالى على ذلك جميع الامم عربهم وعجمهم في الجاهلية

والاسلام الا من اجتالته الشياطين عن فطرته ثم عن السلف في ذلك من الاقوال ما لو جمع لبلغ مئين او الوفا ثم ليس في كتاب الله ولا في سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا عن احد من سلف الامة لا من الصحابة والتابعين ولا عن الائمة الذين ادركوا زمن الاهواء والاختلاف حرف واحد يخالف ذلك لا نصا ولا ظاهرا ولم يقل احد منهم قط ان الله ليس في السماء ولا انه ليس على العرش ولا انه في كل مكان ولا ان جميع الامكنة بالنسبة اليه سواء ولا انه داخل العالم ولا خارجه ولا متصل

اور نہ یہہ کہ منفصل ہے اور نہ یہہ کہ نہین جایز اشارہ حسّی طرف اوسکے ساتھہ انگلیون کے اور مثل اوسکی بلکہ تحقیق ثابت ہی بیچ حدیث صحیح کے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا طویل دن عرفات کے بیچ جماعت عظیمہ کے کہ حاضر تہی پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور جب فارغ ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرماتے تہے کہ خبردار ہو کہ پہونچا دیا مین نے پس کہا اصحاب نے کہ ہان پہونچا دیا آپنے پس اوٹہائی انگلی اپنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف آسمان کی اور جہکایا اوسکو طرف اصحاب کے اور فرمایا اے اللہ گواہ رہ اور موافق اسکی بہت حدیثین ہین اگر ہوتا حق یہہ جو کہتی ہین نفی کرنیوالے صفات کے اوندہی موہنہ گری ہوئی اور منکر صفات کے جو ثابت ہین بیچ قرآن اور حدیث مین اس قسم کی عبارات سے اور سوا اسکی اور نا حق ہوو شئی کہ مفہوم ہو قرآن اور حدیث سے صریح یا ظاہر تو کسطرح جایز ہی اوپر اللہ تعالی کے اور اوپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خیر امت کے کہ بولتے ہتی ہمیشہ بات بیچ نصًا و ظاہرًا خلاف اس حق کے جو واجب ہے اعتقاد کرنا اوسکا اور نہ اشارہ کرتا اللہ۔ اور نہ رسول اوسکا اور نہ رہنمائی کرتے اوپر اوسکے نصًا اور ظاہرًا یہان تک کہ یہہ پیدا ہوئی یہہ بعد زمانہ فارس اور روم کے اور چوزہ یہود اور نصارا اور فلاسفہ کے کہ بیان کرین واسطے امت کے عقیدہ صحیح۔ کہ واجب ہے اوپر آدمیونکے اعتقاد اوسکا اسواسطے کہ کہتے ہین یہہ متکلمین تکلف کرنے والے کہ قول ہمارا واجب الاعتقاد ہی۔ اور ہم چہوڑی گئی ہین بیچ معرفت حق کے اوپر مجرد عقلون اپنی کے اور اوپر اسبات کے کہ دفع کرین ہم ساتھہ قیاس عقلون اپنی کے اوسکو کہ دلالت کرتے ہی اوپر اوسکے کتاب اور سنت نصًا

في أنه منفصل ولا أنه لا تجوز الإشارة الحسية إليه بالأصابع ونحوها بل قد ثبت في الصحيح عن جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم لما خطب خطبته العظيمة يوم عرفات في أعظم مجمع حضره رسول الله صلى الله عليه وسلم جعل يقول ألا هل بلغت فيقولون نعم فيرفع إصبعه إلى السماء وينكبها إليهم ويقول اللهم اشهد غير مرة وأمثال ذلك كثيرة فلو كان الحق ما يقوله هؤلاء النافون للصفات الثابتة في الكتاب والسنة من هذه العبارات ونحوها دون ما يفهم من الكتاب والسنة إما نصا وإما ظاهرا فكيف يجوز على الله ثم على رسوله ثم على خير الأمة أنهم يتكلمون دائما بما هو نص أو ظاهر في خلاف الحق ثم الحق الذي يجب اعتقاده لا يبوحون به قط ولا يدلون عليه لا نصا ولا ظاهرا حتى يجيء أنباط الفرس والروم وفروخ اليهود والنصارى والفلاسفة يبينون للأمة العقيدة الصحيحة التي يجب على كل مكلف أو كل فاضل أن يعتقدها لئن كان ما يقوله هؤلاء المتكلمون المتكلفون هو الاعتقاد الواجب وهم مع ذلك أحيلوا في معرفته على مجرد عقولهم وأن يدفعوا بما اقتضى قياس عقولهم ما دل عليه الكتاب والسنة نصا

او ظاهرا فقد كان ترك الناس بلا الكتاب والسنة اهدى لهم وانفع على هذا التقدير بل كان وجود الكتاب والسنة ضررا محضا في اصل الدين فان حقيقة الامر على ما يقول هؤلاء انكم يا معشر العباد لا تطلبوا معرفة الله تعالى وما يستحقه من الصفات نفيا واثباتا لا من الكتاب ولا من السنة ولا من طريق سلف الامة لكن انظروا انتم فما وجدتموه مستحقا له من الصفات فصفوه به سواء كان موجودا في الكتاب والسنة او لم يكن وما لم تجدوه مستحقا له في عقولكم فلا تصفوه به ثم هنا

18

فريقان اكثرهم يقولون ما لم تثبته عقولكم فانفوه ومنهم من يقول بل توقفوا فيه وما نفاه قياس عقولكم الذي انتم فيه مختلفون ومضطربون اختلافا اكثر من جميع اختلاف على الارض فانفوه واليه عند التنازع فارجعوا فانه الحق الذي تعبدتكم به وما كان مذكورا في الكتاب والسنة مما يخالف قياسكم هذا او يثبت ما لم تدركه عقولكم على طريقة اكثرهم فاعلموا اني امتحنتكم بتنزيله لا لتعلموا منه ولا لتاخذوا

یا ظاہراً - پس اگر یہہ قول بدعتیون کا حق ہے تو چھوڑ دینا آدمیون کو بلا کتاب
اور سنت کی بہتر اور نافع تہا بلکہ اس تقدیر پر وجود کتاب اور سنت کا محض ضرر اصل
دین مین ہے - کیونکہ حقیقت امر بزعم ان بدعتیونکے یہہ ہی کہ فرماتا ہی اللہ تعالے
تحقیق تم ای جماعت بندونکی نہ طلب کرو معرفت اللہ کے اور اس چیز کے کہ لایق
ہے اسکو صفات سلبیہ اور ثبوتی سی نہ کتاب اور سنت سی اور نہ طریقہ سلف
اُمت سی بلکہ تفکر کرو تم - پس جو پاؤ تم از روی عقل اپنے کے لایق واسطے اللہ کے
پس صفت کرو تم اللہ کی ساتھہ اوسکے گو کتاب اور سنت مین پائی جاوی یا نہ پائی
جاوی - اور جو نہ پاؤ تم اوسکو لایق اللہ کے اپنی عقلون مین پس صفت کرو
تم اللہ کی ساتھہ اوسکی گو پائی جاوی بیچ کتاب اور سنت کے پہر اس جگہ ان
بدعتیونکی دو فرقہ ہین اکثر اونکی یہہ بات کہتے ہین کہ جو شی بیچ عقل کے ثابت
نہ ہو - پس نفی کرو تم اسکے اور بعض اونکی کہتے ہین کہ توقف کرو تم بیچ اوسکی
اور رو وہ چیز کہ نفی کردی اوسکو قیاس عقل تمہاری کا کہ تم بیچ اوسکی مختلف اور
مضطرب ہو اور اختلاف کرتے ہو اختلاف بہت تمام اختلافونسی جو روے
زمین پر ہین پس نفی کرو تم اوسکو اور تنازع کے وقت طرف اوسی بات کے
رجوع کرو کہ تحقیق حق یہی ہے کہ یہہ حکم تعبدی ہی یعنے امتحان کی گئی ہو
ساتھہ اوسکی اور وہ شی کہ ہو منقول بیچ کتاب اور سنت کے جو مخالف ہی
قیاس تمہاری یا ثابت ہو وہ شی کہ نہ سمجھی عقل تمہاری اس بنا پر کہ طریقہ اکثر
انکیکا ہی پس جانو تم یہہ کہ اوتاری گئی ہی واسطے امتحان تمہاری کے نہ واسطے
اسکی کہ علم حاصل کرو تم اوترنے اوسکے سے اور نہ واسطے اسکی کہ پکڑو تم ادلہ سے

ہدایت - لیکن اوتری ہے واسطی اوسکی کہ کوشش کرو تم واسطی نکالنی شاذ
اور نادر لغتوں کے اور غیر مشہور الفاظون کے اور اسواسطی کہ چپ رہو تم اونسی
اور سپرد کرو تم علم اوسکا طرف اللہ کے - اور جانو کہ یہہ آیات نہین دلالت کرتین
اوپر صفات الہی کے یہہ خلاصہ ہی رائ متکلمین کا یہہ کلام دیکھی ہے ہین نے تصریح
کئی ہوئی ایک جماعت کے اونہین سی - اور وہ لازم ہی واسطی جماعت اونکی کے
ایسا لازم کہ نہین چارہ اوس سی - اور حاصل مضمون اوسکا یہہ ہی کہ کتاب اللہ
کی نہین ہدایت کرتی بیچ معرفت اللہ کے اور تحقیق رسول اللہ کا معزول ہے
تعلیم اور خبر دینی صفات اللہ کے سی کہ بہیجا ہے اللہ نے اوسکو اور تحقیق آدمی
وقت تنازعہ کے نہ رجوع کرین جہگڑی اپنی طرف اللہ اور رسول کے - بلکہ رجوع
کرین طرف اوسکی کہ تہی اوپر اوسکی بیچ جہالت کے - اور رجوع کرین طرف مثل
اسکے - کہ رجوع کرتا ہے طرف اوسکی وہ شخص کہ نہین ایمان لایا ساتہہ انبیا کے
مثل براہمہ اور فلاسفہ کے اور وہ مشرک اور مجوس اور بعض صابئین ہین اور
اگرچہ ہی یہہ رجوع کرنا ان بیدینون کا طرف غیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
نہین زیادہ کرتا اس امر مین مگر شدت اور سختی اور نہین وعدہ ہوتا ساتہہ اوسکے
اختلاف اونکا کیونکہ واسطی ہر فرقہ گمراہ کے طاغوت ہین یعنی معبود باطل ارادہ
کرتے ہین یہہ کہ متوجہ ہووین واسطے فیصلہ کے طرف اونکی حالانکہ امر کئی گئی ہین
یہہ کہ انکار کرین اونکا اور یہہ کیا مشابہ ہی حال ان متکلمین کا ساتہہ قول اللہ تعالی
کے الم تر الی الذین یزعمون انہم امنوا بما انزل الیک وما انزل
من قبلک یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت

ہدی منہ یمکن لتمہید وتوضیح علی شواذ اللغۃ ووحشیہ الالفاظ الغریبۃ فی الکلام وان تسکتوا عنہ مفوضین علمہ الی اللہ تعالی مع نفی کونہ علی شیء من الصفات

وہذا الکلام فیہ ... وہذا طائفۃ منہم وہو لازم لجماعتہم لزوما لا محید منہ ومضمونہ ان کتاب اللہ تعالی لا یہدی فی معرفۃ اللہ تعالی وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معزول عن التعلیم والاخبار بصفات من ارسلہ وان الناس عند

19

التنازع لا یردون ما تنازعوا فیہ الی اللہ والرسول صلی اللہ علیہ وسلم بل الی مثل ما کانوا علیہ فی الجاہلیۃ والی مثل ما یتحاکم الیہ من لا یؤمن بالانبیاء کالبراہمۃ والفلاسفۃ وہم المشرکون والمجوس وبعض الصابئین وان کان ہذا الرد لا یزیدہم ... الا ...

... ما انزل الیک وما انزل من قبلک یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت ... الم تر الی الذین یزعمون انہم امنوا ... المتکلمین بقولہ ...

وَقَدْ اُمِرُوْا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ وَيُرِيْدُ الشَّيْطَانُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ۔ یعنے آیا نہین دیکھتا ہے تو ای محمد طرف آن لوگون کے کہ زعم کرتے ہین اسبات کا کہ تحقیق وہ ایمان لائی ہین ساتھہ اوسکے کہ اوتاری گئی ہے طرف تیری اور ساتھہ اوسکی کہ اوتاری گئے ہی پہلے تیری ارادہ کرتے ہین اسبات کا کہ فیصلہ لیجاوین طرف معبودون باطلہ کے حالانکہ امر کئے گئے ہین کہ انکار کرین اونکا اور چاہتا ہے شیطان یہہ کہ گمراہ کرے انکو گمراہ کرنا دور جب کہا جاتا ہے ان بیدینون کو کہ آؤ تم طرف اوسکی کہ اوتاری ہی اللہ نے اور آؤ طرف رسول کے یعنی واسطے فیصلہ کے دیکھتا ہے تو منافقون کو ہٹ رہتے ہین تیری سی ہٹ رہنا پس کسطرح ہوگا حال اونکا کہ جسوقت پہونچے گے اونکو مصیبت بسبب اوسکی کہ آگے بہیجا ہے ہاتھون اونکی نے پہر آوین تیرے پاس قسم کہاتے ہوئی اللہ کی کہ نہین ارادہ کرتے تہی ہم مگر احسان اور توفیق کا ۔ پس تحقیق یہہ بدعتی جب بلائی جاتے ہین طرف اسکی کہ اوتاری ہی اللہ نے کتاب اپنی سے اور بلائی جاتے ہین طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بلایا جانا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وفات آنحضرت کے بلانا طرف سنت اوسکی کے ہی تو منہہ پہیرتے ہین اوس سے اور کہتی ہین کہ ہم قصد کرتے ہین احسان کا از روی علم اور عمل کے ساتھہ اوس طریقے کہ جاری کیا ہی ہمنے اور موافق کرتے ہین دلائل عقلی اور نقلی کو ۔ اور پہر یہہ شبہات کہ جنکو بزعم اپنی کے دلائل بولتے ہین حاصل کیاہے اونہون نے انکو طاغوت مشرکین اور صابئین اور وارثون اونکی سے کہ امر کیا ہی اللہ تعالےٰ نے کہ انکار کرو انکا اور وہ طاغوت

٢٠

وقد امروا ان یکفروا به ویرید الشیطان ان یضلهم ضلالا بعیدا واذا قیل لهم تعالوا الی ما انزل الله والی الرسول رایت المنافقین یصدون عنك صدودا فکیف اذا اصابتهم مصیبة بما قدمت ایدیهم ثم جاءوك یحلفون بالله ان اردنا الا احسانا وتوفیقا فان هؤلاء اذا دعوا الی ما انزل الله من الکتاب والی الرسول والدعاء الیه بعد وفاته الدعاء الی سنته اعرضوا عن ذلك وهم یقولون انا قصدنا الاحسان علما وعملا بهذه الطریقة التی سلکناها والتوفیق بین الدلائل العقلیة والنقلیة ثم عامة هذه الشبهات التی یسمونها دلائل انما تقلدوا اکثرها عن طواغیت من المشرکین والصابئین او بعض ورثتهم الذین امروا ان یکفروا بهم مثل

فلان وفلان وعن من قال بقولہم تشابہت قلوبہم قال اللہ تبارک وتعالی فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما وقال کان الناس امۃ واحدۃ فبعث اللہ النبیین مبشرین ومنذرین وانزل معہم الکتاب بالحق لیحکم بین الناس فیما اختلفوا فیہ وما اختلف فیہ الا الذین اوتوہ من بعد ما جاءتہم البینت بغیا بینہم فہدی اللہ الذین امنوا لما اختلفوا فیہ من الحق باذنہ واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم ولزم من ہذہ المقالۃ ان لا یکون الکتاب ہدی للناس ولا بیانا وشفاء لما فی الصدور

٢١

فلان فلان ہین یا حاصل کیا ہی اونہون نے متبعین طاغوت سی کہ دل اونکے
ایسمین ملی ہوئی ہین فرمایا اللہ تعالی نے فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما
شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما پس قسم ہے
تیری رب کی کہ نہ پورا ہوگا ایمان اونکا یہان تک منصف ٹہراوین تجکو بیچ
اوسکی کہ اختلاف ہو درمیان اونکی پہر نہ پاوین بیچ دلون اپنی کے کچہہ تنگی
فیصلہ تیری سی اور قبول کرین راضی ہوکر۔ اور فرمایا اللہ تعالے نے کان الناس
امۃ واحدۃ فبعث اللہ النبیین مبشرین ومنذرین وانزل معہم الکتاب بالحق
لیحکم بین الناس فیما اختلفوا فیہ وما اختلف فیہ الا الذین اوتوہ
من بعد ما جاءتہم البینت بغیا بینہم فہدی اللہ الذین
امنوا لما اختلفوا فیہ من الحق باذنہ واللہ یہدی من یشاء
الی صراط مستقیم تہی آدمی ایک جماعت پس بہیجا اللہ نے انبیا کو
بشارت دینی والے اور ڈرانے والے اور اوتاری ساتہہ اونکی کتاب سچی
تا کہ فیصلہ کری وہ کتاب درمیان آدمیون کے کہ جسمین اختلاف کرتے ہین اور نہین
اختلاف کیا بیچ اوسکی مگر اون لوگون نے کہ دی گئی ہین کتاب اور اختلاف کیا
اونہون نے پیچہے اسکی کہ پہونچی اونکو دلیلین ظاہر واسطے عناد اور سرکشی
کے پس ہدایت کی اللہ نے ساتہہ اذن اپنی کے طرف حق کے ان لوگونکو کہ ایمان
لائے اور اللہ ہدایت کرتا ہی جسکو چاہتا ہے طرف سیدہی راہ کی اور ان
بدعتیون کے کلام سی یہہ بات لازم آتی ہے کہ نہ قرآن شریف ہدایت واسطے
آدمیون کے۔ اور نہ بیان کرنے والا اور نہ شفا دینی والا امراض سینونکو

اور نہ نورا اور نہ لایق رجوع کے وقت تنازع کے - کیونکہ بقول اون متکلمین کے
بالضرور جانتی ہین ہم کہ وہ حق کہ واجب الاعتقاد ہی نہین دلالت کرتے ہے
اوپر اوسکی کتاب و رسنت نصًا اور نہ ظاہرًا - اور اگر ہم نہایت تیز فہمی
اور عقل سی عقیدہ حق کا نکالنا چاہین تو صرف ان دو آیات سی نکلتا ہے
وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ یعنی نہین ہی واسطی اوسکی کوئی ہمسر وَهَلْ تَعْلَمُ
لَهُ سَمِيًّا یعنی آیا جانتا ہے تو واسطی اوسکی کوئی ہم اسم اور ہم جنس یعنی کلام
اللہ مین بیان تنزیہ الٰہی اسیقدر نکلتا ہے اور بالضرور جانتا ہے ہر عاقل
کہ تحقیق جسنے بتلایا ہے خلق کو کہ اللہ تعالیٰ نہین ہے اوپر عرش کے اور نہین
ہے اوپر آسمانون کے اور مثل اسکے ساتھ قول هَلْ تَعْلَمُ لَهُ سَمِيًّا کے
تحقیق دور ڈالدیا ہے اوسنی مطلب کو اور یا وہ چیستان ڈالنے والا ہے
یا خلط ملط کر دینے والا ہے باتونکو نہین کلام کے اوسنی ساتھ زبان
عرب ظاہر کے اور لازم ان باتونسی یہہ ہی کہ چھوڑ دینا آدمیونکا بغیر پیغمبر کے
بہتر تھا حق اونکی مین کیونکہ مراد اونکی قبل پیغمبر کے اور بعد اوسکی ایک ہی رہے
بلکہ رسولونسی تو زیادہ گمراہی ہوئی سُبحان اللہ مقام افسوس ہے کسطرح ہو
یہہ کہ کبھی نہ کہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ کوئی اُمت اسکی سی کہ نہ اعتقاد
کرو تم ظاہر ان آیات اور احادیث پر لیکن اعتقاد کرو تم موافق قیاس اپنے کے
اور اعتقاد کرو تم ایسا اور ایسا کہ حق یہہ ہی اور جو مخالف ہو اس اعتقاد کا
نہ اتباع کرو تم اوسکی پس جو موافق ہے قیاس اور عقل تمہاری کی پس اعتقاد کرو تم
اوسپر - اور جو نہین موافق ہے پس چھوڑ و تم اوسکو پھر رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم قال اخبر ان امتی ستفترق علی ثلث وسبعین فرقۃ ... وقد قال انی تارک فیکم ما ان تمسکتم بہ لن تضلوا کتاب اللہ وروی عنہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال فی صفۃ

الفرقۃ الناجیۃ ھو من کان علی مثل ما انا علیہ الیوم واصحابی فلم یقل من تمسک بظاہر القرآن فی باب الاعتقاد فہو ضال وانما المہتدی من رجع الی مقاییس عقولکم وما یحدثہ المتکلمون منکم بعد القرون الثلثۃ وان کان قد نبغ اصلہا فی اواخر عصر التابعین ثم اصل ھذہ المقالۃ مقالۃ التعطیل للصفات انما ھو ماخوذ عن تلامذۃ الیہود والمشرکین وضلال الصابئین فان اول من حفظ عنہ انہ قال ھذہ المقالۃ فی الاسلام ان اللہ سبحانہ لیس علی العرش حقیقۃ وانما استوی بمعنی استولی ونحو ذلک

٢٣

علیہ وسلم نے خبر دی ہی کہ تحقیق اُمت میری متفرق ہوگی اوپر تہتر فرقو نکی
اور یہہ بیشک گوی حضرت کے ہی پہر کہا کہ مین چہوڑنے والا ہون بیچ تمہارے
ایسے چیز کو کہ اگر چنگل مارو گی تم ساتہہ اوسکی ہرگز نہ گمراہ ہوگی تم وہ کتاب
اللہ کی ہے اور روایت کی گئی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
اونہون نے صفت مین فرقہ ناجیہ کے اور وہ فرقہ وہ ہی کہ ہو اوپر طریقہ
میرے کی اور طریقہ اصحاب میرے کی ۔ اور نہین کہا یہہ کہ جو شخص چنگل مارے
ساتہہ ظاہر قرآن کے بیچ اعتقاد کے وہ گمراہ ہی اور نہین فرمایا کہ ہدایت تمہارے
اوپر قیاس عقل تمہاری کے ہے ۔ اور نہ فرمایا یہہ کہ ہدایت تمہاری اوپر اس امر کے
ہی کہ نو پیدا کرین اوسکو متکلمین تمہاری پیچھے قرون ثلاثہ کے اگرچہ ظاہر ہوا ہے
اصل ان متکلمین بیچ اخیر زمانہ تابعین کے مگر اصل مذہب معطلہ صفات کا ماخوذ
ہی چیلون یہود اور مشرکین اور گمراہ صابئین سے کیونکہ اول سُنی گئی ہی یہہ بات
اسلام مین جعد بن درہم سی کہ اللہ تعالی نہین ہے اوپر عرش کے حقیقۃً اور
اِستوی بمعنے غالب ہونیکے ہین اور لیا ہے اس مذہب کو جعد بن درہم سے
جہم بن صفوان اور ظاہر کیا ہے اس مذہب کو اوسنی پس نسبت کیا گیا یہہ مذہب
جہمیہ کا طرف اوس جہم بن صفوان کے ۔ اور لیا یہہ مذہب جعد نے ۔ ابان بن
سمعان سے اور اوسنی طالوت بہانجی لبید بن عاصم سی اور اوسنے لبید بن
عاصم یہودی ساحر سی جسنی جادو کیا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور تہا جعد
ملک حران کا اور اس ملک مین صابئیہ اور فلاسفہ بہت تہی کہ باقی رہی ہوئے تہی
اہل دین نمرود اور کنعانیون سے کہ تصانیف کی بعض متاخرین نے بیچ سحر اونکی کے اور نمرود

ھو الجعد بن درہم واخذہا عنہ الجہم بن صفوان واظہرہا فنسبت مقالۃ الجہمیۃ الیہ واخذ الجعد عن ابان بن سمعان واخذہا ابان من طالوت ابن اخت لبید بن الاعصم واخذہا طالوت من لبید بن الاعصم الیہودی الساحر الذی سحر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان الجعد ھذا فیما قیل من اہل حران وکان فیہم خلق کثیر من الصابئۃ والفلاسفۃ بقایا اہل دین النمرود والکنعانیین الذین صنف بعض المتاخرین فی سحرہم والنمرود

لقب پادشاہ صابیون کا ہے جیسا کہ کسری لقب ہی پادشاہ پارسیون کا اور
فرعون لقب ہے پادشاہ مصر کا اور نجاشی پادشاہ حبشہ کا پس یہہ اسم جنس کا ہے
نہ اسم علم کا اور صابے اوسوقت مشرک تہی مگر تہوڑے سے انمین مسلمان تہے اور
علمای اونکی فلاسفہ تہی اگرچہ صابے مسلمان ہی ہوا کرتے ہین بلکہ ایمان رکہتی
ہین ساتہہ اللہ کے اور دن قیامت کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے اِنَّ الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَادُوْا وَالنَّصَارٰی وَالصَّابِئِیْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ
الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ
عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۔ یعنے تحقیق جو لوگ ایمان لائی اور جو لوگ یہودی
ہوئی اور جو لوگ نصاری ہوئی اور جو صابے ہوئی ہین جو کوئی ایمان لایا ساتہہ
اللہ کے اور دن آخر کے اور عمل کئے نیک پس واسطی اونکی اجر ہے نزدیک رب
اونکے نہین خوف اوپر اونکی اور نہ وہ غمناک ہونگی اور فرمایا اللہ تعالے نے
ان الذین امنوا والذین ہادوا والصابیون والنصاری من امن باللہ
والیوم الآخر فعمل صالحا فلا خوف علیہم ولا ہم یحزنون یعنے تحقیق جو ایمان
لائی اور جو یہودی ہوئی اور جو صابے ہوئی اور جو نصاری ہوئی جو کوئی
ایمان لائی ساتہہ اللہ کے اور دن آخرت کے اور عمل کرین نیک پس نہین ہے
خوف اوپر اونکی اور وہ غمناک ہووینگے لیکن اونمین سے زیادہ یا اکثر کافر
تہی یا مشرک جیسا کہ اکثر یہود اور نصاری نے بدلدیا اور تحریف کردیا کتاب اللہ
کو اور ہو گئی کافر یا مشرک پس وہ صابے جو تہے اوسوقت کافر یا مشرک یعنی
تہی تارونکو اور بناتی تہے اونکی تصویرین اور مذہب اونکا بیچ حق رب العالمین کے

ملک الصابئة کما ان کسری ملک الفرس وفرعون ملک مصر و النجاشی ملک الحبشة فهو اسم جنس لا اسم علم کانت الصابئة الا قلیلا منهم اذ ذاک علی اشراک وعلماءهم الفلاسفة وان کان الصابئة لا یکونون مشرکا بل مؤمنا باللہ والیوم الآخر کما قال اللہ تعالی ان الذین امنوا والذین هادوا والنصاری والصابئین من امن باللہ والیوم الآخر وعمل صالحا فلهم اجرهم عند ربهم ولا خوف علیهم ولا هم یحزنون لکن کثیرا منهم او اکثرهم

۲۴

کانوا کفارا او مشرکین کما ان کثیرا من الیهود والنصاری بدلوا وحرفوا وصاروا کفارا او مشرکین فاولئک الصابئون الذین کانوا اذ ذاک کفارا ومشرکین کانوا یعبدون الکواکب و یبنون لها الهیاکل ومذهبهم فی الاسماء سبحانه

یہہ تہاکہ نہین واسطے اوس اللہ کے کوئی صفت مگر صفتین سلبی یا اضافے
یا مرکب ان دونون سے اور یہہ وہ لوگ ہین کہ بہیجے گئے ابراہیم علیہ السلام
طرف اونکی پس جعد نے پکڑا مذہب اپنا صابیون اور فلاسفہ سی اور لیا یہہ مذہب
جہم نے سورج پرستون اور بعض فلاسفہ ہندسی ہی کہ منکر ہین کل علوم کے سوا
حسیات کے جسطرح کہ روایت کی ہے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے لیکن اسناد جہمیہ کے
پہونچتی ہے طرف یہود اور نصاری اور فلاسفہ گمراہونکی پس یہہ جہم یا صابئین
سی ہین یا مشرکین پہر جسوقت عربی کی گئین کتابین روم کے دوسری صدی مین
تو پڑ گئی بلا سے اوس چیز کے کہ ڈالی شیطان نے بیچ دل گمراہونکی اور شروع ہوئی
جنس اوس چیز کے کہ ڈالا اوسنی بیچ دل ہم مثلون اوسکی کے اور جب شروع ہوئے
تیسری صدی منتشر ہوئی یہہ باتین بسبب بشر بن غیاث مریسی ور دوستون
اوسکی کے جنکا نام رکہا ہے سلف نے مقالۃ الجہمیہ اور کلام آئمہ کے مثل امام مالک
اور سفیان بن عیینہ اور ابی یوسف اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل
اور اسحاق او فضیل بن عیاض اور بشر حافی وغیرہم کے بیچ مذہب اور گمراہی بشر
مریسی کے بہت ہی اور یہہ تاویلین کہ موجود ہین آج کے دن ہاتہ مین آدمیون کے
مثل اون تاویلون کے کہ ذکر کیا اونکو ابوبکر بن فورک نے بیچ کتاب تاویلات کے
اور ذکر کیا ابو عبد اللہ محمد بن عمر رازی نے بیچ اوس کتاب کے کہ نام رکہا ہے اوسکا
تاسیس التقدیس اور پائی جاتین یہہ تاویلین اکثر بیچ کلام اور ونکی ہی سوا
ان مذکورین کے مثل ابی علی جبائی اور عبد الجبار بن احمد ہمدانی وابی حسین بصری
وابی الوفا بن عقیل وابی حامد غزالی اور غیر اونکے اور یہہ بعینہ وہ تاویلات ہین

25

ابی علی الجبائی وعبد الجبار بن احمد الهمدانی وابی الحسین البصری وابی الوفاء ابن عقیل وابی حامد الغزالی وغیرهم هی بعینها

کہ ذکر کیا ہی اونکو بشر مریسی نے بیچ کتاب اپنی کے اگرچہ پایا جاتا ہے بیچ کلام بعضون کے
رد ان تاویلات کا ہی اور اکثر مسایل مین کلام اونکی اچھی بہی ہے - اور غرض
میرے بیان کرنے سی اسجگہہ یہہ ہی کہ تاویلات اون لوگونکی عین تاویلات مریسی
کے ہین اور دلالت کرتے ہی بیچ اسبات کے کتاب الرد کہ تصنیف ہی عثمان بن
سعید بن دارمی کے کہ بیچ زمانہ بخاری کی ایک مشہور اماموں سے تہا اور نام رکہا
اوس کتاب کا نقض رد عثمان بن سعید علی الکاذب العنید فیما افتری علی اللہ
فی التوحید اور نقل کین اوسنی یہہ تاویلات بعینہ اوس کتاب مین بشر مریسی سے
ساتہہ اس مضمون کے کہ معلوم ہوتا ہے کہ مریسی بہت معتقد تہا ان تاویلات کا
اور بہت عالم تہا منقول اور معقول مین اُن متاخرین سے کہ پہونچین ہین تاویلات
اُن متاخرین کو اوسی مریسی سے پہر رد کیا ان تاویلون کو عثمان بن سعید نے
اسیطرح سی کہ عاقل اور زیرک معلوم کرلے مطالعہ اسکی سے حقیقت مذہب سلف
کے اور ظاہر ہوجاوے اونکو غالب ہونا دلیل اونکی کا اور ضعیف ہونا حجت مخالفون کا
اور جب معلوم کری کہ آئمہ ہدیٰ نے اجماع کیا ہی اوپر بدگوئی فرقہ مریسیہ اور اکثرون
نے تکفیر کیے ہے اونکی اور گمراہ کیا ہے اونکو اور جان لے تحقیق یہہ قول کہ مشہور ہے
بیچ متاخرین کے وہ بعینہ مذہب فرقہ مریسیہ کا ہے تو کہل جائیگا رستہ ہدایت کا
واسطی اوس شخص کے کہ ارادہ کیا ہی اللہ نے ہدایت اسکی کا ولاحول ولا قوت
الا باللہ العلی العظیم اور یہہ فتوی اس مسئلہ مین نہین اوٹہا سکتا ہے طول کو
اور صرف اشارہ کیا ہے مین نے طرف اصول کے اور عقلمند سیر اور نظر کریگا اور
کلام سلف کی اسباب مین بہت کتابونمین موجود ہے کہ ذکر اونکا اوس فتوی

التي ذكرها المريسي في كتابه وإن كان قد يوجد في كلام بعض هؤلاء رد التأويل وإبطاله أيضا ولهم كلام حسن في أشياء فإنما بينت أن عين تأويلاتهم هي عين تأويلات المريسي ويدل على ذلك كتاب الرد الذي صنفه عثمان بن سعيد الدارمي أحد الأئمة المشاهير في زمن البخاري صنف كتابا وسماه نقض عثمان بن سعيد على الكاذب العنيد فيما افترى على الله في التوحيد حكى فيه هذه التأويلات بأعيانها عن بشر المريسي بكلام يقتضي أن المريسي أقعد بها وأعلم بالمنقول والمعقول من هؤلاء المتأخرين الذين اتصلت إليهم من جهته ثم رد ذلك عثمان بن سعيد بكلام إذا طالعه العاقل الذكي علم حقيقة ما كان عليه السلف وتبين له ظهور الحجة لطريقهم وضعف حجة من خالفهم ثم إذا رأى الأئمة أئمة الهدى قد أجمعوا على ذم المريسية وأكثرهم كفروهم أو ضللوهم وعلم أن هذا القول الساري في هؤلاء المتأخرين هو مذهب المريسي تبين الهدى لمن يريد الله هدايته ولا حول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم والفتوى لا تحتمل البسط في هذا الباب وإنما أشير إشارة إلى مبادي الأمور والعاقل يسير وينظر وكلام السلف في هذا الباب موجود في كتب كثيرة

مین غیر ممکن ہے مگر تہوڑی سی ذکر کرتا ہون مثل کتاب سنن تصنیف الکائی کے
اور ابانت ابن بطہ کی اور سنت ابی ذر ہروی کی اور اسماء الصفات بیہقی کے
اور پہلی انکی سنت طبرانی کے اور ابی شیخ الاصبہانی کے اور پہلی اوسکی سنت
خلال کے اور توحید ابن خزیمہ کے اور کلام ابن عباس بن شریح کے اور رد علی
الجہمیہ جماعت کی اور آگے اوسکی سنت عبداللہ بن احمد کے اور کلام عبدالعزیز مکی
صاحب الحیدۃ فی رد علی الجہمیہ کے اور کلام امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق بن
راہویہ کے اور ہماری پاس دلایل سمعی اور عقلی سے اسقدر ہین کہ نہین گنجایش ہوسکتی
اس فتوی مین اور مین جانتا ہون کہ پاس متکلمین کے بہت شبہات ہین کہ درج کرنا
انکا اس فتوی مین ناممکن ہے اور جو شخص نظر کرے اونمین اور ارادہ کرے ظاہر کرنے
اون شبہات کا پس اوپر اوسکی آسان ہے اور جبکہ اصل ان باتونکا تعطیل اور
تاویل ہے کہ لیا ہوا پہلیون مشرکین اور صابئین اور یہودی سے تو کیونکر خوش ہوگا
دل مومن کا یا دل عاقل کا کیکڑے راستہ ان مغضوب الہی اور گمراہون کا اور چہوڑ کے
رستہ ان لوگونکا کہ انعام کیا ہے اللہ نے اوپر اونکی کہ وہ پیغمبر اور صدیق اور
شہدا اور صالحین ہین فصل پہر جامع کلام اس مسئلہ مین یہہ ہے کہ صفت
کیا جاوے اللہ تعالی ساتھہ اوس چیز کے کہ وصف کیا ہے اوسنے ذات اپنی کو
یا وصف کیا ہے رسول اوسکی نے اور وصف کیا ہے اوسکو سابقون اولون نے
کہ نہین بڑہی قرآن اور حدیث سے کہا امام احمد بن حنبل نے کہ نہ وصف کیا جاوے
اللہ مگر ساتھہ اوس چیز کے کہ وصف کیا ہے اوسنے ذات اپنی کو ساتھہ اوسکی
یا وصف کیا ہے اوسکو رسول اوسکی نے نہ زیادتی کیجاوے قرآن اور حدیث سے

لا يمكن ان يذكر فيها الا قليلا منه مثل كتاب السنن للالكائي والابانة لابن بطة والسنة لابي ذر الهروي والاسماء والصفات للبيهقي وقبلها السنة للطبراني ولابي الشيخ الاصبهاني وقبلها السنة للخلال والتوحيد لابن خزيمة وكلام ابي العباس بن سريج والرد على الجهمية لجماعة وقبلها السنة لعبد الله بن احمد وكلام عبد العزيز المكي صاحب الحيدة في الرد على الجهمية وكلام الامام احمد بن حنبل واسحاق بن راهويه واشياء كثيرة وعندنا من الدلائل السمعية والعقلية ما لا يتسع هذا الموضع لذكره وانا اعلم ان المتكلمين لهم شبهات موجودة لكن لا يمكن ذكرها في الفتوى فمن نظر فيها واراد ابانة ما ذكروه من الشبه فانه يسير واذا كان اصل هذه المقالة مقالة التعطيل والتاويل ماخوذا عن تلامذة المشركين والصابئين واليهود فكيف تطيب نفس مؤمن او نفس عاقل ان ياخذ سبيل هؤلاء المغضوب عليهم والضالين ويدع سبيل الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين فصل ثم القول الشامل في جميع هذا الباب ان يوصف الله بما وصف به نفسه او بما وصفه به رسوله وبما وصفه به السابقون الاولون لا يتجاوز القرآن والحديث قال الامام احمد بن حنبل لا يوصف الله الا بما وصف الله به نفسه او وصفه به رسوله لا يتجاوز القرآن والحديث

ونقول ان ما وصف الله به نفسه فهو حق ليس فيه لغز ولا احاجي بل معناه يعرف من حيث يعرف مقصود المتكلم بكلامه وهو سبحانه مع ذلك ليس كمثله شيء لا في نفسه المقدسة المذكورة باسمائه وصفاته ولا في افعاله فكما نتيقن ان الله سبحانه وتعالى له ذات حقيقة وله افعال حقيقة فكذلك له صفات حقيقة وكلما اوجب نقصا او حدوثا فان الله تعالى منزه عنه حقيقة فانه سبحانه المستحق للكمال الذي لا غاية فوقه ويمتنع عليه الحدوث لامتناع العدم عليه واستلزام الحدوث سابقة العدم ولافتقار المحدث الى محدث ولوجوب وجوده بنفسه سبحانه وتعالى ومذهب السلف بين التعطيل وبين التمثيل فلا يمثلون صفات الله تعالى بصفات خلقه كما لا يمثلون ذاته بذات خلقه ولا ينفون عنه ما وصف به نفسه ووصفه به رسوله فيعطلوا اسماءه الحسنى وصفاته العليا ويحرفون الكلم عن مواضعه ويلحدون

اور ہم جانتی ہین کہ جس چیز سی وصف کیا ہی اللہ تعالی نے ذات اپنی کو پس وہ حق ہے نہین ہے اوسمین مُعَمّیٰ اور چیستان بلکہ معنی اوسکی سمجھی جاتی ہین جسطرح سمجھا جاتا مطلب متکلم کا کلام اوسکی سے اور وہ سُبحانہ تعالے باوجود اوسکی لیس کمثلہ شی ہی یعنی نہین مثل اسکی کوئی چیز نہ بیچ ذات اوسکی کے کہ مذکور ہی ساتہہ اسمار اور صفات اوسکی کے اور نہ بیچ فعل اوسکی کے - پس جسطرح کہ یقین کیا جاتا ہی کہ تحقیق واسطی اللہ سُبحانہ تعالے کے ذات ہی حقیقتہً اور واسطی اوسکے فعل ہین حقیقتہً حالانکہ نہین ہے مثل اوسکی کوئی شے نہ ذات مین نہ صفات مین نہ فعلومین پس جو چیز کہ پیدا کری نقصان اور حدوث پس وہ اللہ پاک ہے اوس سے حقیقتہً - کیونکہ وہ اللہ تعالے لائق ہے واسطی کمال کے کہ جسکی کوئی حد نہین اور ممتنع ہے اوپر اوسکی حدوث - کیونکہ اوّل یہہ ہی کہ منع ہی نیست اور نابود ہونا اوسکا اور حدوث لازم پکڑتا ہی عدم کو دوسری بات یہہ ہی کہ مُحدَث محتاج ہے مُحدِث کا اور تیسری بات یہہ ہی کہ وجود اسکا واجب ہے ذات اپنی مین پاک ہے وہ اللہ سُبحانہ تعالی اور بلند اور مذہب سلف کا مابین تعطیل اور تمثیل کے ہے یعنے نہ اوسکو صفات مین معطل جانتی ہین اور نہ اوسکی مثال بیان کرتے ہین پس نہین مثال دیتی صفات اللہ کو ساتہہ صفات مخلوق کے جیسا کہ نہین مثال دیتی ہین ذات اللہ کو ساتہہ ذات مخلوق کے - اور نہین نفی کرتے ہین ان صفات کے کہ وصف کیا ہی اللہ نے ذات اپنی کو ساتہہ اوسکی اور وصف کیا ہی رسول اوسکی نے - اگر یہہ بزرگ نفی کرتے صفات اللہ کے کو تو معطل کرتے اللہ کو اسمار پاک اور صفات علیا اوسکی سے اور پہیر دیتی کلمات کو مکان اونکی سے اور کجروی کرتے

بیچ اسماء اور صفات اللہ کے اور آیات اوسکی کے پس جو کوئی نفی کرتا ہی تعطیل اور
تمثیل کے فی الحقیقت وہ خود معطل اور ممثل بنتا ہی لیکن معطل نہین سمجھتی اسمار
اور صفات آلہی کو مگر وہ اسمار اور صفات کہ لایق مخلوق کے ہین پہر شروع ہوتے
ہین بیچ نفی کرنے اون مفہومات کے پس تحقیق جمع کیا اونونے تعطیل اور تمثیل کو
کیونکہ پہلی مثال دی اور پہر اوسکو معطل کیا اور یہہ بعینہ تشبیہ اور تمثیل ہی حقیقت
اسمار اور صفات آلہی کو ساتہہ حقیقت اسمار اور صفات مخلوق کے اور تعطیل ہے
واسطی اوس چیز کے کہ لایق ہے اوسکو اسمار اور صفات سی کیونکہ جب سمجھا کہنے والے
اگر اللہ ہوا اوپر عرش کے تو لازم آتا ہے اوسکو کہ بڑا ہو عرش سے یا چہوٹا اوس سے
یا برابر اوسکی اور مثل کلام اوسکی۔ تو نہ سمجھا ہونا اللہ کا اوپر عرش کے مگر مثل ہونے
ایک شی کے اوپر کسی چیز کے اور یہہ کلام لازم تابع ہے واسطی اوس مفہوم کے
ایسا استوی کہ لایق ہے ساتہہ جلال ذات اوسکی کے اور خاص ہے اوسکو پس
نہین لازم آتے قایل اوسکی کو کوئی قباحت کہ واجب ہی تنزیہہ ذات کی اوس
اور ہوئی یہہ کلام اوس کہنے والی کے مثل قول ممثل کے کہ کہتا ہے واسطی جہان کے
کوئی پیدا کرنے والا ہے اور وہ پیدا کرنے والا یا جوہر ہے یا عرض کسواسطی کہ
نہین کوئی موجود کہ خالی ہو ان دو صفتوں سے اور یہہ دونون محال ہین اوپر اللہ کے
یا مثل قول اوس ممثل کے کہ اگر ہو مستوی اوپر عرش کے پس وہ مشابہ ہی واسطے
استوی انسان کے اوپر تخت کے یا اوپر کشتی کے کسواسطی کہ نہین سمجھا
جاتا ہے استوی مگر اسطرح۔ پس تحقیق ان دونون نے مثال دی اور تعطیل کے
حقیقت اوس چیز کے سی کہ وصف کیا ہی اللہ نے ذات اپنی کو۔ اور امتیاز پہلے کے

فی اسماء اللہ و آیاته فقد نفی التعطیل و التمثیل
وکل واحد ممن ... فهو جامع بین التعطیل والتمثیل اما المعطلون فانهم لم
یفهموا من اسماء الله تعالی وصفاته الا ما هو اللائق بالمخلوقات
ثم شرعوا فی نفی تلک المفهومات فقد جمعوا بین التعطیل والتمثیل مثلوا اولاً وعطلوا آخراً وهذا
تشبیه وتمثیل منهم للمفهوم من اسمائه وصفاته بالمفهوم من اسماء خلقه وصفاتهم وتعطیل لما
یستحقه من الاسماء والصفات اللائقة بالله سبحانه وتعالی فانه اذا
قال القائل لو کان الله فوق العرش
٢٩
للزم اما ان یکون اکبر من العرش او اصغر او مساویا وکل ذلک
من الکلام فانه لم یفهم من کون الله
علی العرش الا ما یثبت لای جسم کان
علی ای جسم کان وهذا اللازم
تابع لهذا المفهوم اما استواء
یلیق بجلال الله و یختص به
فلا یلزمه شیء من اللوازم الباطلة التی
یجب نفیها ... وصار هذا
مثل قول الممثل اذا کان للعالم صانع فاما ان یکون جوهرا او عرضا وکلاهما محال
اذ لا یعقل موجود الا هذان وقوله اذا کان مستویا علی العرش فهو مماثل لاستواء الانسان علی السریر او الفلک
اذ لا یعلم الاستواء الا هکذا فان کلیهما مثل
وکلاهما عطل حقیقة ما وصف
الله تعالی به نفسه واسناد الاول ۱۲

بالتعطيل كان معنى الاستواء الحقيقة وامتاز الثاني بإثبات استواء هو من خصائص المخلوقين وصار هذا مثل قول الممثل إذا كان للعالم صانع فإما أن يكون جوهرا او عرضا والقول الفاصل هو ما عليه الأمة الوسط من أن الله تعالى مستوٍ على عرشه استواء يليق بجلاله ويختص به فكما أنه موصوف بأنه بكل شيء عليم وعلى كل شيء قدير وأنه سميع بصير ونحو ذلك ولا يجوز أن يثبت للعلم والقدرة خصائص الأعراض التي كعلم المخلوقين وقدرتهم فكذلك هو سبحانه وتعالى فوق العرش

۳۰

ولا يثبت لفوقيته خصائص فوقية المخلوق على المخلوق وملزوماتها واعلم أنه ليس في العقل الصريح ولا في شيء من النقل الصحيح ما يوجب مخالفة الطريقة السلفية اصلا لكن هذا الموضع لا يتسع للجواب عن الشبهات الواردة على الحق فمن كان في قلبه شبهة وأحب حلها فذلك سهل يسير ثم المخالفون الكتاب والسنة وسلف الأمة من المتأولين لهذا الباب في أمر مريج فإن من أنكر العقل أحال ذلك

یعنے تعطیل کے ساتھہ معنے کرنے لفظ استوی کے معنی حقیقی سبے ہی - اور امتیاز دوسری کے یعنی تمثیل کے ساتھہ ثابت کرنے استوی کے کہ وہ خاصہ مخلوقات کا ہے اور ہوا یہہ قول مثل قول ممثل کے جو کہ کہتا ہے کہ جب ہو واسطی جہانکی پیدا کرنے والا پس ہوگا جوہر یا عرض اور قول فیصلہ کا کہ جسپر اجماع ہی خیرامتہ کا یعنے صحابہ اور تابعین کا وہ یہہ ہی کہ اللہ تعالی ٹھہرنیوالا ہے اوپر عرش کے جیسا کہ لایق ہے واسطی بزرگی اوسکی کے اور خاص ہے واسطی اوسکی پس جسطرح کہ وہ موصوف ہی ساتھہ آیات - کل شئی علیم کے اور علی کل شئی قدیر کے یعنی جانتا ہی ہر شئی کو اور قادر ہی اوپر ہر شئی کے اور انہ سمیع بصیر کے یعنی تحقیق وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے اور مثل اونکی اور بہی اور نہین جایز کہ ثابت کرین واسطی علم اور قدرت اللہ تعالی کے خاصیتین اعراض کے جیسا کہ ثابت ہین یہہ خصوصیتین واسطی علم اور قدرت مخلوق کے پس اسیطرح وہ اللہ تعالی اوپر عرش کے ہے نہین ثابت واسطی فوق ہونے اوسکی کے لازمی اور خاصی موافق فوق مخلوق کے اوپر مخلوق کے پس جان لے تحقیق شان یہہ ہی کہ نہین ہے عقل صریح مین اور نہ نقل صحیح مین ہرگز ایسی دلیل کہ بسبب اوسکی مخالفت کیجاوی طریقہ سلف سی لیکن یہہ مکان نہین برداشت کرسکتا کہ لکھین ہم جوابات اون شبہات کے کہ وارد کرتے ہین اوپر حق صریح کے پس وہ شخص کہ دل اوسکی مین کوئی شبہہ ہو اور چاہے حل کرنا اوس شبہ کا پس وہ آسان ہے بہت آسان اوپر اوسکی پہر بات یہہ ہی کہ مخالف کتاب اور سنت اور سلف امت کے کہ تاویل کرتے ہین اسطرح کی آیات مین اختلاط اور حیرانی مین ہین اور کہتے ہین کہ عقل محال جانتی ہے حقیقت ان آیات کے کو

۳۱

اور وہ مضطر ہوتی ہین طرف تاویلات کے اور وجہ حیرانی کے یہہ ہی جو
شخص منکر ہے دیدار الٰہی کا گمان کرتا ہے کہ عقل اوسکو محال جانتی ہے اور وہ
بیقرار ہوتا ہی طرف تاویل اون آیات کے جنمین بیان دیدار الٰہی کا ہے اور
جو شخص محال جانتا ہے موصوف ہونے اللہ تعالے کو ساتہ علم اور قدرت
کے اور محال جانتا ہے کہ ہو کلام اللہ تعالیٰ کے غیر مخلوق اور مثل ان باتون کے
تو کہتا ہے کہ عقل محال جانتی ہے اونکو پس وہ مضطرب ہوتا ہی طرف تاویل کے
بلکہ جو شخص منکر ہے حقیقت قیامت کے سی اور منکر ہے کہانے پینے حقیقی سے
جنت مین تو گمان کرتا ہی کہ عقل محال جانتی ہے اوسکو اور مضطر ہوتا ہی طرف
تاویل کے اور جو شخص کہ زعم کرتا ہے کہ اللہ تعالے نہین ہے اوپر عرش کے
زعم کرتا ہے کہ عقل محال جانتی ہے اوسکو اور مضطر ہوتا ہے طرف تاویل کے
اور حال یہہ ہے کہ کفایت کرتے ہے تمکو ایک دلیل اوپر فاسد ہونے قول
ان بدعتیونکی وہ یہہ ہی کہ نہین واسطے اونکی کوئی قاعدہ مقرر جس سے معلوم
کرلین محال جاننا عقل کا بلکہ بعض اونکی زعم کرتے ہین کہ ایک چیز کو عقل جائز کہتی
ہے اور واجب جانتی ہے پہر دوسرا کہتا ہے کہ اسکو عقل محال جانتی ہے
اور جائز نہین رہتے اسی کا شک کے کس عقل سے تولتی ہین کتاب اور سنت کو
پس راضی ہو اللہ تعالی امام مالک ابن انس پر کہ فرمایا اونہون نے جسوقت
لاوے کوئی دلیل ہمارے پاس ایک آدمی بہت جہگڑنے والا تو چہوڑدین ہم
اوس دلیل کو کہ لایا اوسکو جبریل علیہ السلام طرف محمد صاحب صلے اللہ علیہ وسلم
کے بدلے اوس دلیل جہگڑالو کے حالانکہ ہر ایک ان بدعتیون سے الزام دیا گیا ہے

وانہ مضطر الی التاویل فان من ینکر الرؤیۃ یزعم ان العقل یحیلہا وانہ مضطر فیہا الی التاویل ومن یحیل ان للہ تعالے علما وقدرۃ وان یکون کلامہ غیر مخلوق ونحو ذالک یقول ان العقل احال ذالک فاضطر الی التاویل بل من ینکر حقیقۃ حشر الاجساد والاکل والشراب الحقیقی فی الجنۃ یزعم ان العقل احال ذالک وانہ مضطر الی التاویل ومن یزعم ان اللہ لیس فوق العرش یزعم ان العقل احال ذالک وانہ مضطر الی التاویل ویکفیک دلیلا علی فساد قول ہؤلاء انہ لیس لواحد منہم قاعدۃ مستمرۃ فیما یحیلہ العقل بل منہم من یزعم ان العقل جوز او اوجب ما یدعی الاٰخر ان العقل احالہ فیا لیت شعری بای عقل یوزن الکتاب والسنۃ فرضی اللہ عن مالک بن انس حیث قال او کلما جاءنا رجل اجدل من رجل ترکنا ما جاء بہ جبرئیل علیہ السلام الی محمد صلی اللہ علیہ وسلم لجدل ہذا وکل من ہؤلاء مخصوم

ساتھہ اوس دلیل کے کہ پیش کرتے ہے اسکو دوسرا اور حل کرنا شبہات مُبتدعین کا
کئی وجہ سی ہے ایکٹ اونمین یہہ ہیکہ بیان کرین ہم کہ عقل محال نہین جانتے
اوسکو جسکو تم محال جانتے ہو دوسرا یہہ وجہ ہے کہ وہ نصوص جو وارد ہین
اوسمین نہین ہین وہ نصوص لایق تاویلون کے تیسرے یہہ ہی کہ اکثر ان
امورونکی یقیناً معلوم ہین کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم لائی ہین ان آیات کو
جسطرح کہ لائی ہین پانچ نمازکو اور روزہ رمضان کے پس وہ تاویل کہ پہیرے
ان آیات کو حقیقت اونکی سے مثل تاویلات قرامطیہ اور باطنیہ کے ہی بیچ
حج اور روزہ اور نماز کے اور باقی چیزین کہ لائی ہین اونکو انبیاء علیہم السلام
اور چوتھی وجہ یہہ ہی کہ بیان کیا جاوی اسبات کو کہ عقل صریح موافق ہی ساتھہ
اوس چیز کے کہ آئی ہین آیات مین اگرچہ ہین بعض آیات لایق تفصیل کے
کہ عاجز ہے عقل سمجھنے تفصیل اوسکی سے لیکن سمجھی جاتی ہین مجمل اور سوائے اوسکی
اور بہی وجہ ہین۔ علاوہ یہہ ہی کہ بڑی بڑی سردار بدعتیون کے اقرار کرتے ہین
کہ بیچ اکثر مطالب الٰہی کے یقیناً عقل کو کوئی راستہ نہین ہے پس واجب ہی
سیکہنا اس علم کا انبیاؤن سے اور ہم ذکر کرتے تہوڑی سے الفاظ سلف کے
بعینہ اسقدر کہ آسکین ان ورقون مین اور اسقدر کہ معلوم ہوجاوے مذہب
اونکا یقیناً مؤمنین کو معلوم ہے کہ اللہ تعالی نے بہیجا ہے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کو ساتھہ ہدایت اور ساتھہ دین حق کے تاکہ غالب کری اوس دین کو اوپر
تمام دینونکی اور کفایت کرتے ہے گواہی اللہ تعالی کے اور یہہ بہی معلوم ہے
کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کردیا ہے آدمیونکو کل امور ایمان باللہ

بما خصم به الاخر وهو من وجوه احدها بيان ان العقل لا يحيل ذلك والثاني ان النصوص الوارد لا تحتمل التاويل الثالث ان عامة هذه الامور قد علم ان الرسول صلى الله عليه وسلم جاء بها بالاضطرار كما انه جاء بالصلوة الخمس وصوم رمضان فالتاويل الذي يحيلها عن هذا المنزلة تاويلات القرامطة والباطنية في الحج والصوم والصلوة وسائر ما جاءت به النبوة الرابع ان يبين ان العقل الصريح يوافق ما جاءت به النصوص وان كان في النصوص

٣٢

من التفصيل ما يعجز العقل عن درك التفصيله وانما عقله مجملا الى امثال ذلك من الوجوه على ان الاساطين من الفلاسفة يعترفون بان العقل لا سبيل له الى اليقين في عامة المطالب الالهية واذا كان هكذا فالواجب تلقي علم ذلك من النبوة ونحن نذكر من الفاظ السلف باعيانها ما يبين جملة هذا الوقت وما يعلم به مذهبهم ومن العلوم لدى المؤمنين ان الله تعالى بعث محمدا صلى الله عليه وسلم بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله وكفى بالله شهيدا وانه بين للناس ما اخبرهم به من امور الايمان بالله

والیوم الآخر ما یتضمن الایمان بالمبدء والمعاد وهو الایمان بالخلق والبعث کما جمع بینهما فی قوله تعالی ومن الناس من یقول آمنا بالله وبالیوم الآخر وما هم بمؤمنین وقال تعالی ما خلقکم ولا بعثکم الا کنفس واحدة وقال تعالی وهو الذی یبدؤ الخلق ثم یعیده وقد بین علی لسان رسوله من امر الایمان بالله والیوم الآخر ما هدی الله به عباده وکشف به مراده ومعلوم للمؤمنین ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اعلم من غیره بذلک وانصح من غیره للامة

۳۳

وافصح من غیره عبارة وبیانا بل هو اعلم الخلق بذلک وانصح الخلق للامة وافصحهم فقد اجتمع فی حقه صلی الله علیه وسلم کمال العلم والقدرة والارادة ومعلوم

اور دن آخرت کے ایسا بیان کہ شامل ہے ایمان مبدا اور معاد کو اور وہ ایمان
مبدا اور معاد کا ہے ایمان ساتھہ پیدا کرنے کے اور اوٹھانے کے ہے جیسا کہ
جمع کیا ہے اللہ تعالے نے ان دو باتونکو بیچ ان دو آیات کے وَمِنَ النَّاسِ
مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ ؕ یعنی بعض آدمیونسی
وہ ہین کہ کہتے ہین ایمان لائی ہم ساتھہ اللہ کے اور دن آخرت کے اور حالانکہ
نہین ہین وہ مومن اس سی معلوم ہوا کہ ایمان لانا ساتھہ آخرت کے مطلوب ہے
اور قول اللہ کا وَمَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ نہین پیدا کرنا
تمہارا اور اوٹھانا تمہارا مگر مثل ایک آدمی کے اور کہا اللہ تعالی نے هُوَ الَّذِیْ
یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ یعنے وہ اللہ کہ پیدا کیا اوسنی خلق کو اور پہر دوبارہ
پیدا کریگا اوسکو یعنی ان آیات سی معلوم ہوا کہ ایمان پیدا کرنے پر اور اوٹھانے
پر بہی مطلوب ہے اور بیان کیا ہے اللہ تعالی نے اوپر زبان پیغمبر اپنے کی حقیقت
ایمان کے اللہ پر اور آخرت پر اسقدر کہ ہدایت پاوین بندی اوسکی اور کہل
جاوی ساتھہ اوسکی مراد اللہ تعالے کے اور یہہ بہی مومنین کو یقینًا معلوم ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت جانتی تہے ان باتونکو غیر ونسی اور بہت
خیر خواہ امت کے ہین غیر ونسی اور بہت فصیح بولنی والے ہین غیر ونسی از روی عبارت
اور بیان کے بلکہ وہ ان باتونمین بہت عالم ہین تمام مخلوقات سی اور بہت خیر خواہ سب
خلق کے ہین واسطے امت کے اور بہت فصیح ہین ساری جہان سے پس بلاشک
جمع ہوئی ہین تین صفتین بیچ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک تو کمال علم
دوسرے کمال قدرت بیان کرنے کے اور تیسری کمال ارادہ بیان کا اور معلوم ہے

یہہ بات کہ کلام کرنے والا جسوقت کہ کمال ہووی علم اوسکا اور قدرت اوسکی اور
ارادہ اوسکا تو کامل ہوتی ہے کلام اوسکی اور فعل اوسکا اور نقصان کلام مین
یا تو بسبب نقصان علم کے ہوتا ہے یا بسبب عجز بیان کے یا بسبب عدم ارادہ بیان کے
اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وہ نہایت کامل ہین بیچ علم کے اور نہایت
کامل ہین بیچ ارادہ بلاغ المبین کے اور نہایت کامل ہین بیچ قدرت کے اوپر
بلاغ المبین کے اور باوجود ہونے قدرت کاملہ کے اور ارادہ پختہ کے واجب ہے
حاصل ہونا مراد کا پس معلوم ہوا یقیناً کہ جو کچھہ بیان کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
امور ایمان باللہ اور قیامت سے تو حاصل ہوئی اوس بیان سے مراد اوس رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اپیر ارادہ بیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مطابق علم
ہے کمالیت مین ۔ اور علم حضرت کا ساتھہ ان چیزون کے کامل ہے علماء اور رونکی
سے پس جو شخص ظن کرے کہ غیر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا بہت عالم ہے ان
باتون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بہت کامل ہے ازروئی بیان کے
اور بہت حریص ہے اوپر ہدایت خلق کے پس وہ ملحدین مین سے ہے نہ مومنین سے
اور اصحاب اور تابعین اور رہ شخص کہ چلتا ہے اوپر رستہ سلف کی سب لوگ
اس باب مین اوپر استقامت کے ہین اور ایسے وہ لوگ کہ پہرنے والے ہین طریقہ
اونکی سے وہ تین گروہ ہین ایک اہل تخییل اور دوسرا اہل تاویل اور تیسرا اہل
تجہیل پس اہل تخییل وہ فلسفہ ہین اور متکلمین کہ چلتے ہین رستہ اونکی اور رو
کہتے ہین کہ جو کچھہ ذکر کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ ایمان باللہ اور
دن آخرت کے وہ محض خیال مین ڈالنا ہے تاکہ نفع اوٹھاوین ساتھہ اوسکی جمہور

لانه لم يبين به الحق ولا هدى به الخلق ولا اوضح الحقائق ثم هم على هذا التجهيل قسمان منهم من يقول ان الرسول لم يعلم الحقائق على ما هي عليه ويقولون ان من الفلاسفة الالهية من علمها وكذلك من الاشخاص الذين يسمونهم اولياء من علماء من يزعمون ان من الفلاسفة والاولياء من هو اعلم بالله واليوم الآخر من المرسلين وهذه مقالة غلاة الملحدين من الفلاسفة والباطنية باطنية الشيعة وباطنية الصوفية ومنهم من يقول بل الرسول علمها لكن لم يبينها وانما تكلم بما يناقضها

35

فهم ما يناقضها لان مصلحة الخلق في هذه الاعتقادات التي لا تطابق الحق ويقول هؤلاء يجب على الرسول ان يدعو الناس الى اعتقاد التجسيم مع انه باطل والى الاعتقاد معاد الابدان مع انه باطل ويخبرهم بان اهل الجنة يأكلون ويشربون مع ان ذلك باطل لانه لا يمكن دعوة الخلق الا بهذه الطريقة

اور نہین بیان کیا حق کو اور نہین ہدایت کی ساتھہ اسکی خلق کو اور نہین واضح کیا
حقیقتونکو پہر یہہ متخیلہ دو قسم ہین بعض کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ
حقہ حقایق اشیائی کے نہین جانتے تہی اور کہتی ہین یہہ اہل تخییل بعض فلاسفہ
الالہیہ جانتی ہین ان حقایق کو اور کہتے ہین کہ اسیطرح جانتی ہین وہ شخص
کہ نام اونکا اولیا ہے علماسی اور گمان کرتے ہین کہ بعض فلاسفہ ہی اولیا ہین کہ
زیادہ معرفت رکھتی ہین اللہ کے اور دن آخرت کے بہ نسبت پیغمبرون کے اور یہہ
کلام ملحدون غلاۃ کے ہے کہ فلاسفہ اور باطنیہ اور شیعہ باطنیہ اور صوفیہ باطنیہ
ہین اور بعض اونین سے وہ ہین کہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جانتی تہی حقایق
اشیاء کو لیکن نہین بیان کیا اوسکو اور بیان کیا ہے خلاف اوسکی اور ارادہ کیا ہے
خلق سے سمجہنا خلاف حقایق کا کیونکہ مصلحت خلق کے بیچ باب اعتقادات کی یہی ہے
کہ اعتقاد کرین خلاف حق کے اور کہتے ہین یہہ لوگ کہ واجب تہا اوپر رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے دعوت کرنا خلق کا طرف اعتقاد تجسیم کے یعنی خدا کا جسم ہے باوجود اوسکے
کہ یہہ عقیدہ باطل ہے اور بلانا طرف اعتقاد دوبارہ پیدا ہونے جسمونکی باوجود اسکے
کہ یہہ باطل ہے اور خبر دینا لوگونکو کہ بہشتی لوگ کہاوینگی اور پیوینگی باوجود اسکی کہ یہہ باطل ہے کیونکہ نہین
ممکن دعوت خلقت کی مگر ساتہہ ایسی ہی طریقہ کی کہ شامل ہے اوپر کذب کے واسطے مصلحت بندونکی یعنی ایمان
باللہ الحقیقت باطل ہی لیکن انبیا اونکو اسطرح دعوت کرنیکا حکم ہے پس یہہ ہے قول اونکا بیچ نصوص ایمان باللہ
اور دن آخرت کے ایسے اعمال یعنی نماز و روزہ وغیرہ پس بعض اونکا قایل
انکا اور بعض اونکا ٹہرتا ہے اونکو جسطرح ٹہرایا ہے ایمان باللہ اور دن آخرت کو
اور کہتا ہے کہ مامور ساتہہ ان امور کے بعض آدمی ہین اور بعض نہین ہین اور کہتا ہے

بعض الناس دون بعض هذا المجمل ويقولون الانبياء... فمنهم من يقرها ومنهم من يوجبها بالله واليوم الآخر واما الاعمال فهذا قولهم في نصوص الايمان والنبي يتعين الكذب لمصلحة الخلق الا بهذه الطريقة

کہ ما مور ساتہہ اوسکی عوام ہین نہ خواص پس یہہ طریقہ ملاحدہ اور اسماعیلیہ اور مثل اونکی کا ہے اہیر اہل تاویل کے پس کہتے ہین تحقیق وہ نصوص کہ وارد ہین بیچ صفات کے نہین قصد کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتہہ اون نصوص کے کہ اعتقاد کرین بیچ اوسکی آدمی باطل کا لیکن قصد کیا ہے معانے کا ساتہہ اون نصوص کے اور نہین بیان کئے وہ معانے اور نہ ظاہر کئے لیکن ارادہ کیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ نظر کرین اور پہچانین حق کو ساتہہ عقلون اپنی کے پہر کوشش کرین بیچ پہیرنے معانے نصوص کے اور مقصود اوس پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا امتحان کرنا لوگونکا ہے اور تکلیف مین ڈالنا اونکو اور مشقت مین ڈالنا ہے ذہنون اور عقلون اونکی کو بیچ پہیرنے کلام اللہ کے معانے اور مقتضائی اوسکی سے اور پہچان لین حق کو بغیر وسیلہ پیغمبر کے - یہہ قول متکلمین جہمیہ و معتزلہ کا ہے اور اوس شخص کا کہ مشابہ اونکی ہے اور وہ فرقہ وہی ہے کہ قصد ہمارا اس فتوی مین رد کرنا اوسکا نہ اون دونون فرقون اہل تخییل کا کسواسطے کہ بدعتی ان دونونکی مشہور ہی لوگون مین اور لوگ اوسی نفرت کرتے تہے بخلاف ان جہمیہ کے کہ اون سی لوگ نفرت نہین کرتے ہین کیونکہ یہہ جہمیہ مدد کرتے ہین بہت جگہہ مین احادیث کے باوجود عقیدہ باطلہ کے اور وہ ہر دو فرقہ فی الحقیقت نہ مدد کرتے ہین اہل اسلام کے اور نہ شکست دیتی ہین فلاسفہ کو لیکن وہ ملحد جہمیہ الزام دیتی ہین منکرین آیات قیامت کو اور خود منکر ہین آیات صفات کے حالانکہ آیات صفات اور آیات قیامت کے برابر ہین بیچ محال جاننے عقل کے پس کہتے ہین یہہ جہمیہ اونکی الزام مین کہ ہم جانتے ہین بالضرور کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم لائی ہین.

لم یؤمر بها العامة والخاصة فهذه طریقة الملاحدة والاسماعیلیة ونحوهم واما اهل التاویل فیقولون ان النصوص الواردة فی الصفات لم یقصد بها الرسول ان یعتقد الناس الباطل ولکن قصد بها معانی ولم یبین لهم تلک المعانی ولا دلهم علیها ولکن اراد ان ینظروا فیعرفوا الحق بعقولهم ثم یجتهدوا فی صرف تلک النصوص عن مدلولها ومقصوده امتحانهم وتکلیفهم واتعاب اذهانهم وعقولهم فی ان یصرفوا کلامه عن مدلوله ومقتضاه

۳۶

ویعرفوا الحق من جهته وهذا قول المتکلمة الجهمیة والمعتزلة ومن دخل معهم فی شیء من ذلک والذین قصدنا الرد علیهم فی هذه الفتیا هم هؤلاء اذ کان نفور الناس عن الاولین مشهورا بخلاف هؤلاء فانهم تظاهروا بنصر السنة فی مواضع کثیرة وهم فی الحقیقة لا للاسلام نصروا ولا للفلاسفة کسروا لکن اولئک الملاحدة الزموهم فی نصوص المعاد نظیر ما ادعوه فی نصوص الصفات فقالوا لهم نحن نعلم بالاضطرار ان الرسل جاءت

پیدا ہونے جسمونکی یعنے قیامت کے اور جان لیا ہے ہمنے فساد اون شبہات کا
کہ مانع ہین اعتقاد دوبارہ ہونیکے اور اہل سنت وجماعت کہتی ہین کہ ہم جانتے
ہین بالضرور کہ انبیا رلائی ہین آیات صفات کو اور آیات صفات کے بیچ
کتاب اللہ کے زیادہ ہین آیات قیامت سی اور کہتی ہین واسطے اونکی یہہ بات
کہ معلوم ہے کہ مشرک عرب کے منکر تہے دوبارہ پیدا ہونیکے اور انکار کیا ہے
اونہون نے اوپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور جہگڑا کیا اونہون نے
ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر دوبارہ پیدا ہونے کے بخلاف آیات
صفات کے کہ تحقیق کوئی عرب منکر نہین ہوا آیات صفات سی پس معلوم ہوا کہ اقرار
کرنا عقلونکا ساتہہ صفات کے زیادہ ہے اقرار کرنے دوبارہ پیدا ہونے سی اور
انکار کرنا دوبارہ پیدا ہونے کا بڑا ہے انکار صفات سی اور باوجود اسکی کیونکر
جایز ہو یہہ بات کہ جو خبر دی ہے شارع نے صفات کی وہ موافق خبر دینی شارع
نہ ہو یعنے اسکی تاویل کرین اور جو خبر دی ہی دوبارہ پیدا ہونیکے وہ موافق خبر
دینے کے ہو یعنے بلا تاویل قبول کرین اور یہی معلوم ہو کہ تحقیق رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے برا کہا ہے اہل کتاب کو بسبب بدل ڈالنی اور پہیر دینی اونکی
کے کتاب کو اور معلوم ہی کہ توریت بہری ہوئی ہے ذکر صفات سی پس اگر ہوتے
یہہ صفات اس قسم کہ تحریف کی گئی ہے اور بدلائی ہوئی ہے تو البتہ ہوتا برا کہنا
پیغمبر کا اونکو بطریق اولی پس کسطرح ہو جسوقت کہ ذکر کرین وہ اہل کتاب روبرو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صفات کو تو ہنسے فرماوین از روی تعجب اور از روی
تصدیق کے اور نہ عیب کرین اونپر ہرگز جیسا کہ عیب پکڑاتے ہین نفی کرنی والے

بعاد لا بد وفي علمنا فساد ... واهل
الشيعة المانعة منه ونحن نعلم
السنة يقولون لهم بالاضطرار ان الرسل جاءت
باثبات الصفات والكتب الالهية ونصوص
الصفات في الكتب الالهية اعظم من نصوص المعاد ويقولون
لهم معلوم ان مشركي العرب و
غيرهم كانوا ينكرون المعاد وقد
انكروه على الرسول وناظروه عليه
بخلاف الصفات فانه لم ينكر
شيئا منها احد من العرب
فعلم ان اقرار العقول بالصفات
اعظم من اقرارها بالمعاد
وان انكار المعاد اعظم من انكار
الصفات وكيف يجوز مع هذا
ان يكون ما اخبر به من الصفات
ليس كما اخبر به وما اخبر به من
المعاد هو على ما اخبر به
فقد علم ان النبي صلى الله عليه
وسلم قد ذم اهل الكتاب
على ما حرفوه وبدلوه ومعلوم
ان التوراة مملوة من ذكر
الصفات فلو كان هذا مما حرف
وبدل لكان انكار ذلك
عليهم اولى فكيف اذا ذكروا بين
يديه الصفات يضحك تعجبا
وتصديقا ولم يعبهم
قط بما يعيب النفاة

صفات کے اوپر اہل اثبات صفات کے مثل لفظ تشبیہ اور تجسیم کے یعنی مجسمہ اور مشبہہ کہتی ہین جیسا کہ نفی کرنے والے کہتے ہین اثبات کرنیوالے اسکو اور مثل اوسکی بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برا کہا ہے اونکو اس قول مین کہ کہتے تھے یَدُ اللّٰہِ مَغْلُوْلَۃٌ یعنی ہاتھ اللہ کا تنگ ہے اور عیب کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو اس قول مین ان اللہ فقیر ونحن اغنیاء کے یعنی اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہین اور اس قول مین کہ کہتے تھے اللہ نے آرام کیا ہے پیچھے پیدا کرنے زمین اور آسمان کے پس کہا اللہ تعالے نے اونکی رد مین وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ یعنے پیدا کیا ہے ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ درمیان ان دونو نکی ہے بیچ چھہ دن کے اور نہین پہونچا ہمکو تھکان - اور توریت بھری ہوئی ہی آیات صفات سی مطابق قرآن شریف اور احادیث کے اور اسمین قیامت کی کچھہ تصریح نہین ہے جیسی کہ تصریح ہے قرآن شریف مین پس جبکہ جایز ہوئی تاویل آیات صفات کے کہ دونون کتابین اون صفاتین متفق ہین پس تاویل آیات قیامت کی کہ صرف ایک کتاب مین مذکور ہے بطریق اولی جایز ہوئی اور تاویل کرنے آیات قیامت کے دین محمدی مین صریح باطل ہے پس تاویل کرنے آیات صفات کے کہ دونون کتابین بیچ اوسکی متفق ہین بطریق اولی باطل ہوگی اسپر فرقہ تیسرا اہل تجہیل ہے کہ منسوب کرتے ہین اپنی کو طرف اہل سنت وجماعت کے اور دعوی کرتے ہین اتباع سلف کا کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین جانتے تھے معنے آیات صفات کے جو اوتارین ہین اللہ نے اور نہین جانتی تھے

لاهل الاثبات لفظ الجسم والتشبيه ونحو ذلك بل عابهم بقولهم يد الله مغلولة وقولهم ان الله فقير ونحن اغنياء وقولهم استراح لما خلق السموات والارض فقال تعالى ولقد خلقنا السموات والارض وما بينهما في ستة ايام وما مسنا من لغوب والتوراة مملوءة من الصفات المطابقة للصفات المذكورة في القرآن والحديث وليس فيها تصريح بالمعاد كما في القرآن فاذا جاز ان تتأول الصفات التي اتفق عليها الكتابان فتأويل المعاد الذي انفرد به احدهما اولى والثاني مما يعلم بالاضطرار انه باطل من دين الرسول صلى الله عليه وسلم فالاول اولى بالبطلان واما الصنف الثالث وهم اهل التجهيل فهم كثير من المنتسبين الى السنة واتباع السلف يقولون ان الرسول صلى الله عليه وسلم لم يكن

٣٩

معنے آیات صفات کے جو اوتارین ہین اللہ نے اور نہین جانتے تہے جبرئیل علیہ السلام معنی اونکی اور نہ جانتی تہے سابقین اولین اور اسیطرح کہتی ہین احادیث صفات مین ہے کہ نہین جانتا معنی اونکی کوئی سوا اللہ کے باوجود اوسکی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا آیات صفات کو - پس بموجب قول اونکی کے یہہ بات ثابت ہوئی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی کلام کرے کہ جسکی معنی خود نہین جانتے ہتی اور وہ بزعم اپنے گمان کرتے ہین کہ ہم اس اعتقاد مین تابع اور موافق ہین قول اللہ تعالے کے وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗ اِلَّا اللّٰهُ یعنے نہین جانتا کوئی تاویل اوسکی سوا اللہ کے پس ہم کہتی ہین کہ ضرور وقف کیا ہے اکثر سلف نے اس آیت پر اور وہ وقف صحیح ہے لیکن اہل تجہیل نہین سمجہتے فرق معنے کلام اور تفصیل اور تاویل مین وہ تاویل کہ خاص ہے اللہ ہی کو علم اوسکا اور گمان کیا اہل تجہیل نے کہ معنے تاویل کے اس آیت مین وہ ہین کہ مذکور ہی کلام متاخرین مین اور غلطی کے ہی اونہون نے اس گمان اپنے مین کیونکہ تاویل کے تین معنی ہین اور اکثر متاخرین کے اصطلاح مین معنی تاویل کے یہہ ہے کہ پہیرنا لفظ کا معنے صریح اور ظاہر سی طرف معنی غیر صریح کے ساتہہ کسی قرینہ کے پس اصطلاح اونکی مین وہ معنی کہ صریح اور ظاہر مین تاویل نہین ہے اور گمان کرتے ہین کہ مراد اللہ کے بہی اس آیت مین لفظ تاویل سے اس آیتہ مین یہی ہے اور یہہ بہی کہتے ہین کہ آیتونکی تاویلین ہین مخالف ظاہر معنی اونکی کے نہین جانتا اون تاویلونکو کوئی سوا اللہ کے یا سوا اون لوگون کے کہ تاویل کرنے والے ہین پہر بہت لوگ اوس گروہ سی یہہ بہی کہتی ہین کہ آیات صفات کے

اوپر چار وجہ کے ہے ایک یہہ کہ جانتے اوسکو اہل عرب محاورہ اپنی مین اور دوسری یہہ ہی کہ جاننا اوسکا ہر ایک پر فرض ہے نہین کوئی معذور بے علمی اوسکے سے اور تیسری یہہ ہے کہ جانتے ہین اوسکو علماء اور چوتہے یہہ ہے کہ نہین جانتا کوئی اوسکو سوا اللہ کے جو شخص کہ دعوی کرے علم اوسکی کا وہ کاذب جسطرح کہ فرمایا اللہ تعالی نے فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ یعنے نہین جانتا کوئی تنفس جو پوشیدہ کی گئی ہے واسطی اونکی ٹہنڈک آنکہون کی سی یعنے نعمتی اور کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ تیار کیے ہین مینی واسطی بندون صالحین اپنے کے وہ نعمتین کہ نہین دیکہا اونکو آنکہہ نے اور نہ سنا اونکو کان نے اور نہین خیال آیا اونکا بیچ دل کسے بشر کے اسیطرح علم وقت قیامت کا اور مثل اوسکی یہہ وہ تاویل ہے کہ نہین جانتا اوسکو کوئی سوا اللہ کے اگرچہ ہم سمجہتی ہین وہ معانے کہ خطاب کی گئی ہین ہم ساتہہ اوس معانے کے اور سمجہتی ہین ہم اوس کلام سے جو کچہہ قصد کیا ہے سمجہانی ہمارے کا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا کیا نہین سمجہتی قرآن کو یا اوپر دلون اونکے پردی ہین اور کہا اللہ تعالے نے أَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ آیا نہین تدبر کیا اونہون نے قول کو یعنے قرآن کو پس امر کیا ہے اللہ تعالے نے ساتہہ تدبر کل قرآن شریف کے نہ ساتہہ بعض قرآن کے اور کہا عبد الرحمن سلمی نے کہ بیان کیا ہے ہمکو اون لوگون نے کہ پڑہتے تہی ہمکو قرآن جامع عثمان ابن عفان کا اور عبد اللہ ابن مسعود وغیرہم کا کہا اونہون نے کہ اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جبوقت پڑہ تی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سی بقدر دس

على اربعة اوجه تفسير يعرفه العرب من كلامها وتفسير لا يعذر احد بجهالته وتفسير يعلمه العلماء وتفسير لا يعلمه الا الله ومن ادعى علمه فهو كاذب وهذا كما قال فلا تعلم نفس ما اخفي لهم من قرة اعين وقال النبي صلى الله عليه وسلم يقول الله اعددت لعبادي الصالحين ما لا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر وكذلك علم وقت الساعة ونحو ذلك فهذا من التاويل الذي لا يعلمه الا الله وان كنا نفهم معاني ما خوطبنا به ونفهم من الكلام ما قصد افهامنا اياه كما قال الله تعالى افلا يتدبرون القران ام على قلوب اقفالها وقال افلم يدبروا القول فامر بتدبر القران كله لا بتدبر بعضه وقال ابو عبد الرحمن السلمي حدثنا الذين كانوا يقرؤون القران عثمان بن عفان رضي الله عنه وعبد الله بن مسعود رضي الله عنهما وغيرهما انهم كانوا اذا تعلموا من النبي صلى الله عليه وسلم عشر

آیت کے نہ بڑہتے آگے اونکی جب تک نہ سیکہہ لیتے علم اور عمل اون آیات کا اور کہتے
تہے اصحاب کہ پڑہایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن اور تمام علم اور عمل
اوسکا اور کہا مجاہد نے کہ سنایا مینے قرآن شریف ابن عباس کو ابتدا سے انتہا
تک توقف کرتا تہا مین اوپر ہر آیت کے اور سوال کرتا تہا مین ہر ایک آیت سے
کہا شعبی نے نہین نکالی کسے نے کوئی بدعت مگر بیان اوسکا کلام اللہ مین ہے
اور کہا مسروق نے کہ نہین سوال کیا اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شے
سے مگر بیان اوسکا قرآن مین ہے لیکن علم ہمارا اوس سے قاصر ہے یہہ بیان
بہت وسیع ہے کہ بیان کیا گیا ہے جگہہ اپنی مین اور مقصود میرا اسجگہہ صرف
تنبیہہ ہی اوپر اقوال فاسدہ کے کہ گمراہی مین ڈالتی ہین علم اور ایمان اوس
شئے سے کہ لائی ہین اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تنبیہہ اس بات پر
کہ وہ شخص کہتا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین جانتے تہی معانی قرآن کے
کہ اوترا ہے طرف اونکی اور نہ جبرئیل پس ٹہراتا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نہ جاننے والا احکام الٰہیہ کو اور نہین سمجہنا قرآن کو ہدایت کرنے والا اور
نہ بیان کرنے والا واسطے آدمیونکی پہر یہہ لوگ اہل تجہیل کے منکر ہین تمام عقلیات کے
اس باب مین پس نہ ٹہرا بزعم اونکی رسول اور امت اوسکی کو معرفت الٰہی مین
کچہہ علم نہ عقلی نہ نقلی اور یہہ لوگ شریک ہین اسباب مین ملحدون کے کئی وجہ سے
اور وہ خاطی ہین نسبت کرنے مین جہالت کو طرف رسول اور سلف کے جسطرح کہ غلطی
کیا ہے اسمین اہل تحریف اور اہل تاویلات فاسدہ اور تمام ملحدونے اور ہم ذکر
کرتے ہین الفاظ سلف کے بعینہ اور الفاظ اون لوگون کے کہ نقل کیا اونہون نے

من آيات لم يتجاوزها حتى يتعلموا ما فيها من العلم والعمل قالوا فتعلمنا القرآن والعلم والعمل جميعا وقال مجاهد عرضت المصحف على ابن عباس من فاتحته إلى خاتمته أقف عند كل آية وأسأله عنها وقال الشعبي ما ابتدع أحد بدعة إلا وفي كتاب الله تعالى بيانها وقال مسروق ما سأل أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم عن شيء إلا علمه في القرآن ولكن علمنا قصر عنه وهذا باب واسع قد بسط في موضعه والمقصود هنا التنبيه على المقالات الفاسدة التي توجب الضلالة في باب العلم والإيمان بما جاء به الرسول صلى الله عليه وسلم عن عالم بمعنى القرآن الذي أنزل عليه ولا جبريل جعله عن عالم بالسمعيات ولم يجعل القرآن هدى ولا بيانا للناس ثم هؤلاء ينكرون العقليات في هذا الباب بالكلية فلا يجعلون عند الرسول وأمته في باب معرفة الله تعالى لا علوما عقلية ولا سمعية وقد شاركوا في هذا الملحدين من وجوه متعددة وهم مخطئون فيما نسبوا إلى الرسول وإلى السلف من الجهل كما أخطأ في ذلك أهل التحريف والتأويلات الفاسدة وسائر أصناف الملحدين ونحن نذكر من ألفاظ السلف بأعيانها وألفاظ من نقل

مذہب سلف کا سوا اوسکی اور وجوہات اسقدر کہ گنجایش ہو جاوی اسجگہہ مین اور اسقدر کہ معلوم کیا جاوی ساتہہ اوسکی مذہب سلف کا روایت کیا ابوبکر بیہقی نے کتاب اسماء و صفات مین ساتہہ اسناد صحیح کے اوزاعی سی اور کہا اوزاعی نے کہ ہم اور تابعین موافق تہے اس بات مین کہ کہتی تہے اللہ تعالی اوپر عرش کے ہے اور ایمان لاتے ہین ہم اوسپر کہ وارد ہوا ہے احادیث مین صفات الہی سے اور حکایت کیا اوزاعی نے کہ وہ ایک امام آئمہ اربع سی ہے کہ وہ آئمہ زمانہ تبع تابعین مین مشہور تہی اونمین سی ایک امام مالک ہے کہ امام تہا اہل حجاز کا دوسرا امام اوزاعی کہ امام تہا اہل شام کا اور تیسرا لیث کہ امام تہا اہل مصر کا اور چوتہا ثوری کہ امام تہا اہل عراق کا کہ بیان کیا اوزاعی نے کہ زمانہ تابعین مین یہہ قول مشہور تہا کہ ایمان لانا اسپر کہ اللہ تعالی اوپر عرش کے ہے اور ساتہہ صفات نقلیہ اوسکی کے ضروری ہے اور سوا اوسکی نہین کہ کہی تہی اوزاعی نے یہہ بات پیچہے ظاہر ہونے مذہب جہم کے کہ منکر تہا اسبات کا کہ اللہ تعالی اوپر عرش کے ہے اور نیز تہا صفات اوسکی کا اور کہی اوزاعی نے یہہ بات اسواسطی کہ جان لے آدمی کہ مذہب سلف کا برخلاف اوسکی تہا اور روایت کیا اوزاعی سے ابوبکر خلال نے کتاب سنت اپنی مین کہ کہا اوزاعی نے سوال کی گئی مکحول اور زہری تفسیر احادیث صفات کے سی پس کہا اونہون نے کہ جاری کرو اُن احادیث کو جسطرح کہ آئی ہین اور یہی روایت کیا گیا ہے ولید ابن مسلم سے کہا اوسنی کہ سوال کیا مینے امام مالک ابن انس اور سفیان ثوری اور لیث بن سعد اور اوزاعی سی اون احادیث کا کہ وارد ہوئی ہین صفات مین پس کہا اونہون نے کہ جاری کرو تم اون احادیث کو

مذهبهم الى غير ذلك من الوجوه بحسب ما يحتمله هذا الموضع ما يعلم به مذهبهم روى ابو بكر البيهقي في كتاب الاسماء والصفات باسناد صحيح عن الاوزاعي قال كنا والتابعون متوافرون نقول ان الله تعالى فوق عرشه ونؤمن بما وردت به السنة من صفاته وقد حكى الاوزاعي وهو احد الائمة الاربعة في عصر تابعي التابعين الذين هم مالك امام اهل الحجاز والاوزاعي امام اهل الشام والليث امام اهل مصر والثوري امام اهل العراق حكى شهرة القول في زمن التابعين بالايمان بان الله تعالى فوق العرش وبصفاته السمعية وانما قال الاوزاعي هذا بعد ظهور مذهب جهم المنكر لكون الله فوق عرشه والنافي لصفاته ليعرف الناس ان مذهب السلف كان بخلاف هذا وروى ابو بكر الخلال في كتاب السنة عن الاوزاعي قال سئل مكحول والزهري عن تفسير الاحاديث فقال امروها كما جاءت وروي ايضا عن الوليد بن مسلم قال سألت مالك بن انس وسفيان الثوري والليث بن سعد والاوزاعي عن الاخبار التي جاءت في الصفات فقالوا امروها

جسطرح آئی مین رد کیا اونہون نے اثبات سی معطلہ کو اور کہنا اونکا بلا کیف رد
کرتا ہے ممثلہ اور مشبہ کو اور زہری اور مکحول زمانہ اپنی مین بڑی عالم تہے تابعین سے
اور چار باقی کے یعنی امام مالک ابن انس اور سفیان ثوری اور لیث بن سعد
اور اوزاعی امام دین کے تہے زمانہ تبع تابعین مین اور یہہ بات کہی اوزاعی نے
پیچہے ظہور اقوال جہم کے کہ منکر تہا ہونے اللہ کا اوپر عرش کے اور تہا نافی صفات
اوسکی کا اور یہہ بات کہی اوزاعی نے اسواسطے کہ جان لے آدمی کہ مذہب سلف کا
برخلاف اوسکی تہا اور اوسکی طبقہ مین سی ہین حماد بن زید اور حماد بن سلمہ اور مثال
اونکی روایت کی ابو القاسم ازجی نے ساتھ اسناد اپنی کے مطرف بن عبد اللہ سے
کہ کہا مطرف بن عبد اللہ نے کہ سنا مین نے مالک بن انس سے جسوقت کہ ذکر کیا گیا
نزدیک امام مالک کے اوس شخص کا کہ رد کرتا تہا احادیث صفات کو کہا امام مالک نے
کہ کہا عمر بن عبد العزیز نے مقرر کین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور پیچہے اونکے
خلفا اونکی نے سنتین کہ عمل کرنا اون سنتو پر سچا جاننا ہے کتاب اللہ کو اور
پوری کرنی ہے بندگی اللہ کے اور قوت دینی ہے دین اللہ کو نہین لایق کسی کو تغیر
دینا اون سنتو نکا اور نہین جایز اعتبار کرنا اوسپر کہ مخالف اون سنتون کے ہے
جس شخص نے راستہ قبول کیا اون سنتون کا پس وہ ہدایت پانے والا ہے اور جو شخص
مدد کرے اون سنتون کے پس وہ مدد کیا گیا ہے اور جب مخالفت کری اون سنتونکی
اور تابع ہو غیر راستہ مومنونکی مبتلا کرتا ہے اوسکو اللہ تعالے اوس چیز مین کہ متوجہ ہوا
کی ہے اوسنی اور ڈالتا ہے اللہ تعالے اوسکو دوزخ مین اور بری جگہہ ہی اور
روایت کی خلال نے ساتھ ایسی اسنادکے کہ تمام راوی اوسکی امام ہین سفیان سے

كما جاءت ردا على المعطلة وقولهم بلا كيف رد على الممثلة والزهري ومكحول هما اعلم التابعين في زمانهم والاربعة الباقون ائمة الدين في عصر تابعي التابعين وانما قال الاوزاعي بعد ظهور امر جهم المنكر لكون الله فوق عرشه النافي لصفاته ليعرف الناس ان مذهب السلف كان خلاف ذلك ومن طبقتهم حماد بن زيد وحماد بن سلمة وامثالهما وروى ابو القاسم الازجي باسناده عن مطرف بن عبد الله قال سمعت مالك بن انس اذا ذكر عنده من يدفع احاديث الصفات يقول

قال عمر بن عبد العزيز سن رسول الله صلى الله عليه وسلم وولاة الامر بعده سننا الاخذ بها تصديق لكتاب الله واستكمال لطاعة الله وقوة على دين الله ليس لاحد من خلق الله تعالى تغييرها ولا النظر في شيء خالفها من اهتدى بها فهو مهتد ومن استنصر بها فهو منصور ومن خالفها واتبع غير سبيل المؤمنين ولاه الله ما تولى واصلاه جهنم وساءت مصيرا وروى الخلال باسناد كلهم ائمة عن سفيان

بن عیینہ قال سئل ربیعة بن ابی عبد الرحمن عن قوله الرحمن علی العرش استوی کیف استوی فقال الاستواء غیر مجهول والکیف غیر معقول ومن الله الرسالة وعلی الرسول البلاغ وعلینا التصدیق وهذا الکلام مروی عن مالک بن انس تلمیذ ربیعة من غیر وجه منها ما رواه

بن عُیینہ نے سوال کیے گئے ربیعہ بن ابی عبدالرحمن قول الرحمن علی العرش استویٰ سی کہ استوی کسطرح ہے کہا عبدالرحمن نے کہ استوی غیر مجہول ہے اور کیفیت غیر معقول ہے اللہ کے طرف سی ہی رسالت اور اوپر رسول کے ہے بلاغت اور اوپر ہمارے ہی تصدیق اور یہہ کلام روایت کی گئی ہے امام مالک بن انس کہ شاگرد ہین ربیعہ کے کئی وجہ سی بعض ان وجہ سی یہہ ہی کہ روایت کیا اوسکو ابو النسیم صہبانے اور ابوبکر بیہقی نے یحییٰ بن یحییٰ سے کہا یحییٰ بن یحییٰ نے کہ تہی ہم پاس امام مالک بن انس کے پس آیا ایک مرد پس کہا اوسنے ای ابا عبد اللہ الرحمن علی العرش استوی کیف استوی یعنے رحمان اوپر عرش کے ہے ٹہراکسطرح ٹہرا پس نیچی کیا امام مالک نے سر اپنا یہان تک کہ عرق آگیا اونکو پہر کہا استواے غیر مجہول ہے اور کیفیت غیر معقول ہے اور ایمان ساتہہ اوسکی واجب ہے اور سوال کرنا اوس سے بدعت ہی نہین دیکہتا مین تجکو مگر بدعتی پہر امر کیا کہ نکال دو اوسکو پس قول ربیعہ اور امام مالک کا کہ استوی غیر مجہول اور کیفیت غیر معقول ہے مطابق ہے ساتہہ اقوال دوسرون کے کہ کہا اونہون نے جاری کرو اون صفات کو بلاکیف اور ان تمام نے نفی کی ہے علم کیفیت سی اور نہین نفی کی حقیقت صفت کی سے اگر ایمان لانا ساتہہ مجرد لفظ کے بغیر سمجہنے معانے اوسکی کے کہ لایق ہین ساتہہ ذات اللہ کے حق ہوتا تو البتہ نہ کہتی یہہ لوگ کہ استوی غیر مجہول ہے اور کیفیت غیر معقول ہے اور نہ کہتی کہ جاری کرو انکو جسطرح کہ آئی ہین بلاکیف کیونکہ اس صورت مین تو استوی معلوم نہوا بلکہ مجہول ہوا بمنزلہ حروف مقطعات کے تو اس صورت مین نہ محتاج ہوتے طرف نفی علم کیفیت کے کیونکہ نہین سمجہا جاتا

ابو النسیم الاصبهانی وابو بکر البیهقی عن یحیی بن یحیی قال کنا عند مالک بن انس فجاء رجل فقال یا ابا عبد الله الرحمن علی العرش استوی کیف استوی فاطرق مالک براسه حتی علاه الرحضاء ثم قال الاستواء غیر مجهول

۴۶

والکیف غیر معقول والایمان به واجب والسؤال عنه بدعة وما اراک الا مبتدعا ثم امر به ان یخرج فقول ربیعة ومالک الاستواء غیر مجهول والکیف غیر معقول موافق لقول الباقین امروها کما جاءت بلا کیف فانما نفوا علم الکیفیة ولم ینفوا حقیقة الصفة ولو کان القوم قد آمنوا باللفظ المجرد من غیر فهم لمعناه علی ما یلیق بالله لما قالوا الاستواء غیر مجهول والکیف غیر معقول ولما قالوا امروها کما جاءت بلا کیف فان الاستواء حینئذ لا یکون معلوما بل مجهولا بمنزلة حروف المعجم وایضا فانه لا یحتاج الی نفی علم الکیفیة اذا لم یفهم

لفظ سے تمہاری کوئی معنی نہین سمجھی جاتے اور احتیاج نفی علم کیفیت کی تو بعد اثبات
صفات کے ہوتے ہے کیونکہ جو شخص نفی کرتا ہے صفات خبریہ یا صفات مطلق کے
نہین محتاج ہوتا کہنے بلا کیف کا پس جو شخص کہتا ہے کہ اللہ تعالی نہین ہے
اوپر عرش کے تو نہین محتاج ہوتا کہنے بلا کیف کا پس اگر مذہب سلف کا نفی
اثبات کا ہوتا تو نہ کہتے بلا کیف یعنی نفی نکرتے کیفیت کے پس کہنا اونکا کہ
جاری کرو تم آیات صفات کو جسطرح کہ آئی ہین چاہتا ہے باقی رکھنا دلالت
اون صفات کا اوپر حقیقت اپنی کے کیونکہ وہ صفات ایسی الفاظ مین آئی ہین
کہ دلالت کرتے ہین اوپر معانے کے پس اگر دلالت اون الفاظ کے اوپر معانی
کے نہوتے تو واجب تہا اوپر سلف کے کہ یون کہتے کہ جاری کرو تم الفاظ اونکے
اور اعتقاد رکہو کہ اللہ تعالے نہین موصوف ساتھ معانی ان الفاظون کے حقیقۃً
پس اسوقت نہوتے یہہ بات کہ جاری کرو تم جسطرح کہ آئی ہین اور نہ کہا جاتا
اوسوقت بلا کیف کیونکہ نفی کرنے کیفیت کے اوس چیز سے کہ ابی ثابت ہی
نہین لغو ہے اور روایت کیا عبد اللہ بن بطہ نے ابانت مین ساتھ اسناد
صحیح کے عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمہ ماجشون سے اور وہ ایک تین اماموں
سے ہے وہ تین امام کہ اونمین ایک امام مالک دوسرا ابن ماجشون اور تیسرا ابن
ابی ذیب سے سوال کیا گیا ابن ماجشون اوس چیز سے کہ انکار کرتے ہین اوسکا
جہمیہ کہا اوس نے بعد حمد و صلوات کے کہ سمجہا مینے اوس چیز کو کہ سوال کیا گیا
ہون بیچ حق اوس شخص کے کہ تابع ہوا ہی جہمیہ کا اور اوس شخص کے کہ مخالف
ہوا ہی اون جہمیہ کا بیچ صفت رب بزرگ کے کہ بہت بڑی ہے عظمت اوسکی

من اللفظ معنى وانما يحتاج الى نفي علم الكيفية اذا اثبت الصفات وايضا فان من ينفي الصفات الخبرية او الصفات مطلقا لا يحتاج ان يقول بلا كيف فمن قال ان الله ليس على العرش لا يحتاج ان يقول بلا كيف فلو كان مذهب السلف نفي الصفات في نفس الامر لما قالوا بلا كيف وايضا فقولهم امروها كما جاءت يقتضي ابقاء دلالتها على ما هي عليه فانها جاءت الفاظا دالة على معان فلو كانت دلالتها منتفية لكان الواجب ان يقال امروا الفاظها مع اعتقاد ان المفهوم منها غير مراد او يقال امروا لفظها مع اعتقاد ان الله لا يوصف بما دلت عليه حقيقة وحينئذ فلا يكون قد امرت كما جاءت ولا يقال حينئذ بلا كيف اذ نفي الكيف عما ليس بثابت لغو من القول وروى ابو عبد الله بن بطة في الابانة باسناد صحيح عن عبد العزيز بن عبد الله بن ابي سلمة الماجشون وهو احد الائمة الثلاثة الذين هم مالك وابن الماجشون وابن ابي ذئب وقد سئل عما جحدت به الجهمية اما بعد فقد فهمت فيما سألت فيما تتابعت الجهمية ومن خالفها في صفة الرب العظيم الذي فاقت عظمته

صفت کرنے اور تدبیر کرنے سی اور گونگی ہوئی ہین زبانین تفصیل صفت
اوسکی سے اور دور رہگئے ہین عقلین معرفت اوسکی سے اور قدرت اوسکی سے
اور رد کیا ہے بزرگی اوسکی نے عقلون کو پس نہ پایا اون عقلون نے رستہ اوسکا
پس واپس آگئی عقلین محروم اور شرمندہ ہوکر اور امر کئی گئی ہین لوگ کہ نظر اور
فکر کرین مخلوق اوسکی مین کیونکہ کیفیت اوس چیز کے بیان لیجاتے ہے کہ معدوم
ہو اول پہر پیدا ہو لیکن وہ چیز کہ نہین متغیر ہوتے اور نہین زوال قبول کرتے
اور نہین ہے مثل اوسکی کوئی چیز تو ایسی چیز کے کیفیت کوئی نہین معلوم کرسکتا
مگر وہی مگر کسطرح پہچانا جاوی قدر اوسکا کہ نہین ہے واسطی اوسکی پیدائش
اور نہین ہے واسطی اوسکی موت اور نہین ہوتا ہے پرانا اور کسطرح ہو واسطے
صفت کیسے قدر اوس چیز کے حد اور نہایت تاکہ پہچانے اوسکو کوئی
پہچاننے والا یا قدر اوسکا کوئی وصف کرنے والا کیونکہ وہ حق ظاہر ہے نہین
کوئی حق اوس سے اور نہین کوئی چیز بہت ظاہر اوس سے اور دلیل اوپر
عاجز ہونے عقلون کے تحقیق صفات الٰہی سے یہی کافی ہے کہ وہ عقل عاجز
ہے صفت کرنے ادنے مخلوق اوسکی سے کہ نہین دیکھہ سکتا تو اوسکو
بسبب چھوٹے ہونے اوسکے کے حالانکہ وہ متغیر ہوتے ہی اور زوال قبول کرتے
ہے نہین نظر آتے کان اوسکی اور نہ آنکھہ اوسکی چلتی پہرتے ہین سمجھہ اپنی
سے بہت مشکل ہے سمجھنا اوسکا اور بہت مخفی ہے اوپر تیری جسطرح کہ مشکل
ہے سمجھنا اوسکا ایسے ظاہر کیا ہے اللہ تعالے نے کان اوسکی اور آنکھہ اوسکی
فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ پس بڑی برکت والا ہے اللہ کہ

الوصف والتقدير لطو... الكبير عن تفسير صفته حسرت العقول عن معرفته وقدرته دون عظمته فلم تجد مساغا العقول فرجعت خاسئة وهي حسيرا وانما امروا بالنظر والتفكر فيما يتعلق بالتقدير وانما يقال كيف لمن لم يكن مرة ثم كان فاما الله الذي لم يزل ولم يزل وليس له مثل فانه لا يعلم كيف الا هو وكيف يعرف قدر من لم يبدأ ومن لا يموت ولا يبلى وكيف يكون لصفته شيء منه حد

ومنتهى يعرفه عارف او يحد قدره واصف على انه الحق المبين لا حق منه ولا شيء ابين منه الدليل على عجز العقول من تحقيق صفته عجزها عن صفة اصغر خلقه لا يدركه الابصار اصغر يحول ويزول ولا يرى له السمع و البصر يتقلب ... بحال من عقله اعقل عليك واخفى واظهر له من سمعه وبصره فتبارك الله

احسن الخالقين وخالقهم ... البصر
يستبد الناس ... ليس كمثله شيء وهو السميع البصير ... صفة
تعالے عن تكليف ... لم يصف الرب من نفسه
لم يصف ... عن معرفة قدر ما وصف منها اذا لم يعرف قدر ما وصف فما تكلفك علم ما لم يصف هل تستدل ... على شيء من طاعة او تنزجر ... شيء من معصيته فاما الذي جحد ما وصف الرب من نفسه تعمقا وتكلفا فقد استهوته الشيطان في الارض حيران

بہت بہتر پیدا کرنیوالونکاہی اور خالق اونکا اور سردار سردارونکا اور رب اونکا
لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ پس رحم کری تجہپر اللہ پہر باگ اپنی
اس بات سی کہ تکلیف سی پیدا کرے تو صفت رب اپنی کے وہ صفت کہ نہین
وصف کیا اللہ تعالے نے ذات اپنی کو ساتہہ اوسکی کیونکہ تو عاجز ہے معرفت
اوس قدر سی کہ وصف کیا ہے رب نے ذات اپنی کو جبکہ تو نہین پہچان سکتا اوس
قدر کہ وصف کیا ہے رب نے ذات اپنی کو پس کیون تکلیف کرتا ہی واسطی معرفت
اوس چیز کے کہ نہین وصف کیا اللہ تعالے نے ساتہہ اوسکی ذات اپنی کو کیا تو دلیل
پکڑتا ہی ساتہہ اوس معرفت کے بندگی پر یا بچتا ہے تو بسبب اوس معرفت کی معصیت سے
پس جو شخص کہ انکار کرتا ہی بسبب بہت خوض اور تکلف کے اوس صفت کا کہ وصف
کیا ہے اللہ تعالے نے ذات اپنی کو ساتہہ اوسکی پس تحقیق دیوانہ کیا اونکو شیاطین نے
کہ حیران پہرتا ہے زمین بیچ پس پہونچی اس حال کو کہ انکار کیا اوس نے ہما او صفات
الہی کا اور دلیل پکڑتا ہے ساتہہ زعم اپنے کے اس طور پر کہ کہتا ہے کہ ضرور ہے
اگر ہو واسطی اللہ کے یہہ بات پس لازم آویگی واسطی اسکی فلانے بات ہی پس انہی
ہوئی بسبب انکار صفات کے کہ مقرر کین اللہ تعالے نے واسطی اپنی اور بباعث
قایم کرنے اون صفات کے کہ نہین نسبت کیا اللہ تعالے نے اونکو طرف اپنی پس
ہمیشہ پڑا ہاتا رہا اونکو شیطان یہان تک کہ انکار کیا اونہون نے قول اللہ تعالی سے
وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ بہت مونہہ اوس دن تر و تازہ ہونگی دیدار کنال
کہ طرف رب اپنے کے دیکہنے والے ہونگی پس کہا اونہون نے دیکہیگا اللہ کو کوئی دن
قیامت کے پس انکار کیا اونہون نے بہت بڑی انعام سی کہ انعام کریگا اللہ تعالے

٤٩

فصار يستدل بزعمه على جحد ما وصف به الرب من نفسه بان قال لا بد ان كان له كذا من ان يكون له كذا فعمي من البين بالخفي فجحد ما سمى الرب من نفسه بصمت الرب عما لم يسم منها فلم يزل يملي له الشيطان حتى جحد قول الله عز وجل وجوه يومئذ ناضرة الى ربها ناظرة فقالوا لا يراه احد يوم القيمة فجحدوا والله افضل كرامة الله التي اكرم الله بها اولياءه

دن قیامت کے اوپر اوایاؤن اپنی کے وہ انعام کہ دیدار ہے رب اپنی کا
اور ترو تازگے انکی سی بیچ مکان سچی کے نزدیک پادشاہ قدرت والی کے
کہ مقرر کیا ہے اوس پادشاہ نے کہ وہ لوگ نہ مرینگی اور ساتھہ ترو تازگے کے
طرف اوسکی دیکھینگے ابن ماجشون نے اپنی کلام کو یہانتک پہونچایا کہ کہا
اوسنی کہ انکار کیا منکرین نے دیدار الٰہی سے دن قیامت کیواسطی قایم کرنی حجت
سکے کہ خود گمراہ ہی اور گمراہ کرنے والی ہے کیونکہ معلوم ہے یہہ بات جسوقت کہ تجلی
کریگا اللہ تعالی بیچ دن قیامت کے اوپر لوگون کے دیکھینگے اوسکو اسقدر
کہ ایمان لائی تہے مومن ساتھہ اوسکی آگے اوسکی دنیا مین نہ دیکھیگا اوس تجلی
کو وہ شخص کہ منکر تہا اوسکا دنیا مین کہا مسلمانون نے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کیا دیکھینگے ہم اللہ کو قیامت مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا
شک کرتے ہو تم دیکھنی آفتاب مین کہ نہین آگے اوسکی بادل پس کہا مسلمانون نے
کہ نہین شک ہمکو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا شک کرتے ہو تم بیچ
دیکھنی چاند چودوین رات کے کہ نہو آگے اوسکے بادل کہا مسلمانون نے کہ نہین
کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس تحقیق دیکھوگے تم اوس دن رب اپنی کو
اسیطرح اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پڑہوگے آگ یہانتک
کہ رکھیگا بیچ اوسکی قدم اپنا جبار پس کہیگی آگ بس بس اور سمٹ جاویگی اور
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت بن قیس کو کہ ہنسا اللہ تعالی معاملہ
تیرے سے ساتھہ مہمان کے کہ تونے ساتھہ اوسکی کل رات اور کہا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوس حدیث مین کہ پہونچی ہے ہمکو کہ ہنستا ہی اللہ تعالے

یوم القیمۃ من النظر الی وجھہ ونضرتہا یام [illegible] مقعد صدق عند ملیک مقتدر [illegible] انہم لا یموتون فہم بالنضرۃ الیہ ینظرون الی ان قال وانما جحدوا رؤیتہ یوم القیمۃ لاقامۃ [illegible] الضالۃ المضلۃ لانہ قد عرف انہ اذا تجلی یوم القیمۃ رأوا منہ ما کانوا بہ [illegible] فقال المسلمون یا رسول اللہ ھل نری ربنا یوم القیمۃ فقال رسول اللہ ھل تضارون فی رؤیۃ الشمس لیس دونھا سحاب قالوا لا قال فھل تضارون فی رؤیۃ القمر لیلۃ البدر لیس دونہ سحاب قالوا لا قال فانکم ترون ربکم یومئذ کذلک وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمتلی النار حتی یضع الجبار قدمہ فیہا فتقول قط قط وینزوی بعضہا الی بعض وقال لثابت ابن قیس لقد ضحک اللہ لما فعلت بضیفک البارحۃ وقال فیما بلغنا ان اللہ تعالی لیضحک

آسید تمہاری ہے اور ناامیدی تمہاری اور جلدی قبول کرنے تمہاری اور کہا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک اعرابی نے کہ تحقیق رب ہمارا ہنستا ہی فرمایا آپ نے کہ ہان کہا
عربی نے پس نہ چھوڑینگی ہم بہتر ائی اپنی ایسے رب سے کہ ہنسی والا ہے اور احادیث
اوسطرح کی بہت ہین کہ نہین شمار کر سکتی ہم اور کہا اللہ تعالے نے هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ
وہ سنتا دیکھتا ہے اور فرمایا اللہ تعالی نے فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا
اور ٹہرا رہ اوپر حکم رب اپنی کے کہ تو روبرو آنکھون ہماریکی ہے اور فرمایا اللہ تعالے
نے وَلِتُصْنَعَ عَلَى عَيْنِي تاکہ پرورش پاوی تو روبرو آنکھہ میری کی اور فرمایا اللہ
تعالے نے مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ کس چیز نے منع کیا تجھکو کہ سجدہ
کرے اوس چیز کو کہ پیدا کیا مینی دونون ہاتھون اپنی سے اور فرمایا اللہ تعالی نے
وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ
وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ اور زمین تمام ایک قبضہ ہوگا اوسکا دن قیامت کے
اور آسمان لپٹا ہوا ہوگا بیچ دہنی ہاتھہ اوسکی کے اور پاک ہے اللہ اوس چیز سی
کہ شریک کرتے ہین پس قسم ہے اسکی کہ راہ نہین دکہلایا اللہ نے انکو یعنی آدمیونکو
عظمت صفات اپنی کا وہ صفات کہ وصف کیا ہے اسنی آپکو یعنی اپنی صفات کی
کُنہ کا راہ نہین بتلایا اور راہ نہین بتلا اوس چیز کا کہ گہیر لیا ہی اسکو چہوٹی سے
قبض اسکی نے نظر انکی یعنی آدمیونکی بیچ کُنہ صفات اوسکی کے معدوم اور موہوم ہی
کیونکہ یہہ وہ شی ہے یعنی عظمت کہ نہین ڈالی گئی ہے دل انکی مین اور نہین پیدا کی گئی
اوپر معرفت اوسکی دل خلایق کے یعنی اللہ تعالے نے اپنی صفات کے پہچاننے کے
قوت کسیکی دل مین پیدا ہی نہین کی مترجم کہتا ہی ان دو سطور کی عبارت

نفسه وما يحيط به قبضته لا صنع نظرهم فيه عدم ووهم ما ذلك الا الذي ما القى ان لا عظمه وخلق على معرفته قلوبهم

فما وصف الله من نفسه فسماه على لسان نبيه صلى الله عليه وسلم سميناه كما سماه ولم نتكلف منه صفة ما سواه لا هذا ولا هذا لا نجحد ما وصف ولا نتكلف معرفة ما لم يصف به

اصل نسخہ مین مخبط تہی اندک تغیر اور تبدل سے صاف کرکے ترجمہ کیا پس جو وصف
کیا ہی اللہ تعالے نے ذات پاک اپنی کو اور نام لیا ہے اوسکا اوپر زبان نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے نام لینگے ہم اوسکا جسطرح کہ نام لیا ہے اوسکا پیغمبر صلے اللہ علیہ
وسلم نے اور نہ تکلف سی نکالینگے ہم کوئی صفت ماسوا اوسکی کسیطرح کے
اور نہ انکار کرینگے ہم اوس چیز کا کہ وصف کیا گیا ہے اللہ تعالے ساتہہ اوسکی اور
نہ تکلف کرینگے ہم بیچ معرفت اوس چیز کے کہ نہین وصف کیا اوسنے ذات اپنی کو
ساتہہ اوسکی پس معلوم کر رحم کری تجہپر اللہ تعالے کہ عصمت دین مین یہہ ہی
کہ ٹہری تو بیچ امور دین کے جسطرح کہ ٹہرایا ہے تمکو اور نہ تجاوز کری اوس حد سے
کہ حد کردی ہے واسطے تیرے کیونکہ سبب قیام دین کا معرفت نیکی کے ہے
اور انکار بدی کا ہے پس جو کچہہ بیان کی گئی ہے معرفت اور قایم ہوگئی ہین
اوپر اوسکی دل اور ذکر کیا گیا ہے اصل اوسکا بیچ کتاب اللہ تعالے اور سنت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے اور میراث پائی ہی علم اوسکی امت نے پس ہرگز نہ خوف
کر بیچ ذکر اوسکی سے اور صفت کر رب اپنی کے اصفت کیا ہے رب نے ذات اپنی کو
غیب مین البتہ نہ تکلیف کر بیچ اوس چیز مین کہ نہین وصف کیا آگے تیرے ذرہ
بہی پس جو چیز کہ برا جانے نفس تیرا صفت رب اپنی سے اور نہ پاوی تو ذکر اوسکا
بیچ کتاب رب اپنے کے اور نہ پاوین تون حدیث مین نبی اپنی سے ذکر صفت
رب اپنی کا پس تکلیف مین ڈال علم اپنی کو اور نہ وصف کر تو ساتہہ اوسکی
زبان اپنی سے اور خاموش رہو تو اوس سے جسطرح کہ چپ رہا اوس سے اللہ تعالے
کیونکہ تکلف کرنا تیرا بیچ معرفت اوس شی کے کہ نہین صفت کی اللہ تعالی نے

اعلم رحمك الله تعالى ان العصمة في الدين ان تنتهي في الدين حيث انتهى بك ولا تجاوز ما قد حد لك فان من قوام الدين معرفة المعروف وانكار المنكر فما بسطت عليه المعرفة وسكنت اليه الافئدة وذكر اصله في

كتاب الله والسنة وتوارثت علمه الامة فلا تخافن في ذكره وصفة من ربك ما وصف من نفسه عيبا ولا تتكلفن بما وصف لك من ذلك قدرا وما انكرته نفسك ولم تجد ذكره في كتاب ربك ولا في الحديث عن نبيك من ذكر صفة ربك فلا تتكلفن علمه بعقلك ولا تصفه بلسانك واصمت عنه كما صمت الرب عنه من نفسه فان تكلفك معرفة ما لم يصف به نفسه

ساتھہ اوسکی ذات اپنی کو مثل انکار ترکی ہے اوس شی سی کہ وصفکیا ہی اللہ تعالے
نے ساتھہ اوسکی پس جسطرح برا جانتا ہی تو انکار منکرین کا اوس صفت سی کہ وصف
کیا ہے اللہ تعالے نے ساتھہ اوسکی نفس اپنے کو اسیطرح برا جان تکلف کرنا اون
لوگونکا کہ وصفکیا اونہون نے ساتھہ اوسکی کہ نہین وصف کیا اللہ تعالی نے
ساتھہ اوسکی ذات اپنی کو تحقیق قسم ہے اللہ تعالی کے کہ کمیاب ہین مسلمان
کہ پہچانتے ہین کامونکو اور ساتھہ پہچانے اونکی کے پہچانے جاتے ہین نیکیان
اور کمیاب ہین وہ لوگ کہ برا جانتے ہین بری کامون کو اور ساتھہ برا جاننے
اونکی کے بری جانے جاتے ہے برائی اور قبول کرتے ہین اوس صفت کو کہ وصف
کیا ہے اللہ تعالی نے نفس اپنے کو اور بیان کیا ہی اللہ تعالے نے اوسکو بیچ
کتاب اپنی کے اور مانتی ہین اوس چیز کو کہ پہنچا ہی اونکو نبی صلے اللہ علیہ
وسلم سے پس جو شخص کہ راضی ہوا اس بات پر تو نام رکھا ہے اللہ تعالی نے
دل اوسکی کا قلب سلیم اور نہین تکلف کرتا ہے بیچ صفات پروردگار اپنے
کے اور نہ بیچ اسمار اوسکی ہے کوئی بھی مومن اور جو صفت کہ بیان کی ہے نبی صلے
اللہ علیہ وسلم سے اور جو اسم کہ ظاہر کیا گیا آنحضرت سی تو وہ بمنزلہ اوسکی ہے
کہ بیان کیا ہے اللہ تعالی نے اوسکو اور راسخون فی العلم وہ لوگ ہین کہ
ٹہرتے ہین حد اپنی پر اور وصف کرتے ہین رب اپنی کے اوس صفت سی
کہ صفت کیا ہے اوسنی ذات اپنی کو اور چھوڑتے ہین اوس صفت کو کہ
چھوڑا ہی اللہ تعالی نے ذکر اوسکا نہین انکار کرتے کسی صفت کا از روی تعصب
کہ ثابت ہی اور نہین تکلف کرتے اوس صفت مین خوف سے کہ نہین ہی ثابت

كما نكر تعالى ما وصف منها ... فما عظمت ما جحد ... الجاحد ومما وصف به نفسه ... بتكلف ما وصف الواصفون ... بما لم يصف به نفسه

فقد والله عز المسلمون الذين يعرفون المعروف بمعرفتهم ... المنكر بانكارهم ... ما وصف الله به نفسه ... وبين هذا في كتابه ... صلى الله عليه وسلم ...

نعما الذي يتم تعقلا من الحق إذا ترك ما تركه وتسمية ما سمى ومن يتبع غير سبيل المؤمنين نوله ما تولى ونصله جهنم وساءت مصيرا وهب الله لنا ولكم حكما والحقنا بالصالحين وهذا كله كلام ابن الماجشون الامام فتدبر وانظر كيف اثبت الصفات ونفى علم الكيفية موافقا لغيره من الائمة وكيف انكر على نفاة الصفات بانه يلزمهم اثباتها كما تقوله الجهمية انه يلزم ان يكون

معدوما او جسما او عرضا فيلوه ... وفي كتاب الفقه الأكبر المشهور عند اصحاب ابي حنيفة الذي رووه بالاسناد عن ابي مطيع الحكم بن عبد الله قال سألت ابا حنيفة عن الفقه الأكبر فقال لا تكفرن احدا بذنب ولا تنفي احدا به من الايمان وتأمر بالمعروف وتنهى عن المنكر وتعلم

کیونکہ حق وہی ہے کہ چھوڑ دین اوس چیز کو کہ چھوڑا ہے اللہ تعالے نے اور
نام لین اوسکا کہ نام لیا اوسکا اللہ تعالی نے وَمَن یَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ
الْمُؤمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا جو تابعدار ہووے
غیر طریقہ مومنین کے تو مبتلا کرتے ہین ہم اوسکو اوسمین کہ دوست رکھتا ہے
اوسکو اور پہونچاتے ہین ہم اوسکو دوزخمین اور برا ہے ٹھکانا اور
بخشے اللہ تعالے ہمکو اور ہمکو اور ملاوے ہمکو ساتھ صالحین کے یہہ کل کلام ابن ماجشون
کی ہے پس نظر کرتو ن کہ کسطرح ثابت کیا ہے صفات اور نفی کیا ہی علم کیفیت
کو موافق اماموں دوسرونکی اور کسطرح انکار کیا اوپر نفی کرنے والے صفات کے
اور بیچ کتاب فقہ اکبر کے کہ مشہور ہے نزدیک اصحاب ابو حنیفہ کے جسکو
روایت کیا ہے ساتھ اسناد کے ابی مطیع حکیم ابن عبد اللہ سی کہ کہا ابی
مطیع نے کہ سوال کیا مینے ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کو فقہ اکبر سے پس کہا ابو حنیفہ
نے نہین کافر کہتے ہم کسے کو ساتھ گنہ کے اور نہین نکالتے ہم کسیکو ایمان سے
ساتھ گنہ کے امر کرتے ہین ہم ساتھ نیک کام کے اور نفی کرتے ہین بری کامونکی
اور جانتے ہین ہم کہ جو چیز تقدیر مین پہونچنے والی ہے تمکو کبھی نہ فرو گذاشت
ہوگی تجھسے اور جو شی کہ فرو گذاشت ہونے والی ہے تجھسے کبھی نہ پہونچے
گی تمکو اور چاہیے کہ چھوڑ دین ہم متقدمہ علی کرم اللہ وجہہ وعثمان رض کا طرف
اللہ تعالے کے اور کہا ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہ فقہ بیچ دین کے بہتر ہے
معرفت سی اور سمجھنا آدمیکا کہ کسطرح بندگی کرے رب اپنی کے بہتر ہے اس
بات سی کہ جمع کری علم بہت کہا ابو مطیع کہ کہا مین نے کہ خبر دو مجھکو افضل

ان ما اصابك لم يكن ليخطئك وان ما اخطأك لم يكن ليصيبك ولا تتبرأ من احد من اصحاب رسول الله ولا تتولى احدا دون احد وان ترد امر عثمان وعلي الى الله تعالى قال ابو حنيفة رح الفقه في الدين خير من الفقه في العلم

فقہ سے کہا سیکھنا آدمیکا ایمان اور مسئلی شریعتون کے اور سنت اور
اختلاف آیمہ کا اور ذکر کئے ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے مسایل ایمان کے
پھر ذکر کئے مسئلے قدر کے اور رد اوپر قدریہ کے ساتھ ایسی کلام کے کہ نہین
ہے یہہ مکان بیان اوسکی کا پھر کہا ابو مطیع نے کہا مین کہ کیا کہتا ہے
تو بیچ حق اوس شخص کے کہ امر کرے واسطے بہتر کامونکی اور منع کرے برے
کامون سے پس تابع ہووین اوسکی بہت آدمی پس وہ نکل جاوے
جماعت سی آیا جایز رکھتا ہے تو اس بات کو کہا ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے
کہ نہین جایز رکھتا ہون مین کہا مین نے کہ آپ کیون نہین جایز رکھتے
اور حالانکہ امر کیا ہے اللہ تعالے نے اور رسول نے ساتھ امر اور معروف
کے اور نہی منکر سے اور حالانکہ وہ فرض واجب ہے فرمایا ابو حنیفہ رحمتہ اللہ
علیہ نے کہ اسیطرح ہے لیکن فساد انکا بہت ہی نیکے اونکی سے کیونکہ کرتے
ہین خون اور حلال جانتے ہین حرام کو کہا ابو مطیع نے کہ ذکر کیا ابو حنیفہ نے
بیچ جنگ خارجیون اور باغیون کے بیان تک کہ کہا ابو مطیع نے فرمایا ابو حنیفہ
رحمتہ اللہ علیہ نے بیچ حق اوس شخص کے کہ کہتا ہے کہ نہین پہچانتا ہون مین کہ
رب میرا بیچ آسمان کے یا اوپر زمین کے ہے پس تحقیق وہ کافر ہے کیونکہ
اللہ تعالے فرماتا ہے اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی رحمن اوپر عرش کے
قایم ہوا اور عرش اوسکا اوپر ساتون آسمان کے ہے کہا مینے کہ اگر کہے
کہ اللہ تعالے اوپر عرش کے ہے لیکن نہین جانتا مین کہ عرش اوپر آسمان کے ہے
یا اوپر زمین کے فرمایا ابو حنیفہ نے کہ وہ بھی کافر ہے کیونکہ انکار کرتا ہے

الفقه قال تعلم الرجل الايمان والشرايع والسنن والحدود واختلاف الايمة وذكر مسايل الايمان ثم ذكر مسايل القدر والرد على القدرية بكلام حسن ثم قال قلت فما تقول فيمن يامر بالمعروف وينهى عن المنكر فيتبعه على ذلك ناس فيخرج عن الجماعة هل ترى ذلك قال لا قلت ولم وقد امر الله تعالى ورسوله بالامر بالمعروف والنهي عن المنكر وهو فريضة واجبة قال كذلك لكن ما يفسدون اكثر مما يصلحون من سفك الدماء واستحلال الحرام قال وذكر الكلام في قتال الخوارج والبغاة الى ان قال قال ابو حنيفة فيمن قال لا اعرف ربي في السماء او في الارض فقد كفر لان الله تعالى يقول الرحمن على العرش استوى وعرشه فوق سبع سمٰوات قلت فان قال انه على العرش ولكنه يقول لا ادري العرش في السماء او في الارض قال هو كافر لانه انكر

۱۹۸۳۹

ہونے عرش کا اوپر آسمان کے کیونکہ اللہ تعالی اوپر اعلے علیین ہے اور وہ دعا کیا جاتا ہے اوپر سے نہ نیچے سے اور بیچ ایک روایت کے یہہ ہے کہ سوال کیا مینی ابو حنیفہ رحمہ سے اوس شخص کا کہ کہتا ہے وہ کہ نہین جانتا مین کہ رب میرا اوپر آسمان کے ہے یا اوپر زمین کے فرمایا ابو حنیفہ رحمہ نے کہ وہ کافر ہے کیونکہ اللہ تعالے فرماتا ہے الرحمن علی العرش استوی اور عرش اوسکا اوپر ساتون آسمان کے ہے پہر کہا سوال کرنے والے نے کہ وہ مانتا ہے الرحمن علی العرش استوی کو لیکن نہین جانتا کہ عرش اوپر آسمان کے ہے یا اوپر زمین کے فرمایا ابو حنیفہ رح نے کہ جسوقت انکار کیا ہونے عرش کا اوپر آسمان کے تحقیق وہ کافر ہوا پس بیچ اس کلام کے مشہور ہے ابو حنیفہ رح کہ موجود ہے پاس اصحاب ابو حنیفہ کے کہ حکم کفر کا کیا ہے اوسی توقف کرنے والے پر کہ کہتا ہے کہ نہین پہچانتا مین رب اپنی کو کہ آسمان پر ہے یا زمین مین پس ہوا منکر نفی کرنے والا کہ کہتا ہے کہ نہین ہے بیچ آسمان کے اور نہ بیچ زمین کے کافر بطریق اولی اور دلیل پکڑی ہے ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اوپر کفر اوس شخص کے ساتھہ قول اللہ تعالے کے الرحمن علے العرش استوی اور فرمایا ابو حنیفہ رح کہ عرش اوسکا اوپر ساتون آسمانون کے ہے اور بیان کیا اسبات کو کہ قول اللہ تعالے کا الرحمن علے العرش استوی بیان کرتا ہے اس بات کو کہ اللہ تعالے اوپر آسمانون کے ہے اوپر عرش کے اور استوی علے العرش دلالت کرتا ہے اوپر اسبات کے کہ اللہ تعالے بذاتہ اوپر عرش کے ہے

قال فذکر ان اللہ تعالی فی السماء دون الارض عمن یقول لا اعرف ربی فی السماء او فی الارض لفظ سالت ابا حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی فی اعلی علیین وانہ یدعی من اعلی لا من اسفل وفی ان یکون فی السماء لانہ یقول الرحمن علی العرش استوی وعرشہ فوق سبع سموات قال فانہ یقول علی العرش استوی ولکن لا یدری العرش فی السماء او فی الارض قال اذا انکر انہ فی السماء فقد کفر ففی ہذا الکلام المشہور عن

٥٦

ابی حنیفۃ عند اصحابہ انہ کفر الواقف الذی یقول لا اعرف ربی فی السماء او فی الارض فکیف الجاحد النافی الذی یقول لیس فی السماء ولا فی الارض واحتج علی کفرہ بقولہ تعالی الرحمن علی العرش استوی وقال وعرشہ فوق سموات وبین بہذا ان قولہ تعالی الرحمن علی العرش استوی یبین ان اللہ فوق السموات فوق العرش وان الاستواء علی العرش دال علی ان اللہ تعالی بنفسہ فوق العرش

ثم انه بعد ذلك قال انه على العرش يكفر من قال لا اعرف ربي في السماء او في الارض
ولكن توقف في كون العرش في السماء ام في الارض قال انه انكر ان يكون الله تعالى في اعلى عليين وانه يدعى من اعلى لا من اسفل وهذا تصريح من ابي حنيفة بتكفير من انكر ان يكون في السماء واحتج على ذلك بان الله تعالى في اعلى عليين وانه يدعى من اعلى لا من اسفل وكل من هاتين الحجتين فطرية عقلية فان القلوب مفطورة على الاقرار بان الله تعالى في العلو وعلى انه يدعى من اعلى لا من اسفل وقد جاء اللفظ صريحا عنه بذلك

پهر بیان کیا ابو حنیفہ رح نی بیچ اسبات کے بیچ تکفیر اوس شخص کے کہ قایل ہے استوی کا
لیکن توقف کرتا ہے اسبات مین کہ عرش آسمان پر ہے یا زمین پر فرمایا ابو حنیفہ رح
نے کہ وہ انکار کرتا ہے ہونے عرش کا اوپر آسمان کے اور اللہ تعالی اوپر اعلے
علیین کے ہے اور دعا کیا جاتا ہے اوپر سے نہ نیچی سے یہہ تصریح ہی ابو حنیفہ رح
سی ساتہہ تکفیر اوس شخص کے کہ انکار کرتا ہے ہونے اللہ کا اوپر آسمانون کے اور دلیل
پکڑی اوپر اوس تکفیر کے ساتہہ اوسکے کہ اللہ تعالی اوپر علیین کے ہے اور دعا
کیا جاتا ہے اوپر سی نہ نیچی سے اور یہہ دونون دلیلین فطرتے عقلی ہین کیونکہ
فطرت دلونکی یہی ہے کہ اقرار کرتا ہے کہ اللہ تعالے بیچ علو کے ہی اور وہ اللہ تعالی
دعا کیا جاتا ہے اوپر سے نہ نیچی سے تحقیق روایت کہی گئی ہے صریح تکفیر ابو حنیفہ رح
سی فرمایا ابو حنیفہ رح نے کہ جب انکار کیا ہونے اللہ کا اوپر آسمان کے تحقیق کافر
ہوا اور روایت کیا اس لفظ کو ابو حنیفہ سی ساتہہ اسناد کے شیخ الاسلام ابو اسمعیل
انصاری ہروی نے ساتہہ اسناد اپنی کے بیچ کتاب فاروق کے اور بہی روایت
کی ہے ابن ابی حاتم نے کہ تحقیق ہشام بن عبد اللہ رازی نے کہ صاحب محمد
بن حسن قاضی کا تہا قید کیا اوسنی ایک آدمی کو بیچ علت جہمی ہونیکے پس توبہ کی
اوس شخص نے پہر لایا گیا اوسکو طرف ہشام کے تاکہ مطلع ہووہ اوپر توبہ اسکے
کے پس کہا اوس شخص نے کہ شکر ہے اللہ تعالے کا اوپر توبہ کے پہر امتحان کیا
اوسکا ہشام نے پس کہا آیا گواہی دیتا ہے تو اس بات کے کہ اللہ تعالی اوپر
عرش کے جدا خلق سے پس کہا اوس شخص نے کہ گواہی دیتا ہون مین کہ اللہ تعالی
اوپر عرش کے ہے لیکن نہین جانتا مین کہ جدا ہی خلق سے یا نہین پس کہا ہشام

57

فقال اذا انكر انه في السماء فقد كفر وروى هذا اللفظ عنه بالاسناد شيخ الاسلام ابو اسمعيل الانصاري الهروي باسناده في الفاروق وروى ايضا ابن ابي حاتم ان هشام بن عبيد الله الرازي صاحب محمد بن الحسن قاضي الري حبس رجلا في التجهم فتاب فجيء به الى هشام ليطلعه فقال الحمد لله على التوبة وامتحنه هشام فقال اتشهد ان الله تعالى على عرشه بائن من خلقه فقال اشهد ان الله تعالى على عرشه ولا ادري ما بائن من خلقه فقال

تـ ليطلقه

يرد الى الحبس فانه لم يتب وروي ايضا عن يحيى بن معاذ الرازي انه قال ان الله تعالى على عرشه باين من خلقه وقد احاط بكل شيء علما واحصى كل شيء عددا لم يشك في هذه المقالة الا جهمي ردي ضليل هالك مرتاب يمزج الله بخلقه ويخلط منه الذات بالاقذار والاوساخ وروي ايضا عن ابن المديني لما سئل ما قول اهل السنة والجماعة قال يؤمنون بالرؤية والكلام وان الله تعالى فوق

پہر لیجاوے اسکو طرف قید خانہ کے کہ اوسنی نہین توبہ کی ابتک روایت کی گئی
ہے یحیی بن معاذ رازی سی کہ کہا یحیی نے کہ اللہ تعالی اوپر عرش کے ہے جدا خلق
سے گہیر لیا ہے علم اوسکی نے ہر چیز کو اور شمار کر رکہا ہے اوسنی گنتی ہر چیز کو
نہین شک کرتا اسبات مین کوئی مگر جہمی ردی گمراہ ہلاک ہونے والا اور شک
کرنے والا ملاتا ہے اللہ تعالی کو ساتہہ خلق اوسکی کے اور ملاتا ہے ذات اوسکی کو
ناپاکیون مین اور ناپاک مکانون مین اور یہی مروی ہے ابن مدینی سی جب
سوال کیا گیا اسیطرح کہ کیا ہے قول اہل سنت وجماعت کا کہا ابن مدینی نے
ایمان لاتے ہین مؤمن ساتہہ دیدار اللہ تعالی کے اور کلام اللہ تعالی کے
اور کہتے ہین کہ اللہ تعالی اوپر آسمانون کے ہے اوپر عرش کے ہے پہر سوال
کیا گیا ابن مدینی قول اللہ تعالی سے مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَى ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ
نہین ہوتے مشورہ کرنے والے تین آدمی مگر وہ اللہ تعالی چوتہا اونکا ہے
پہر کہا ابن مدینی نے پڑہ ماقبل اوسکی اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللهَ يَعْلَمُ یعنی مراد
علم ہے اور یہی مروی ہے ابو عیسی ترمذی سی کہ کہا ابو عیسی نے کہ وہ اللہ تعالی
اوپر عرش کے ہے ذات اپنی سے جیسا کہ بیان کیا اللہ تعالی نے اور علم
اوسکا اور قدرت اوسکی اور غلبہ اوسکا ہر مکان مین ہے اور روایت کی
گئی ہے ابی بکر رازی سے تحقیق وہ سوال کیا گیا تفسیر الرحمن علی العرش
استوی سے پس کہا رازی نے تفسیر اوسکی وہی ہے جسطرح پڑہتا ہی تو کہ وہ
اوپر عرش کے ہے اور علم اوسکا اور قدرت اوسکی ہر مکان مین ہے پس
جو شخص کہے سوائے اوسکی پس اوپر اوسکی لعنت اللہ کی ہے روایت کی

السموات على العرش مستو فسئل عن قوله تعالى ما يكون من نجوى ثلثة الا هو رابعهم فقال اقرأ ما قبلها الم تر ان الله يعلم وروي ايضا عن ابي عيسى الترمذي قال هو على العرش كما وصف نفسه وعلمه وقدرته وسلطانه في كل مكان وروي عن ابي زرعة الرازي انه سئل عن تفسير قوله تعالى الرحمن على العرش استوى فقال تفسيره كما تقرأ هو على العرش وعلمه وقدرته في كل مكان ومن قال غير هذا فعليه لعنة الله

ابو القاسم الکائی حافظ طبری نے صاحب ابی حامد اسفرای سی کتاب
اپنی مین کہ مشہور ہے اصول سنت مین ساتہہ اسناد اپنی کے محمد بن حسن صاحب
ابو حنیفہ رح سے کہ کہا محمد بن حسن نے اتفاق کیا کل فقہا نے مشرق سی مغرب
تک اوپر ایمان لانے کے ساتہہ قرآن اور احادیث کے کہ روایت کی ہے
ثقات نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ صفت رب عزوجل کے بغیر تفسیر
اور بغیر وصف اور بغیر تشبیہ کے پس جو تفسیر کرے آجکے دن کی صفت کی
اون صفات سے پس تحقیق نکل گیا طریقہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور پہاڑ دیا
اوسنی جماعت کو کہ اونہون نے نہین صفت کی اور نہ تفسیر کی لیکن فتوی دیا
اونہون نے ساتہہ اوس چیز کے کہ بیچ کتاب اور سنت کے ہے پہر خاموش ہوگئی
پس جو شخص کہ قایل ہووے ساتہہ قول جہم کے تحقیق اوسنی مخالفت کی جماعت
کی کیونکہ شمار کرتا ہے وصف اللہ تعالے کے ساتہہ صفت معدوم کے اور محمد
بن حسن نے کہ علم حاصل کیا اسنی ابو حنیفہ رح اور امام مالک رحمہ اللہ اور ہم
طبقون علما ان دونو نکے سے اور نقل کیا محمد نے اس اجماع کو اور خبر دی
کہ جہمیہ صفت کرتے ہین اللہ تعالے کی اکثر یا غالب ساتہہ امور سلبیہ کے اور روایت
کی بیہقی اور غیر اوسکی نے ساتہہ اسناد صحیح کے اور عبید قاسم بن سلام سے
کہا ابو عبید نے یہہ حدیثین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اون حدیثون
مین ہنستا ہے رب ہمارا ناامیدی بندون کی سی اور جلدی قبول کرلینے اونکے
سے اور جہنم نہ پر ہوویگا یہان تک کہ رکہیگا رب ہمارا دونون قدم بیچ اوسکی
یہہ سب حدیثین نزدیک ہماری حق ہین نقل کیا اونکو بعض ثقہ نے بعض سے

ابو القاسم اللالكائي الحافظ الطبري صاحب ابي حامد ... عن محمد بن الحسن صاحب ابي حنيفة قال اتفق الفقهاء كلهم من المشرق الى المغرب على الايمان بالقرآن والاحاديث التي جاء بها الثقات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في صفة الرب عز وجل من غير تفسير ولا وصف ولا تشبيه فمن فسر اليوم شيئا من ذلك فقد خرج عما كان عليه النبي صلى الله عليه وسلم وفارق الجماعة فانهم لم يصفوا ولم يفسروا ولكن افتوا بما في الكتاب والسنة ثم سكتوا فمن قال بقول جهم فقد فارق الجماعة لانه قد وصفه بصفة لا شيء محمد بن الحسن اخذ عن ابي حنيفة رح ومالك وطبقتهما من العلماء وقد حكى هذا الاجماع واخبر ان الجهمية تصفه بالامور السلبية غالبا او دائما وروى البيهقي وغيره باسانيد صحيحة عن ابي عبيد القاسم بن سلام قال هذه الاحاديث التي يقول فيها ضحك ربنا من قنوط عباده وقرب غيره وان جهنم لا تمتلئ حتى يضع ربك قدمه فيها ... وهذه الاحاديث حق حملها الثقات بعضهم عن بعض

نحن اذا سئلنا عن تفسيرها لا نفسرها وما ادركنا احدا يفسرها وابو عبيد احد الائمة الاربعة الذين هم الشافعي واحمد واسحاق و ابو عبيد وله معرفة باللغة والفقه والتاويل ما هو اشهر من ان يوصف وقد كان في الزمن الذي ظهرت فيه الفتن والاهواء وقد اخبر انه ما ادرك احدا من العلماء يفسرها وروى اللالكائي والبيهقي عن عبد الله بن المبارك ... كراهة لذلك ولكن اذا نطق الكتاب بشيء نطقنا به واذا جاءت الآثار بشيء جسرنا عليه ونحو هذا اراد ابن المبارك انا نكره ان نبتدئ بوصف الله من تلقاء انفسنا حتى يجيء به الكتاب والآثار وروى عبد الله بن احمد وغيره باسانيد صحيحة عن ابن المبارك انه قيل له بماذا نعرف ربنا قال بانه تعالى فوق سمواته على عرشه بائن من خلقه ولا نقول كما تقول الجهمية انه ههنا في الارض وهكذا قال الامام احمد وغيره وروى باسناد صحيح عن سليمان

60

مگر جب ہم سوال کیی جاوین تفسیر اونکی سے نہین تفسیر کرسکتی ہم اور نہین
پایا ہم نے کسیکو کہ تفسیر کرین اوسکی اور ابو عبید اللہ ایک امام ہے اون
چارون اماموں سے کہ ایک اونکا امام شافعی ہے دوسرا امام احمد اور تیسرا
امام اسحاق اور چوتہا ابو عبید اللہ کہ علم لغت اور علم فقہ اور علم تاویل مین
ایسے مشہور تہی کہ بیان سی باہر ہے اور تہا اوس زمانہ مین جسمین ظاہر ہوئی
فتنے اور اہل بدعت پس خبر دی اوسنی نہین پایا مین نے کسیکو علما سی کہ تفسیر
کرے ان آیات اور احادیث کے اور روایت کیا الکائی اور بیہقی نے
عبد اللہ بن مبارک سی کہ ایک مرد نے کہا عبد اللہ بن مبارک کو کہ یا ابا عبد الرحمن
کہ مین مکروہ جانتا ہون ایک صفت کو صفتون رب عزوجل کے سے پس کہا
عبد اللہ بن مبارک نے مین بہی برا جانتا ہون اوسکو لیکن جب بولی کتاب
اللہ تعالی کے ساتہہ کسی چیز کے بولینگے ہم ساتہہ اوس مثل اوسکی اور مراد
ابن مبارک کے اس کلام سے یہہ ہے کہ ہم برا جانتے ہین یہہ کہ پیدا کرین ہم
کوئی صفت اللہ تعالی کے اپنی طرف سی یہان تک کہ لاوہی اوسکو کتاب یا
احادیث اور روایت کیا عبد اللہ بن احمد نے اور غیر اوسکی نے ساتہہ
اسناد صحیح کے ابن مبارک سی کہ کہا گیا ابن مبارک کو کہ ساتہہ کس چیز کے پہچان
کرین ہم رب اپنی کو کہا ابن مبارک نے اسیطرح سی کہ اللہ تعالی اوپر آسمانون ساتوین کے
اوپر عرش کے ہے جدا ہی خلق سے اور نہین کہتے ہم کہ جسطرح کہتی ہین جہمیہ
کہ وہ رب عزوجل یہان ہی بیچ زمین کے اور اسیطرح کہا ہے امام احمد بن
حنبل رح اور غیر اوسکی نے اور روایت کی گئی ساتہہ اسناد صحیح کے سلیمان

بن حرب سے کہ بڑا امام ہے کہا سلیمان نے کہ سنا مین نے حماد بن زید سی جسوقت
کہ ذکر کی گئی پاس اوس کے کلام ان جہمیہ کے پس کہا حماد نے جہگڑا کرتے ہین اس
بات مین کہ کہتی ہین نہین ہے بیچ آسمان کے کوئی چیز اور روایت کی ہے ابی حاتم
نے کتاب الرد علی الجہمیہ مین سعید بن عامر ضبعی سے کہ امام ہی اہل بصرہ کا علم
اور دین مین اور شیخون امام احمد رحمہ اللہ تعالے مین سے ہی کہ ذکر کیا گیا نزدیک
اوسکی جہمیہ کا پس کہا اوسنی کہ وہ بہت بری ہین از روی قول کے یہود اور نصاری
سے اور اتفاق کیا ہے یہود اور نصاری نے اور سب دین والون نے ساتہہ
مسلمانون کے اوپر اس بات کے کہ اللہ تعالی اوپر عرش کے ہے اور وہ کہتی ہین
نہین ہے اوپر عرش کے کوئی شی اور کہا محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے کہ امام الائمہ
ہے وہ شخص کہ نہ کہی اللہ تعالی اوپر آسمانون اپنی کے اوپر عرش اپنی کی ہے
جدا خلق سے واجب ہے کہ توبہ کرائی جاوے اوس سے پس اگر توبہ کری فبہا
ورنہ گردن ماری جاوے اوسکی پہر ڈالا جاوے اوپر گندگی کے تا کہ نہ ایذا
پاوین اوس سے اہل قبلہ اور اہل ذمی اور روایت کی گئی ہے عبد اللہ بن احمد
سے ساتہہ اسناد اوسکی کے عباد بن عوام واسطی سے کہ امام ہے واسطہ کا
طبقہ شیوخ شافعی و احمد کے سے ہے کہا عباد بن عوام نے کہ کلام کی مین نے ساتہہ
بشر مریسی اور اصحاب اوسکی سے پس دیکہا مین نے آخر کلام اونکی منتہی ہوتی
ہی اسبات پر کہ نہین بیچ آسمان کے کوئی چیز اور روایت ہی عبد الرحمن
بن مہدی سے کہ امام مشہور ہی کہ کہا عبد الرحمن نے کہ نہین اصحاب بدعت مین
کوئی بہت برا جہمیون سی کہتی پہرتے ہین کہ آسمان مین کوئی چیز نہین ہے

٦١

بن حرب اماما فقال سمعت حماد بن زيد وذكر هؤلاء الجهمية فقال انما يجادلون ان يقولوا ليس في السماء شيء وروى ابن ابي حاتم في كتاب الرد على الجهمية عن سعيد بن عامر الضبعي امام اهل البصرة علما ودينا من شيوخ احمد انه ذكر عنده الجهمية فقال هم اشر قولا من اليهود والنصارى وقد اجمع اليهود والنصارى واهل الاديان مع المسلمين على ان الله تعالى على العرش وقالوا هم ليس على العرش شيء وقال محمد بن اسحاق بن خزيمة امام الائمة من لم يقل ان الله تعالى فوق سمواته على عرشه بائن من خلقه وجب ان يستتاب فان تاب والا ضربت عنقه ثم القي على مزبلة لئلا يتاذى بريحه اهل القبلة ولا اهل الذمة وروى عبد الله بن احمد باسناده عن عباد بن العوام الواسطي امام واسط من طبقة شيوخ الشافعي واحمد قال كلمت بشر المريسي واصحاب بشر فرأيت آخر كلامهم ينتهي ان يقولوا ليس في السماء شيء وعن عبد الرحمن بن مهدي الامام المشهور انه قال ليس في اصحاب الاهواء شر من اصحاب جهم يدورون على ان يقولوا ليس في السماء شيء

اعتقاد کرتا ہون قسم اللہکی کہ نہ نکاح کیجاوین اور نہ ورثہ دی جاوین اور
روایت کی گئی ہے عبد الرحمن بن ابی حاتم سے کتاب الرد علی الجہمیہ مین عبد الرحمن
بن مہدیسی کہا عبد الرحمن بن مہدی نے کہ اصحاب جہم کے ارادہ کرتے ہین کہ
کہین بسبات کو کہ نہین کلام کی اللہ تعالی نے حضرت موسی ع سے اور ارادہ کرتے ہین
کہ کہین نہین کوئی چیز بیچ آسمان کے اور تحقیق نہین ہے اللہ تعالی اوپر عرش کے
میری رای مین یہہ ہی کہ توبہ کرائی جاوی اون سی اگر توبہ کرین فبہا ورنہ
قتل کیے جاوین اور روایت ہی اصمعی سی کہا اصمعی نے کہ آئی ایک عورت
جہمیکے پس فرود ہوی بیچ مکان چمارون کے کہ چمڑی رنگتی تہے پس
کہا ایک مرد نے نزدیک اوس عورت کے کہ اللہ تعالی اوپر عرش کے ہی پس
کہا اوس عورت نے کیا خوب کہ حد کی گئی چیز اوپر حد کی گئی کے ہی یعنی عرش تو
محدود ہے تو اللہ تعالے بہی محدود ہے پس کہا اصمعی نے کہ کافر ہوئی ساتھ
اوس کلمہ کے اور روایت ہی عاصم بن علی بن عاصم سی کہ شیخ ہی احمد
اور بخاری اور ہم طبقہ ان دونون کا کہا عاصم نے کہ مناظرہ کیا مینے ساتھ
جہمی کے
پس ظاہر ہوئی کلام اونکی سے یہہ بات کہ نہین ایمان لاتے وہ اسبات پر
کہ رب بیچ آسمان کے ہے اور روایت کیا امام احمد نے کہا احمد نے کہ خبر دی
ہمکو شریح بن نعمان نے کہا اوسنی کہ سنا مین نے عبد اللہ بن نافع صائغ
سے کہا عبد اللہ نے کہ سنا مین نے مالک بن انس سے کہا مالک بن انس نے
اللہ تعالے بیچ آسمانون کے ہے اور علم اوسکا بیچ ہر مکان کے ہے نہین
خالی علم اوسکی سے کوئی مکان اور منقول ہے کتاب فقہ اکبر سی متواتر سے

قرئ علی عبد الرحمن بن ابی حاتم کتاب الرد علی الجہمیۃ عن عبد الرحمن بن مہدی قال اصحاب جہم یریدون ان یقولوا ان اللہ لم یکلم موسی ویریدون ان یقولوا لیس فی السماء شیء وان اللہ تعالی لیس علی العرش اری ان یستتابوا فان تابوا والا قتلوا وعن الاصمعی قال قدمت امراۃ جہم فنزلت بالدباغین فقال رجل عندہا اللہ علی عرشہ فقالت محدود علی محدود فقال الاصمعی کافرۃ بہذہ المقالۃ وعن عاصم بن علی بن عاصم شیخ الاحمد والبخاری وطبقتہما قال ناظرت جہمیا فتبین من کلامہ ان لا یؤمن ان فی السماء ربا وروی الامام احمد قال انبانا شریح بن النعمان قال سمعت عبد اللہ بن نافع الصائغ قال سمعت مالک بن انس یقول اللہ فی السماء وعلمہ فی کل مکان لا یخلو من علمہ مکان ومن کتاب الفقہ الاکبر المتواتر

عن ابی حنیفة عمن یقول لا اعرف ربی فی السماء ام فی الارض فقال قد کفر لان الله عز وجل یقول الرحمن علی العرش استوی وعرشه فوق سبع سمواته قلت انه یقول علی العرش ولکن لا ادری العرش فی السماء ام فی الارض قال هو کافر لان الله تعالی فی اعلی علیین وانه یدعی من اعلی لا من اسفل قال الشافعی خلافة ابو بکر الصدیق حق قضاه الله فی سمائه وجمع علیه قلوب عباده وفی الصحیح عن انس بن مالک قال کانت

امام ابوحنیفہ رح سی بیچ حق اوس شخص کے کہ کہتا ہے نہین پہچانتا ہون مین کہ رب
میرا بیچ آسمان کے یا زمین مین پس کہا ابوحنیفہ رح نے کہ تحقیق کافر ہوا کیونکہ
اللہ تعالے فرماتا ہے اَلرَّحمٰنُ عَلَی العَرشِ استَوٰی ایک آدمی نے کہا کہ وہ
کہتا ہے کہ اللہ تعالے اوپر عرش کے ہے لیکن کہتا ہی کہ نہین جانتا مین کہ عرش
اوپر آسمان کے ہے یا اوپر زمین کے ہے کہا امام ابوحنیفہ رح نے کہ وہ بہی کافر
ہے کیونکہ اللہ تعالی اوپر اعلے علیین کے ہے اور وہ دعا کیا جاتا ہے اوپر سے
نہ نیچی سے اور کہا امام شافعی نے کہ خلافت ابوبکر صدیق کے حق ہے مقرر کیا
اللہ تعالی نے آسمانو مین اور جمع کیا اللہ تعالے نے اوپر اوسکی دل بندون
اپنی کا اور حدیث صحیح مین ہے انس بن مالک سی کہا انس بن مالک نے کہ
زینب بنت جحش زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑائی کرتے تہی اوپر
اور ازواج رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کہتی تہے کہ نکاح کیا تمکو والے
تمہارون نے اور نکاح کیا مجکو اللہ تعالی نے اوپر ساتون آسمانون کے یہہ قول
زینب کا مثل قول شافعی کے ہے اور مشہور ہی قصہ ابی یوسف شاگرد امام ابوحنیفہ رح
کا بیچ توبہ مانگنی بشر مریسی کے وقت انکار کرنے اوسکی صفات رب سی اور
ظاہر کرنے قول جہم کے یہان تک کہ وہ بہاگ گیا ذکر کیا اس قصہ کو ابن ابی حاتم
وغیرہ نے اور کلام ائمہ اسبات مین بہت طویل ہے اور زیادہ اس بات سی ہے
کہ سماوی اس فتوی مین اوسکا دسوان حصہ بہی آور اسیطرح کلام ناقلین مذہب
ائمہ کے مثل اوس چیز کے کہ ذکر کیا اوسکو ابوسلیمان خطابی نے رسالہ اپنی مین
کہ مشہور ہے ساتہہ الغنیہ عن الکلام واہلہ کہا اوس سلیمان نے کسی سایل سے

٦٣

زینب بنت جحش تفخر علی نساء النبی صلعم تقول زوجکن اهالیکن وزوجنی الله من فوق سبع سموات وهذا مثل قول الشافعی وقصة ابی یوسف صاحب ابی حنیفة مشهورة فی استتابة بشر المریسی حتی هرب منه لما انکر الصفات واظهر قول جهم قد ذکرها ابن ابی حاتم وغیره وکلام الائمة فی هذا الباب اطول واکثر من ان تسع هذه الفتیا عشره وکذلک کلام الناقلین لمذهبهم مثل ما ذکره ابوسلیمان الخطابی فی رسالته المشهورة بالغنیة عن الکلام واهله قال

پہر جو سوال کیا تمنے صفات سی کہ آئین ہین کتاب اور احادیث مین پس مذہب سلف کا اسمین ثابت کرنا انکا ہی اور جاری کرنا اونکا اوپر ظاہر ان آیات کے اور احادیث کے اور مذہب سلف کا ہے نفی کیفیت اور تشبیہ کو صفات سے اور تحقیق انکار کیا ایک قوم نے اون آیات صفات اور احادیث کا پس باطل کیا اونہون نے اوس بات کو کہ ثابت کیا اوسکو اللہ تعالے نے اور قبول کر لیا اون آیات کو ایک قوم نے کہ منسوب ہے طرف اہل سنت وجماعت کے پس بدل دیا اونہون نے اون آیات کو معنی اونکی سی طرف ایک قسم تشبیہ اور کیفیت کے اور حالانکہ میانہ روی ہے چلنا طریقہ مستقیم پر کہ درمیان دو امور کے ہے یعنی نہ تشبیہ اور نہ کیفیت اور دین اللہ کا درمیان ہے افراط اور تفریط کے اور اصل اس مسئلہ مین یہہ ہے کہ کلام کرنے صفات مین فرع کلام فی الذات کے ہے اور قایم ہوتی ہے کلام فی الصفات مقام کلام فی الذات کے یعنی کلام فی الصفات مثل کلام فی الذات کے ہی اور جب معلوم ہی کہ ثابت کرنا ذات اللہ تعالی کا وہ ثابت کرنا وجود کا ہے نہ ثابت کرنا کیفیت اوسکی کا اوسیطرح ثابت کرنا صفات کا ثابت کرنا وجود کا ہے نہ ثابت کرنا خدا کا اور کیفیت کا جب کہا ہمنے ید اور سمع اور بصر یعنے ہاتھہ اور کان اور آنکھہ اور مثل اوسکی یہہ اثبات صفات اللہ تعالے کے کا ہے واسطے ذات اوسکی کے اور نہین کہتی ہم کہ معنی ید کے قوت اور نعمت ہی اور نہ معنی سمع اور بصر کے علم ہے اور نہین کہتے ہم کہ یہہ اعضا ہین اور نہین تشبیہ دیتی ہم اونکو ساتھہ ہاتہون اور کانونکے اور آنکھون کے کہ یہہ اعضا اور اسباب ہین کام کرنے کے اور

فاما سألت عنه من الصفات وما جاء منها في الكتاب والسنة فان مذهب السلف اثباتها واجراؤها على ظواهرها ونفي الكيفية والتشبيه وقد نفاها قوم فابطلوا ما اثبت الله تعالى وحققها قوم من المثبتين الى السنة فخرجوا في ذلك الى ضرب من التشبيه والتكييف وانما القصد في سلوك الطريقة المستقيمة بين الامرين ودين الله بين الغالي فيه والمقصر عنه والاصل في هذا ان الكلام في الصفات

٦٤

فرع على الكلام في الذات ويحتذى في ذلك حذوه ومثاله فاذا كان معلوما ان اثبات الباري سبحانه انما هو اثبات وجود لا اثبات كيفية فكذلك اثبات صفاته انما هو اثبات وجود لا اثبات تحديد وتكييف فاذا قلنا لله يد وسمع وبصر فانما هي صفات اثبتها الله تعالى لنفسه ولسنا نقول معنى اليد القوة والنعمة ولا معنى السمع والبصر العلم ولا نقول انها جوارح ولا نشبهها بالايدي والاسماع والابصار التي هي جوارح وادوات الفعل

کہتے ہین ہم کہ واجب ہے اثبات صفات کا کیونکہ شرع وارد ہوئی ہے ساتھ اونکی
اور واجب ہے نفی تشبیہ کے اونسی کیونکہ الله تعالی لیس کمثله شیء ہے اور
اوپر اوسکی جاری ہے قول سلف کا احادیث صفات مین یہہ تمام کلام خطابی
کی ہے اور اسیطرح کہا ہے ابو بکر خطیب حافظ نے رسالہ اپنی مین بیان کیا اونہی
اوس رسالہ مین کہ مذہب سلف کا اوپر اونسیکے ہے اور یہہ کلام کہ ذکر کیا اوسکو
خطابی نے نقل کیا ہے ایسی کلام کو بہت علما نے کہ شمار نہین ہو سکتی اون علما
کے مثل ابو بکر اسمعیل اور امام یحیی بن عمار سجزی اور شیخ الاسلام ابی اسمعیل انصاری
ہروی ابو عثمان صابونی شیخ الاسلام اور ابی عمر بن عبد الله نمری کہ امام مغرب کا
ہے وغیرہم نے اور کہا ابو نعیم اصبہانی صاحب الحلیہ نے عقیدہ اپنی مین کہا اوسنے
بیچ ابتدا اوس عقیدہ کے کہ طریقہ ہمارا طریقہ متبعین کتاب اور سنت اور اجماع
امت کا ہی اور بیان کیا اوسنی عقیدہ متبعین سنت کا یہہ ہی کہ وہ احادیث
کہ ثابت ہین رسول خدا صلی الله علیہ وسلم سے بیچ عرش کے اور استوا کے قایل ہین
ساتھ اون احادیث کے متبع سنت اور اثبات کرتے ہین اونکا بلا کیف اور
تمثیل اور تشبیہ کے پس تحقیق الله تعالی جدا ہے خلقت سے اور خلقت جدا ہی اوسسے
نہین حلول کرتا ہی خلقت مین اور نہین مخلوط بیچ اونکی اور وہ ٹھہرنے والا ہے
اوپر عرش کے اوپر آسمانون کے نہین ہے وہ زمین اور خلقت مین اور کہا ہی امام
عارف معمر بن احمد نے کہ شیخ صوفیونکا تہا اپنی ملک مین چوتہی صدی مین کہا امام
عارف نے کہ دوست رکہتا ہون مین کہ وصیت کرون مین اصحاب اپنیونکو ساتھ
وصیت سنت کی اور وعظ حکمت کے اور جمع کرون مین سب اصحاب اپنی کو

65

نقول انما وجب اثبات الصفات لان التوقيف ورد بها ووجب نفي التشبيه عنها لان الله تعالى ليس كمثله شيء وعلى هذا يجري قول السلف في احاديث الصفات هذا كله كلام الخطابي. وهكذا قال ابو بكر الخطيب الحافظ في رسالة له اخبر فيها ان مذهب السلف على ذلك وهذا الكلام الذي ذكره الخطابي قد نقل نحو منه من العلماء ما لا يحصى مثل ابو بكر الاسماعيلي والامام يحيى بن عمار السجزي وشيخ الاسلام ابي اسماعيل الانصاري الهروي وابو عثمان الصابوني شيخ الاسلام وابي عمر بن عبد البر النمري امام المغرب وغيرهم وقال ابو نعيم الاصبهاني صاحب الحلية في عقيدة له قال في اولها طريقتنا طريقة المتبعين الكتاب والسنة واجماع الامة قال فيما اعتقدوه ان الاحاديث التي ثبتت عن النبي صلعم في العرش واستوى يقولون بها ويثبتونها من غير تكييف ولا تمثيل ولا تشبيه فان الله تعالى بائن من خلقه والخلق بائنون منه لا يحل فيهم ولا يمتزج بهم وهو مستو على عرشه في سمائه دون ارضه وخلقه وقال الامام العارف معمر بن احمد الاصبهاني شيخ الصوفية في حدود المائة الرابعة في بلاده قال احببت ان اوصي اصحابي بوصية [illegible]

اوپر طریقہ اہل حدیث کے اور اہل معرفت اور اہل تصوف کے متقدمین اور
متاخرین سے کہا اوس امام عارف نی بیچ اوس وصیت اپنی کے کہ اللہ تعالے
ٹھہرا ہے اوپر عرش اپنی کے بلاکیف اور بے تشبیہ اور بلا تاویل کے اور استوی
معقول ہے اور کیفیت اوسکی مجہول ہے اللہ تعالے جدا ہی خلقت سی اور خلقت
جدا ہی اوس سی بغیر حلول اور بغیر اختلاط اور ملاوٹ کے اور بغیر وصل اور انفصال کے
کیونکہ وہ اکیلا ہے جدا خلق سی واحد ہی اور غنی ہی خلق سی اور اللہ تعالی عزوجل سمیع
ہی اور بصیر ہے اور علیم ہے اور خبیر ہے اور کلام کرتا ہی اور راضی ہوتا ہی اور غصہ
ہوتا ہی اور ہنستا ہی اور تعجب کرتا ہی اور تجلی دیگا بندون اپنون کو دن قیامت
کے ہنس کے اور نازل ہوتا ہی ہر رات مین طرف آسمان دنیا کے جسطرح چاہتا ہے
پس کہتا ہی کہ کوئی دعا کرنیوالا ہے کہ بخشش کرون مین اوسکو کوئی توبہ کرنیوالا ہے
کہ توبہ قبول کرون مین اوسکی یہہ کہتا ہی صبح تک اور نزول اللہ کا طرف آسمان
دنیا کے بلاکیف اور بلا تشبیہ اور بلا تاویل کے ہے جو انکار کری نزول کا یا تاویل کرے
اوسکی وہ مبتدع اور ضلال ہے اور تمام برگزیدہ عارف بہی اوپر اوسکی ہین اور
متاخرین سی امام ابو محمد عبدالقادر بن ابی صالح جیلی نے کہا اونہون نے غنیہ
مین اپنی معرفت اللہ تعالی کے ساتھہ اثبات کی اور دلالتون کے اوپر وجہ اختصار
کے یہہ ہی کہ پہچانتی ہین ہم اور یقین کرتے ہین کہ اللہ تعالی ایک ہی اور اکیلا ہے
یہان تک کہ کہا شیخ عبدالقادر رح نے وہ اللہ تعالی بیچ جہت علو کے ہی اور ٹھہرنیوالا
ہے اوپر عرش کے اور غالب ہے اوپر ملک کے اور گہیرنے والا ہے علم اوسکا ہر شی کو
طرف اوسکی چڑھتے ہین کلمہ طیب اور عمل صالح چڑھتے ہین طرف اوسکی تدبیر کرتا ہے

عليه اهل الحديث والآثار واهل المعرفة والتصوف من المتقدمين والمتاخرين قال فيها ان الله تعالى استوى على عرشه بلا كيف ولا تشبيه ولا تاويل والاستواء معقول والكيف فيه مجهول وان الله عز وجل بائن من خلقه والخلق منه بائنون بلا حلول ولا ممازجة ولا اختلاط ولا ملاصقة لانه الفرد البائن من الخلق الواحد الغني عن الخلق وان الله عز وجل سميع بصير عليم خبير يتكلم ويرضى ويسخط ويضحك ويعجب ويتجلى لعباده يوم القيمة ضاحكا وينزل كل ليلة الى سماء الدنيا كيف شاء فيقول هل من داع فاستجيب له هل من مستغفر فاغفر له هل من تائب فاتوب عليه حتى يطلع الفجر ونزول الرب الى السماء بلا كيف ولا تشبيه ولا تاويل فمن انكر النزول او تاول فهو مبتدع ضال وسائر الصفوة من العارفين على هذا ومن متاخريهم الامام ابو محمد عبدالقادر بن ابي صالح الجيلي قال في كتاب الغنية له اما معرفة الصانع بالآيات والدلالات على وجه الاختصار فهو ان يعرف ويتيقن ان الله تعالى واحد احد الى ان قال وهو بجهة العلو مستو على العرش محتو على الملك محيط علمه بالاشياء اليه يصعد الكلم الطيب والعمل الصالح يرفعه يدبر الامر

کاموں کے آسمان سے طرف زمین کے پھر چڑھتے ہین طرف اوسکی وہ کام بیچ
دن کے کہ مقدار اوسکا ہزار برس ہے تمہاری شمار مین اور نہین جایز وصف کرنا اوسکا
ساتھہ اسطرح کی کہ وہ اللہ تعالی ہر مکان مین ہے بلکہ کہا جاتا ہے کہ وہ اللہ تعالی بیچ آسمان
کے ہے اوپر عرش کے جیسا کہ کہا ہی اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى اور ذکر کیا
عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ فی آیات اور احادیث کا یہان تک کہا اونہون نے کہ لایق
ہی بولنا صفت استوا کا بغیر تاویل کے اور یہہ کہ ٹہرا ہے بذاتہ اوپر عرش کے اور کہا
شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ کہ ہونا اوسکا اوپر عرش کے بلا کیف مذکور ہی ہر کتاب
مین کہ اوتاری گئی ہی اوپر ہر نبی مرسل کے اور ذکر کیے عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ
نے کلام طویل کہ نہین گنجایش رکھتا یہہ مکان اور ذکر کیا شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالی
عنہ نے بیچ تمام صفات کے اسیطرح اگر ذکر کرون مین اس فتوی مین جو کچھہ کہ فرمایا ہے
علمانے تو البتہ بہت طول ہو جاویگا یہہ فتوی فرمایا ابو عمر بن عبد اللہ رضہ نے روایت
کی گئی ہین ہم امام مالک بن انس رحمہ اللہ تعالی سے اور سفیان ثوری اور سفیان بن
عیینہ اور اوزاعی اور معمر بن راشد سے بیچ بیان احادیث کے کہ وہ کل کہتے تھے
کہ جاری کرو اون احادیث کو جسطرح آئی ہین کہا ابو عمر نے جو کچھہ آیا ہے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم اور اصحاب اونکی سے پس وہ علم ہے کہ دین پکڑا جاوے اوسکو اور جو شی نئی
پیدا کی ہے پیچھے اونکی اور نہ ہو واسطے اوسکی اصل مروی اصحابون سے پس وہ بدعت
ہی اور ضلالت ہی اور کہا شرح موطا مین جب کلام کی اُسنے بیچ شرح حدیث نزول کے
کہا یہہ حدیث ثابت ہی جہت نقل سے اور صحیح ہے اسناد اوسکی او نہین اختلاف
کیا کسی اہل حدیث نے بیچ صحت اوسکی کے اور وہ منقول ہے ایسی طریقہ سے کہ نہ تو ابتدا

بالامر من السماء الى الارض ثم يعرج اليه في يوم كان مقداره الف سنة مما تعدون ولا يجوز وصفه بانه في كل مكان بل يقال انه في السماء على العرش كما قال الرحمن على العرش استوى وذكر ايات

واحاديث الى ان قال وينبغي اطلاق صفة الاستواء من غير تاويل وانه استواء الذات على العرش قال وكونه على العرش مذكور في كل كتاب انزل على كل نبي ارسل بلا كيف وذكر كلاما طويلا لا يحتمله هذا الموضع وذكر في سائر الصفات نحو هذا ولو ذكرت ما قاله العلماء في ذلك لطال الجزء قال ابو عمر بن عبد الله روينا عن مالك بن انس وسفيان الثوري وسفيان بن عيينة والاوزاعي ومعمر بن راشد في احاديث الصفات انهم كلهم قالوا امروها كما جاءت قال ابو عمر

ما جاء عن النبي صلعم من نقل الثقات وجاء عن الصحابة فهو علم يدان به وما احدث بعدهم ولم يكن له اصل فيما جاء عنهم فهو بدعة وضلالة وقال في شرح الموطا لما تكلم على شرح حديث النزول وقال هذا حديث ثابت من جهة النقل صحيح الاسناد لا يختلف اهل الحديث في صحته وهو منقول من طرق شتى هذا

من اخبار العدول عن النبي صلعم وفيه دليل على ان الله تعالى في السماء على العرش من فوق سبع سموات كما قالت الجماعة وهو من حجتهم على المعتزلة في قولهم ان الله تعالى في كل مكان بذاته المقدسة

احادیث عدول ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہین کہ راوی اونکی عادل ہین اور بیچ اوسکی
دلیل ہے کہ اللہ تعالی بیچ آسمانون کے ہے اوپر عرش کے اوپر ساتون آسمانون کے
جسطرح کہا ہے اہل سنت وجماعت نی اور یہہ بہی ایک حجت ہی حجتون اہل سنت
وجماعت سی اوپر رد معتزلہ کے بیچ قول اونکی کے کہ اللہ تعالی ہر مکان مین ہے ساتہہ
ذات پاک اپنی کے اور کہا ابو عمر نے دلیل اوپر حجت قول اہل حق کے قول اللہ تعالی کا
ہے اور ذکر کیا اس اثنا مین بعض آیات کا یہان تک کہا اوس ابو عمر نے کہ یہہ
آیات صفات کی بہت معروف اور مشہور ہین نزدیک عامہ اور خاصہ کے نہین احتیاج
کہ بیان کیا جاوی اونکا اسواسطی کہ خواہ مخواہ لایق قبول کرنے کے ہین اور نہین
مخالف اہل سنت وجماعت کا اون آیات مین کوی اور نہین انکار کیا اونہ
اونکے کسی مسلمان نے اور نیز کہا ابو عمر بن عبد البر نے اجماع کیا علما صحابہ نی اور
تابعین نے وہ صحابہ اور تابعین کہ نقل کے جاتی ہے اونسی تاویلات کہا اونہون نے
بیچ قول اللہ تعالی کے مایکون من نجوی ثلاثة الا ہو رابعہم یعنے کہا اونہون نے
بیچ معنے اس آیت کی کہ اللہ تعالی اوپر عرش کے ہے اور علم اوسکا ہر مکان مین ہے
اور نہین مخالف ہوا اونکا بیچ ان معنون کے کوئی ایسا شخص کہ حجت پکڑی جاوے
ساتہہ قول اوسکی کے اور بہی کہا ابو عمر نے کہ اجماع کیا سنت وجماعت نی اوپر اقرار
کرنے کل صفات کے کہ وارد ہین بیچ قرآن اور احادیث کے اور اوپر ایمان لانے
کے ساتہہ اوسکی اور اوپر حمل کرنے اوسکیکی اوپر حقیقت کے نہ اوپر مجاز کے لیکن
وہ اہل سنت وجماعت نہین کیفیت بیان کرتے کسی شی کی اور نہ حد مقرر کرتے ہین
کسی صفت معین کے اوپر کل اہل بدعت جہمیہ اور معتزلہ اور کل خوارج

قال والدليل على صحة قول اهل الحق قول الله تعالى وذكر بعض الآيات الى ان قال وهذه اشهر واعرف عند العامة والخاصة من ان يحتاج الى اكثر من حكايته لانه اضطرار لم يوقفهم عليه احد ولا انكره عليهم مسلم وقال ابو عمر بن

٦٨

عبد الله ايضا اجمع علماء الصحابة والتابعين الذين حمل عنهم التاويل قالوا في تاويل قوله تعالى ما يكون من نجوى ثلاثة الا هو رابعهم هو على العرش وعلمه في كل مكان وما خالفهم في ذلك من يحتج به وقال ابو عمر ايضا اهل السنة مجمعون على الاقرار بالصفات الواردة كلها في القرآن والسنة والايمان بها وحملها على الحقيقة لا على المجاز الا انهم لا يكيفون شيئا من ذلك ولا يحدون فيه صفة محصورة واما اهل البدع الجهمية والمعتزلة كلها

منکر ہین اِن صفات کی اور نہین حمل کرتے کسیکو اون صفات سی اوپر حقیقت کی اور
زعم کرتے ہین اسبات کا جو اقرار کرے اونکا وہ مشبہ ہی حالانکہ وہ خود نزدیک
اقرار کرنے والون کے منکر ہین معبود کے نہ مقر اور حق اسمین وہ ہی کہ کہتی ہین
کہنے والی موافق بولنی کتاب اللہ اور سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ ائمہ
اہل سنت وجماعت کی ہین اور یہہ کلام ابن عبد اللہ کی ہے کہ امام ہوا ہی اہل مغرب کا
اور ہم عصر اسکا ہی ابو بکر بیہقی باوجود دوست رکہنی اوسکی متکلمین اصحاب ابو الحسن
اشعری کو اور باوجود حمایت کرنے ان متکلمین کے کہتا ہے بیچ کتاب اسماء الصفات
کے اسطور پر کہ جو کچہہ کہ آیا ہے بیچ ثابت کرنے دو ہاتہون کے حق ہے اسطرح کہ
دو صفتین ہین نہ اسطرح کہ دو اعضا ہین واسطی وارد ہونی خبر صادق کے ساتہہ
اونکی فرمایا اللہ تعالے نے یا ابلیس ما منعک ان تسجد لما خلقت بیدی ای ابلیس
کس چیز نے منع کیا تجکو کہ سجدہ کری تو اوس چیز کو کہ پیدا کیا مین نے ساتہہ دونون
ہاتہون اپنی کے اور فرمایا اللہ تعالے نے بل یداہ مبسوطتان بلکہ دونون ہاتہہ
اوسکی فراخ ہین اور ذکر کیا اوس ابن عبد اللہ نے اس باب مین بہت سے احادیث
صحاح کے مثل قول رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ حدیث شفاعت کے
ای آدم تو باپ آدمیون کا ہے پیدا کیا تجکو اللہ تعالی نے ساتہہ ہاتہہ اپنی کے اور
مثل قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیچ حدیث متفق علیہ کے تو موسی ہی کہ خاص
کرلیا ہے اللہ تعالی نے تجکو ساتہہ کلام اپنی کے اور لکہین تہین واسطی تیری
تختیان ساتہہ ہاتہہ اپنی کے اور مثل قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو بیچ صحیح
مسلم کے ہی اور درخت لگائی واسطی عزت اولیاؤن اپنی کے جنت عدن مین

ولا یحمل شیئا منها علی الحقیقة ویزعم ان من اقر بها فانه مشبه وهم عند من اقر بها نافون للمعبود ولا مثبتون والحق فیما قاله القائلون بما نطق به کتاب الله وسنة رسوله صلعم وهو ائمة الجماعة هذا کلام ابن عبد البر امام اهل المغرب وفی عصره الحافظ ابو بکر البیهقی مع تولیه المتکلمین من اصحاب ابی الحسن الاشعری وذبه عنهم قال فی کتاب الاسماء والصفات باب ما جاء فی اثبات الیدین صفتین لا من حیث الجارحة لورود خبر الصادق به قال تعالی یا ابلیس ما منعک ان تسجد لما خلقت بیدی وقال بل یداه مبسوطتان وذکر الاحادیث الصحاح فی هذا الباب مثل قوله صلعم فی حدیث الشفاعة یا آدم انت ابو البشر خلقک الله بیده ومثل قوله صلعم فی الحدیث المتفق علیه انت موسی اصطفاک الله بکلامه وخط لک الالواح بیده وفی لفظ وکتب لک التوراة بیده ومثل قوله صلعم ما فی صحیح مسلم وغرس کرامة اولیائه فی جنة العدن

ساتھ ہاتھہ اپنی کے اور مثل قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ہوگی زمین
دن قیامت کے ایک روٹی کہ لپیٹیگا اوسکو جبار ساتھ ہاتھہ اپنی کے کہ جسطرح
کہ لپیٹتا ہی ایک تمہارا روٹی اپنی کو بیچ دسترخوان کے واسطی مہمانی اہل جنت کے
اور ذکر کیئین ابن عبد اللہ نے بہت احادیث مثل قول رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے بیدک الامر بیچ ہاتھہ تیری کے ہے حکم والخیر بیدک اور نیکی تیری ہاتھہ مین
ہی والذی نفس محمد بیدہ قسم ہی اوس اللہ کے کہ جان محمد کی بیچ ہاتھہ اوسکے
ہی وان اللہ یبسط یدہ باللیل لیتوب مسئ النہار ویبسط یدہ بالنہار لیتوب مسئ
اللیل تحقیق اللہ تعالی پہیلاتا ہے ہاتھہ اپنا بیچ رات کے تاکہ توبہ کرین بدکار
بدکاریون دن کے سی اور پہیلاتا ہے ہاتھہ اپنا بیچ دن کے تاکہ توبہ کرین بدکار
بدکاریون رات کی سے اور قول رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا انصاف کرنے
والی نزدیک خدا کے اوپر منبرون نور کے ہونگے طرف دہنی ہاتھہ رحمان کے حالانکہ
دونون ہاتھہ اوسکی دہنی ہین اور قول رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا لپیٹیگا ویگی
آسمان دن قیامت کی پہر پکڑیگا اونکو ساتھہ دہنی ہاتھہ کے پہر کہیگا اللہ تعالے
کہ مین بادشاہون کہان ہین جبار اور کہان ہین متکبر پہر لپیٹیگا اللہ زمین کو بیچ ہاتھہ
بائین اپنی کے پہر کہیگا کہ مین بادشاہ ہون کہان ہین جبار اور کہان ہین متکبر
اور قول رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھہ اللہ کا پُر ہی نہین خالی کرتا اوسکو
خرچ کرنا رات اور دن کا اور دیکھو کہ جسقدر خرچ کیا ہی اللہ تعالی نے اوس روز
کہ پیدا کیا ہی آسمان اور زمین کو نہین کم ہوا جو کچھہ بیچ ہاتھہ اوسکی کے ہے
اور عرش اوسکا اوپر پانی کے ہے اور بیچ ہاتھہ دوسری اوسکی کے قبض ہے

بیدہ ومثل قولہ صلعم تکون الارض یوم القیمۃ خبزۃ واحدۃ یتکفاھا الجبار بیدہ کما یتکفا احدکم خبزتہ نزلا لاھل الجنۃ وذکر احادیث مثل قولہ بیدک الامر والخیر بیدک والذی نفس محمد بیدہ وان اللہ تعالی یبسط یدہ باللیل لیتوب مسئ النہار ویبسط یدہ بالنہار لیتوب مسئ اللیل وقولہ المقسطون عند اللہ علی منابر من نور عن یمین الرحمن وکلتا یدیہ یمین وقولہ یطوی السموات یوم القیمۃ ثم یاخذھن بیدہ الیمنی ثم یقول انا الملک این الجبارون این المتکبرون ثم یطوی الارضین بشمالہ ثم یقول انا الملک این الجبارون این المتکبرون وقولہ ید اللہ ملأی لا یغیضہا نفقۃ سحاء اللیل والنہار ارأیتم ما انفق منذ خلق السموات والارض فانہ لم یغض ما فی یدہ وعرشہ علی الماء وبیدہ الاخری المیزان

٧٠

نیچا کرتا ہے اور اونچا کرتا ہے اور یہہ تمام احادیث بیچ صحیح کے ہین اور ذکر کیا
ابن عبد البر نے بہی قول رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ یہہ قول ہے کہ جسوقت
پیدا کیا اللہ تعالی نے آدم کو کہا اوسکو حالانکہ دونون ہاتہہ اللہ تعالے کے موٹہی
بندہی ہوئی تہی اختیار کر تو ان دونون مین سے جسکو چاہی تو کہا آدم نے کہ
اختیار کیا مین نے دہنے ہاتہہ رب اپنے کا اور حالانکہ دونون ہاتہہ رب میرے کے دہنے
مبارک ہین اور بیچ ایک حدیث کے یون ہے کہ تحقیق جسوقت پیدا کیا
اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کو ہاتہہ پہیرا اوپر پشت اوسکی کے اور سوا اسکے
اور بہی احادیث ہین کہ ذکر کیا اونکو عبد البر نے اس قسم سے پہر کہا ابن عبد البر
نے کہ کہا بیہقی نے اپیر متقدمین اہل سنت کی نہین تفسیر کرتے آیات اور
احادیث صفات کے کہ لکہی ہین ہمنے بیچ اس باب کے اور اسیطرح کہا بیہقی نے
بیچ استوی علی العرش کے اور تمام صفات خبریہ کے اور یہی حکایت کیا قول
بعضے متاخرین کا یعنی بعضی متاخرین بہی اسکی قایل ہین اور کہا قاضی ابو یعلی نے
کتاب ابطال التاویل مین کہ نہین جایز رد ان اخبار کا اور نہین جایز رد
کرنا انکا ساتہہ تاویل کے اور واجب ہے حمل کرنا اونکا اوپر ظاہر اونکی کے اور تحقیق
یہہ صفات اللہ کے ہین نہین مشابہ ہوتے ساتہہ صفتین مخلوق کے اور نہ اعتقاد
کیا جاوے تشبیہ بیچ اونکی لکن جسطرح کہ روایت کیا گیا ہے امام احمد اور کل اماموں سے
اور ذکر کئی اوس ابو یعلی نے اس باب مین کلام زہری او مکحول کے اور امام مالک
اور ثوری اور اوزاعی اور لیث اور حماد بن زید اور حماد بن سلمہ اور ابن عیینہ
اور فضیل بن عیاض اور وکیع اور عبد الرحمان بن مہدی اور اسود بن سالم

یخفض ویرفع وکل هذه الاحادیث فی الصحیح وذکر ایضا قوله صلی الله علیه وسلم انه لما خلق آدم قال له ویداه مقبوضتان اختر ایهما شئت قال اخترت یمین ربی وکلتا یدیه یمین مبارکة و
فی حدیث ان الله تعالی لما خلق آدم مسح ظهره بیده الی احادیث اخر ذکرها من هذا النوع ثم قال قال البیهقی اما المتقدمون فلم یفسروا ما کتبنا من هذه الآیات والاحادیث فی هذا الباب وکذلک قال فی الاستواء علی العرش وسائر

۷۱

الصفات الخبریة مع انه حکی قول بعض المتاخرین وقال القاضی ابو یعلی فی کتاب ابطال التاویل لا یجوز رد هذه الاخبار ولا التشاغل بتاویلها والواجب حملها علی ظاهرها وانها صفات الله لا تشبه سائر الموصوفین بها من الخلق ولا یعتقد التشبیه فیها لکن علی ما روی عن الامام احمد وسائر الائمة وذکر بعض کلام الزهری ومکحول ومالک والثوری والاوزاعی واللیث وحماد بن زید وحماد بن سلمة وابن عیینة والفضیل بن عیاض
ووکیع وعبد الرحمن بن مهدی واسود بن سالم

اور اسحاق بن راہویہ اور ابی عبید اور محمد بن جریر طبری وغیرہم کے اور نقل کرنے میں عبارت اونکی کے طول ہے یہان تک کہ کہا ابو یعلی نے کہ دلالت کرتا ہی اوپر ابطال تاویل کے یہہ کہ صحابہ اور تابعین نے رکہا ہے ان آیات کو اور احادیث کو اوپر ظاہر اوسکی کے اور نہین متعرض ہوئی تاویلون کے اور نہ بدلا ہی اونہون نے ان آیات اور احادیث کو ظاہر اونکی سے پس اگر جایز ہوتی تاویل تو البتہ سبقت کرتے یہہ لوگ کیونکہ اسمین دور کرنا تشبیہ اور شبہات کا تہا اور کہا ابو الحسن علی بن اسمعیل اشعری متکلم نے کہ صاحب طریقہ اشعریونکا ہی کتاب اپنی مین کہ نام ہے اوسکا اختلاف المضلین و مقالات الاسلامیین ہے اور ذکر کیا اونسنے اس کتاب مین فرقہ روافض اور خوارج اور مرجیہ اور معتزلہ وغیرہم کا پہر کہا یہہ مقالہ اہل سنت اور اہل حدیث کا ہے جملہ قول اہل سنت و اہل حدیث کا اقرار کرتا ہے ساتھ اللہ کے اور ملائیک اوسکی کے اور کتابون اوسکی کے اور رسولون اوسکی کے اور اقرار ساتھ اوسکی کہ لایا ہے اوسکو رسول اوسکا اللہ تعالی کے طرف سی اور روایت کیا اوسکو ثقون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین رد کرتے اہل سنت اونمین سے کسی شی کو اور اقرار کرتے ہین اس بات کو کہ اللہ واحد ہی اکیلا ہے فرد ہے اور پاک ہی نہین کوئی معبود سوا اوسکی اور نہین بنایا کسیکو جورو اپنی اور نہ بیٹا اپنا اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندہ اوسکا اور رسول اوسکا ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور قیامت حق ہے اور قیامت آنی والی ہے نہین شک بیچ اوسکے اور تحقیق اللہ تعالی اوٹھا دیگا اہل قبور کو اور اللہ تعالی اوپر عرش کے ہے جسطرح کہ فرمایا اللہ تعالی نے الرحمن علی العرش

وإسحاق بن راهويه وأبي عبيد ومحمد بن جرير الطبري وغيرهم في هذا الباب وفي حكاية ألفاظهم طول إلى أن قال ويدل على إبطال التأويل أن الصحابة ومن بعدهم من التابعين حملوها على ظاهرها ولم يتعرضوا لتأويلها ولم يصرفوها عن ظاهرها فلو كان التأويل سائغا لكانوا إليه أسبق لما فيه من إزالة التشبيه ورفع الشبهة وقال أبو الحسن علي بن إسماعيل الأشعري المتكلم صاحب الطريقة المنسوبة إليه في كتابه الذي صنفه في اختلاف المضلين

٧٣

ومقالات الإسلاميين ذكر فيه فرق الروافض والخوارج والمرجئة والمعتزلة وغيرهم قال مقالة أهل السنة وأصحاب الحديث جملة قول أهل السنة الإقرار بالله وملائكته وكتبه ورسله وما جاء عن الله وما رواه الثقات عن رسول الله صلعم لا يردون من ذلك شيئا وأن الله تعالى إله واحد فرد صمد لا إله غيره لم يتخذ صاحبة ولا ولدا وأن محمدا عبده ورسوله وأن الجنة حق وأن النار حق وأن الساعة آتية لا ريب فيها وأن الله يبعث من في القبور وأن الله تعالى على عرشه

استوی اور آویکی دو ہاتھہ ہین بلاکیف جسطرح کہ فرمایا ہے خلقت بیدی اور جسطرح
کہ فرمایا ہے بل یداہ مبسوطتان اور واسطے اوسکی آنکھہ ہین بلاکیف کہ جسطرح کہا ہی
تَجْرِي بِاَعْيُنِنَا اور اوسکا مونہہ ہی ہے جسطرح کہ فرمایا ہے وَیَبْقٰی وَجْهُ
رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اور نہ کہا جاوی کہ اسماء اللہ کے غیر اللہ کے
ہین جسطرح کہ کہتے ہین معتزلہ اور خوارج اور اقرار کرتے ہین اہل سنت وجماعت
کہ واسطے اللہ تعالی کے علم بہی ہے جسطرح کہ کہا ہی اللہ تعالے نے اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ
اوتارا اوسنی کلام اللہ کو ساتہہ علم اپنی کے اور جسطرح کہ کہا ہی اللہ تعالی نے
وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰی وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ اور نہین حمل اوٹہاتے کوئی مادہ
اور نہین جنتے مگر ساتہہ علم اوسکی کے اور ثابت کرتے ہین اہل سنت وجماعت واسطے
اللہ کے سننا اور دیکہنا اور نہین نفی کرتے ان اشیاء کے اللہ تعالی سے جسطرح
کہ نفی کرتے ہین اونکی معتزلہ اور ثابت کرتے ہین اہل سنت وجماعت واسطے اللہ
تعالی کے قوت جسطرح کہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے اَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَهُمْ
هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً کیا نہین دیکہتے ہو کہ تحقیق اللہ تعالی وہ اللہ ہی کہ پیدا
کیا اوسنی اونکو اور وہ بہت قوی ہے اونسے از روی قوت کے اور ذکر کیا ابو الحسن
اشعری نے کہ کہتی ہین اہل سنت وجماعت کہ قرآن کلام اللہ کے ہی غیر مخلوق اور
گفتگو بیچ بولنے اور توقف کے ہی جو شخص کہ قایل ہو لفظ اور توقف کا وہ مبتدع
ہی نزدیک اہل سنت وجماعت کے نہ کہا جاوی تلفظ ساتہہ قرآن کے مخلوق ہے
اور نہ کہا جاوے سے غیر مخلوق اور اقرار کرتے ہین اہل سنت وجماعت کہ اللہ تعالے
دیکہا جاویگا آنکہونسی دن قیامت کی جسطرح دیکہا جاتا ہی چاند چودہوین رات کا

استوی وان له یدین بلا کیف کما قال خلقت بیدی وکما قال بل یداه مبسوطتان وان له عینین بلا کیف کما قال تجری باعیننا وان له وجها کما قال ویبقی وجه ربک ذو الجلال والاکرام وان اسماء الله تعالی لا یقال انها غیر الله کما قالت المعتزلة والخوارج واقروا ان لله علما کما قال انزله بعلمه وکما قال وما تحمل من انثی ولا تضع الا بعلمه واثبتوا له السمع والبصر ولم ینفوا ذلک عن الله عز وجل کما نفته المعتزلة واثبتوا لله القوة کما قال اولم یروا ان الله الذی خلقهم هو اشد منهم قوة وذکر مذهبهم فی القرآن انه کلام الله غیر مخلوق والکلام فی اللفظ والوقف من قال باللفظ وبالوقف فهو مبتدع عندهم لا یقال اللفظ بالقرآن مخلوق ولا یقال غیر مخلوق ویقرون ان الله تعالی یری بالابصار یوم القیمة کما یری القمر لیلة البدر

اور دیکھینگے اوسکو مومن نہ کافر کیونکہ وہ اللہ تعالی سے حجاب مین ہین فرمایا
اللہ تعالی نے کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون ۝ تحقیق وہ کافر
رب اپنی سے اوسدن حجاب مین ہونگی اور ذکر کیا ابو الحسن اشعری نے قول اہل
سنت وجماعت کا اسلام مین اور ایمان مین اور حوض اور شفاعت مین اور
اشیا مین یہان تک کہ کہا ابو الحسن اشعری نے کہ کہتے ہین اہل سنت وجماعت
ایمان قول اور عمل ہے زیادہ ہوتا ہے اور کم ہوتا ہے اور نہین کہتے ایمان کو مخلوق
اور نہین شہادت دیتی اوپر کسیکی اہل کبایر سے ساتھہ دوزخ کے یہان تک
کہ کہا ابو الحسن نے کہ برا جانتی ہین اہل سنت لڑائی اور شک دین مین اور جھگڑا
اور مناظرہ اسباب مین کہ جھگڑا کیا جاتی ہین اہل جدل اور تنازع کیا جاتے ہین
دین اپنی مین اور اہل سنت وجماعت تسلیم کرتے ہین روایات صحیحہ کو اور اوس
چیز کو کہ آیا ہے حدیث مین کہ منقول ہین ثقات سی روایت کیا اونکو عادل نے
عادل سے یہان تک کہ پونچھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک نہین کہتی اہل سنت
وجماعت کسطرح اور کیونکر کیونکہ یہہ بدعت ہی یہان تک کہا ابو الحسن نے کہ اقرار
کرتے ہین اہل سنت وجماعت کہ اللہ تعالی آویگا دن قیامت کے جسطرح کہ کہا
ہے وجاء ربک والملک صفا صفا ۝ یعنے آویگا رب تیرا اور فرشتہ صف
باندھکر اور تحقیق اللہ تعالی قریب ہوتا ہی خلق اپنی سے جسطرح چاہتا ہے
بموجب قول اللہ تعالی کے نحن اقرب الیہ من حبل الورید ۝ ہم بہت
قریب ہین طرف اوس بندہ کے شاہ رگ سی یہان تک کہا ابو الحسن نے کہ اعتقاد
کرتے ہین اہل سنت کہ جدا رہین ہر بلانے والی سے طرف بدعت کی اور شغل کرین

يراه المؤمنون ولا يراه الكافرون لانهم عن الله محجوبون قال الله تعالى كلا انهم عن ربهم يومئذ لمحجوبون وذكر قولهم في الاسلام والايمان والحوض والشفاعة واشياء الى ان قال يقولون بان الايمان قول وعمل يزيد وينقص ولا يقولون مخلوق ولا يشهدون على احد من اهل الكبائر بالنار الى ان قال وينكرون الجدل والمراء في الدين والخصومة والمناظرة فيما يتناظر فيه اهل الجدل ويتنازعون فيه من دينهم ويسلمون للروايات الصحيحة ولما جاءت به الآثار التي جاء بها الثقات عدل عن عدل حتى ينتهي ذلك الى رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقولون كيف ولم الى ان قال لان ذلك بدعة الى ان قال ويقرون بان الله تعالى يجيء يوم القيامة كما قال الله تعالى وجاء ربك والملك صفا صفا وان الله تعالى يقرب من خلقه كيف شاء كما قال ونحن اقرب اليه من حبل الوريد الى ان قال ويرون مجانبة كل داع الى بدعة والتشاغل

ساتھہ پڑھنے قرآن شریف کے اور لکھنی احادیث کی اور نظر کرنے بیچ فقہ کی ساتھہ
عاجزی اور تواضع اور حسن خلق کے اور عام کرنے احسان کے اور بند کرنے
ایذا اور چھوڑنے غیبت اور چغلیون اور جاسوسی کے اور تلاش کرنے حلت
کھانے اور پینے مین اور کہا ابو الحسن نے یہہ تمام بیان وہ چیز ہے کہ امر کرتے
تھے اہل سنت وجماعت اوسکا اور تسلیم کرتے تھی اوسکو اور اعتقاد کرتے
تھی اوسکا اور ساتھہ تعلیم بھیجنے کے جو ذکر کی ہمنے قول اہل سنت جماعت کر کہتی ہین ہم کے
اور یہی ہی مذہب ہمارا اور نہین توفیق ہمکو مگر ساتھہ مدد اللہ تعالی کے اور
وہی ہے مدد چاہا گیا اور یہی کہا اشعری نے بیچ بیان اختلاف اہل قبلہ کے
مسئلہ عرش مین پس کہا اشعری نے کہتی ہین اہل سنت وجماعت اور اہل حدیث
کہ نہین ہے اللہ کا جسم اور نہین مشابہ کسی چیز کا اور وہ ٹھہرا ہی اوپر عرش کے
جیسا کہ کہا الرحمن علی العرش استوی نہین ٹھہرتے ہم کلام مین آگے اللہ کے
بلکہ کہتی ہین ہم استوا بلا کیف اور کہتی ہین کہ واسطے اوسکی مونہہ ہی جیسا کہ کہا ہے
ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام اور اوسکی دو آنکھہ ہین جیسا کہ
فرمایا ہے تجری باعیننا اور آویگا قیامت کو وہ اور فرشتی اوسکے
جیسا کہ فرمایا ہے وجاء ربک والملک صفا صفا اور وہ اترتا ہی طرف
آسمان دنیا کے جیسا کہ آیا ہے حدیث شریف مین اور نہین کہتی اہل سنت و
جماعت کوئی چیز مگر وہ جو پاتی ہین اوسکو اور مروی ہے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے اور کہتی ہین معتزلہ کہ استوی علی العرش بمعنے غالب ہونیکے ہے
اور ذکر کئے اشعری نے اقوال اور بھی اور نیز کہا ابو الحسن اشعری نے بیچ کتاب کے

بقراءة القرآن وكتابة الآثار والنظر في الفقه مع التواضع والاستكانة وحسن الخلق مع بذل المعروف وكف الأذى وترك الغيبة والنميمة والسعاية وتفقد الماكل والمشرب قال فهذه جملة ما يأمرون به ويستعملونه ويرونه وبكل ما ذكرنا من قولهم نقول واليه نذهب وما توفيقنا الا بالله وهو المستعان وقال الاشعري ايضا في اختلاف اهل القبلة في العرش فقال قال اهل السنة واصحاب الحديث ليس بجسم ولا يشبه الاشياء وانه استوى على العرش كما قال الرحمن على العرش استوى ولا نتقدم بين يدي الله في القول بل نقول استوى بلا كيف وان له وجها كما قال ويبقى وجه ربك ذو الجلال والاكرام وان له يدين كما قال خلقت بيدي وان له عينين كما قال تجري باعيننا وانه يجيء يوم القيمة هو وملائكته كما قال وجاء ربك والملك صفا صفا وانه ينزل الى السماء الدنيا كما جاء في الحديث ولم يقولوا شيئا الا ما وجدوه في الكتاب او جاءت به الرواية عن رسول الله صلعم وقالت المعتزلة ان الله استوى على العرش بمعنى استولى وذكر مقالات اخر وقال ايضا ابو الحسن الاشعري في كتابه

کہ نام اوسکا ابانت فی اصول دیانت ہی اور ذکر کیا اصحاب اشعری نے
کہ یہہ آخر کتاب ہی کہ تصنیف کی اوسنی اور اسپر بڑا اعتماد ہی بیچ طعن دور کرنے
کے اوس سی جو طعن کرتے ہین اوپر اوسکی پس کہا ابو الحسن اشعری نے فصل
بیچ ظاہر کرنے قول اہل حق اور اہل سنت کے پس اگر کہی کہنے والا کہ انکار
کرتے ہو تم اوپر قول معتزلہ اور قدریہ اور جہمیہ اور حروریہ اور رافضیہ اور
مرجیہ کے پس معلوم کراؤ تم قول اپنا کہ کہتی ہو تم اور دین اپنا کہ قبول کرتے ہو تم
پس کہا جاوے واسطہ اوس قایل کے کہ قول ہمارا وہ ہی کہ قایل ہین ہم اوسکی اور
دین ہمارا وہ ہی کہ اختیار کیا ہم نے اوسکو وہ پنجہ مارنا ہے ساتھ کلام رب
اپنی کے اور سنت نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کے اور جو روایت کیا گیا ہے
صحابہ اور تابعین اور آیمہ حدیث سی اور ہم اوسپر پنجہ مارتے ہین اور قایل ہین
اوسی بات کے کہ کہا ہی اوسکو ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل نے تر و تازہ
کری اللہ تعالی مونہہ اوسکا اور بزرگ کری اللہ تعالی ثواب اوسکا اور جن
لوگونکی مخالف ہین وہ امام احمد تو مخالف ہین ہم بہی اونکی وہ امام ہی فاضل
سردار کامل کہ ظاہر کیا اللہ تعالی نے بسبب اوسکی حق کو اور دفع کیا سبب
اوسکی گمراہی کو اور ظاہر کیا سبب اوسکی رستونکو اور اوکہاڑ دین سبب اوسکے
بدعتین مبتدعین کے اور فریب فریبیون کا اور شک کرنے والیون کا
پس رحم کری اللہ تعالی اوپر اوسکی کہ بڑا امام تہا مقدم اور بزرگ اور معظم
اور بڑا سمجھنے والا تہا حاصل کلام ہمارے کا یہہ ہے کہ اقرار کرتے ہین ہم ساتھ
اللہ تعالی کے اور ملائکہ اوسکی کے اور کتابون اوسکی کے اور رسولون اوسکی کے

الذی سماہ الابانۃ فی اصول الدیانۃ وذکر اصحابہ انہ آخر کتاب صنفہ وعلیہ یعتمدون فی الذب عنہ عند من یطعن علیہ فقال فصل فی ابانۃ قول اہل الحق والسنۃ فان قال قائل قد انکرتم قول المعتزلۃ والقدریۃ والجہمیۃ والحروریۃ والرافضۃ والمرجئۃ فعرفونا قولکم الذی بہ تقولون ودیانتکم التی بہا تدینون قیل لہ قولنا الذی نقول بہ ودیانتنا التی ندین بہا التمسک بکلام ربنا وسنۃ نبینا محمد صلعم وما روی عن الصحابۃ والتابعین وائمۃ الحدیث ونحن بذلک معتصمون وبما کان یقول بہ ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل نضر اللہ وجہہ ورفع درجتہ واجزل مثوبتہ قائلون ولما خالف قولہ مخالفون لانہ الامام الفاضل والرئیس الکامل الذی ابان اللہ بہ الحق ورفع بہ الضلال واوضح بہ المناہج وقمع بہ بدع المبتدعین وزیغ الزائغین وشک الشاکین فرحمۃ اللہ علیہ من امام مقدم وجلیل معظم وکبیر مفہم وجملۃ قولنا انا نقر باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ

٧٦

اور جو لائے ہین رسول اللہ تعالی کی طرف سی اور روایت کی ہے ثقون نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی نہین رد کرتے ہم کسی بات کو اوس سے اور اللہ تعالی واحد
ہے اور اکیلا ہے اور فرد ہی اور پاک ہے نہین ہے جورو اوسکی اور نہ اولاد
اوسکی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندہ اوسکا ہے اور رسول اوسکا بہیجا
اوسکو ساتھ ہدایت اور دین حق کے تاکہ غالب کرے اوسکو اوپر تمام دینون
کے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور قیامت آنی والی ہے نہین شک
اوسمین اور اللہ تعالی اوٹہاویگا اہل قبور کو اور اللہ تعالی ٹہرنے والا ہے اوپر
عرش کے جیسا کہ کہا الرحمن علی العرش استوی اور اسکا مونہہ ہی جیسا کہا ہے
ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام اور اوسکی دو ہاتھ ہین بلاکیف جیسا کہا
ہی خلقت بیدی اور جیسا کہ کہا ہے بل یداہ مبسوطتان اور اوسکی دو آنکھ
ہین بلاکیف جیسا کہ کہا ہے تجری باعیننا اور جو شخص کہ زعم کرے کہ اسماء اللہ کے
غیر اوسکے ہین ضال ہے اور گمراہ ہے اور ذکر کیا اشعری نے اسیطرح کے
اور بہی دلایل جو قرآن مین مذکور ہین یہان تک کہا اوسنی کہ کہتے ہین ہم کہ
اسلام عام ہے ایمان سے اور نہین کل اسلام ایمان اور دین ہمارا یہہ ہے
کہ اللہ تعالی پہیرتا ہے دلونکو بیچ دو انگلیون کے انگلیون اپنی سے اور وہ اللہ
تعالی رکہیگا آسمانون کو اوپر ایک انگلی کے اور زمین کو اوپر ایک انگلی کے جیسا کہ
آیا ہے روایت صحیح مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہان تک کہ کہا
اوس اشعری نے کہ ایمان قول اور عمل ہے بڑہتا ہے اور کم ہوتا ہے اور تسلیم
کرتے ہین ہم روایات صحیحہ کو کہ آئین ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے

وما جاء به من عند الله وبما رواه الثقات عن رسول الله صلعم لا نرد من ذلك شيئا وان الله تعالى احد صمد لم يتخذ صاحبة ولا ولدا وان محمدا عبده ورسوله ارسله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله وان الجنة حق وان النار حق وان الساعة آتية لا ريب فيها وان الله يبعث من في القبور وان الله مستو على العرش كما قال الرحمن على العرش استوى وان له وجها كما قال ويبقى وجه ربك ذو الجلال والاكرام وان له يدين بلا كيف كما قال خلقت بيدي وكما قال بل يداه مبسوطتان وان له عينين بلا كيف كما قال تجري باعيننا وان من يزعم ان اسماء الله غيره كان ضالا وذكر نحو ما ذكرنا في القرآن الى ان قال ونقول ان الاسلام اوسع من الايمان وليس كل اسلام ايمانا وندين بان الله يقلب القلوب بين اصبعين من اصابع الله عز وجل وانه يضع السموات على اصبع والارضين على اصبع كما جاءت الرواية الصحيحة عن رسول الله صلعم الى ان قال والايمان قول وعمل يزيد وينقص ونسلم الروايات الصحيحة التي جاءت عن رسول الله صلعم

روایت کیا اونکو ثقون نے ایک عادل نے دوسری عادل سے یہانتک کہ پونچ گئے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہانتک کہ کہا اشعری نے کہ تصدیق کرتے ہین ہم تمام روایات کو کہ ثابت کیا ہی اونکو اہل نقل نے نزول طرف آسمان دنیا کے اور اللہ تعالی کہتا ہے کہ کوئی سایل ہے اور کوئی بخشش مانگنے والا ہے اور جو کچھ نقل کیا اونہون نے اور ثابت کیا اونہون نے یہہ خلاف ہی الٹی دل والون اور گمراہون کے اور رجوع کرتے ہین ہم اوس چیز مین کہ اختلاف کرتے ہین ہم اوسمین طرف کتاب اپنی رب کے اور سنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اجماع مسلمین کے اور جو ہی موافق انکی اور نہین بدعت نکالتی ہین ہم دین اللہ مین جسکو نہین حکم دیا اللہ تعالی نے اوسمین اور نہین کہتی ہم اوپر اللہ تعالے کے جو کچھ کہ نہین جانتی ہم اور کہتے ہین کہ اللہ تعالی آویگا دن قیامت کے جیسا کہ کہا ہے اللہ تعالے نے وجاء ربک والملک صفا صفا اور اللہ تعالے قریب ہے بندون اپنی سے جسطرح کہ چاہتا ہے موجب قول اللہ تعالی کے نحن اقرب الیہ من حبل الورید اور جیسا کہ کہا ہے ثم دنا فتدلی فکان قاب قوسین او ادنے یہانتک کہ کہا ہے اشعری نے کہ حجت لاوینگے ہم باب باب اوپر اوس چیز کے کہ ذکر کئی ہین ہمنے قول اپنے اور جو باقی ہین کہ نہین ذکر کئے ہم نے پہر کلام کرتے ہین ہم اوپر اس بات کے کہ اللہ تعالی دیکہا جاویگا اور دلیل بیان کی ہے اشعری نے اوپر اوسکی پہر کلام کے اوپر اس بات کے کہ قرآن غیر مخلوق اور اوسکی بہی دلیل بیان کی ہے پہر کلام کی بیچ حق اوس شخص کے

الدنیا وانا الرب یقول هل من سائل هل من مستغفر النقل من النزول الی السماء بجمیع الروایات التی ثبتها اهل علیه وسلم الی ان نقل ونصدق حتی انتهی الی رسول الله صلی الله الی ان قال الشافعی عن عدل عن عدل

سائل هل من مستغفر وسائر ما نقلوه واثبتوه خلافا لما قال اهل الزیغ والتضلیل ونعول فیما اختلفنا فیه الی کتاب ربنا وسنة نبینا صلعم واجماع المسلمین وما کان فی معناه ولا نبتدع فی دین الله ما لم یاذن لنا به ولا نقول علی الله ما لم نعلم ونقول علی الله یجیء یوم القیمة کما قال وجاء ربک والملک صفا صفا وان الله یقرب من عباده کیف شاء کما قال ونحن اقرب الیه من حبل الورید وکما قال ثم دنا فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی الی ان قال وسنحتج لما ذکرناه من قولنا وما بقی مما لم نذکره بابا بابا ثم تکلم علی ان الله تعالی یری واستدل علی ذلک ثم تکلم علی ان القرآن غیر مخلوق واستدل علی ذلک ثم تکلم فی من

که توقف کری بیچ قرآن کے اور کہی یہہ کہ نہین جانتا ہون کہ قرآن
مخلوق ہے یا غیر مخلوق اور رد کیا اوپر اوسکے اشعری نے پہر کہا باب
ہے ذکر استویٰ کا اوپر عرش کے پہر کہا اشعری نے کہ اگر کہے کوئی قایل کہ کیا
کہتے ہو تم بیچ استوی کے کہو تم اوسکو کہتے ہین ہم کہ اللہ تعالیٰ ٹہرنے والا ہے اوپر
عرش کے جیسا کہ کہا ہی الرحمن علی العرش استویٰ اور کہا اللہ تعالیٰ نے اِلَیۡہِ
یَصۡعَدُ الۡکَلِمُ الطَّیِّبُ وَالۡعَمَلُ الصَّالِحُ یَرۡفَعُہٗ یعنی اوسکی طرف چڑہتے ہین کلمہ پاک
اور عمل صالح اور کہا اللہ تعالیٰ نے بَلۡ رَّفَعَہُ اللّٰہُ اِلَیۡہِ بلکہ اوٹہا لیا اللہ تعالیٰ
عیسیٰ علیہ السلام کو طرف اپنی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے یُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی
الۡاَرۡضِ ثُمَّ یَعۡرُجُ اِلَیۡہِ یعنی تدبیر کرتا ہی کامون کی آسمان سی طرف زمین کے
پہر چڑہتی ہین وہ کام طرف اوسکی یعنی طرف اللہ تعالیٰ کے اور کہا ہی اللہ تعالیٰ
نے حکایت فرعون سی یٰھَامٰنُ ابۡنِ لِیۡ صَرۡحًا لَّعَلِّیۡۤ اَبۡلُغُ الۡاَسۡبَابَ
اَسۡبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰۤی اِلٰہِ مُوۡسٰی وَاِنِّیۡ لَاَظُنُّہٗ کَاذِبًا ای ہامان بنا واسطے
میرے ایک محل شاید کہ پاؤن مین اسباب کو اسباب آسمانون سے پس چڑہ
جاؤن مین طرف خدا موسی کے اور مین جانتا ہون موسی کو کہ کاذب ہے
یعنے موسی جہوٹہہ بولتا ہے اور کہتا ہے کہ اللہ تعالی اوپر آسمانون کے ہی اور
فرمایا اللہ تعالی نے آمنتم من فی السماء ان یخسف بکم الارض آیا بے ڈر ہو تم
اوس سے کہ بیچ آسمانون کے ہی کہ غرق کرے ساتہہ تمہاری زمین کو پس آسمان
اوپر اونکی عرش ہے جب ہے عرش اوپر آسمانون کے تو فرمایا اللہ تعالی ام امنتم
من فی السماء کیونکہ وہ ٹہرنے والا ہے اوپر عرش اپنے کے کہ وہ عرش اوپر آسمانون کے ہے

وقفت في القرآن وقال أقول إنه مخلوق أو غير مخلوق ورد عليه ثم قال باب ذكر الاستواء على العرش فقال إن قال قائل ما تقولون في الاستواء قيل له نقول إن الله مستو على عرشه كما قال الرحمن على العرش استوى وقد قال الله تعالى إليه يصعد الكلم الطيب والعمل الصالح يرفعه وقال تعالى بل رفعه الله إليه وقال الله تعالى يدبر الأمر من السماء إلى الأرض ثم يعرج إليه وقال تعالى حكاية عن فرعون يا هامان ابن لي صرحا لعلي أبلغ الأسباب أسباب السموات فاطلع إلى إله موسى وإني لأظنه كاذبا كذب موسى في قوله إن الله فوق السموات وقال الله تعالى أأمنتم من في السماء أن يخسف بكم الأرض فالسموات فوقها العرش فلما كان العرش فوق السموات قال تعالى أأمنتم من في السماء لأنه مستو على عرشه الذي هو فوق السموات

٧٩

ذکر السموات فقال تعالی وجعل القمر فیهن نورا فلم یرد ان القمر یملأهن وانه فیهن جمیعا ورأینا المسلمین جمیعا یرفعون ایدیهم اذا دعوا نحو السماء لان الله عز وجل على العرش الذي هو فوق السموات فلولا ان الله على العرش لم يرفعوا ايديهم نحو العرش كما لا يحطونها اذا دعوا

السموات لان الله عز وجل اراد العرش الذي هو اعلى السماء جميع السماء وانما معنى قال أأمنتم من ... فالعرش على السموات ... فوق السموات وكل ما هو ... وليس

اور جو چیز بلند ہی اوپر آسمانون کے وہ اونچی ہے آسمانون سے پس عرش اونچا
ہی آسمانون سی اور زمین مراد رکہی ہے الله تعالی أأمنتم من فی السماء سے
تمام آسمان بلکہ مراد رکہی ہے عرش کہ اوپر آسمانون کے ہے آیا نہین دیکہتا ہی تو
کہ الله تعالی نے ذکر کیا ہے آسمانون کا پہر کہا ہے وجعل القمر فیہن نورًا
اور کیا چاند کو بیچ آسمانون کے نور پس نہین ارادہ کیا الله تعالی نے کہ چاند
بہر دیا کل آسمانون کو اور چاند بیچ تمام آسمانون کے ہے اور دیکہتی ہین ہم
تمام مسلمانونکو کہ اوٹہاتے ہین ہاتہہ اپنا وقت دعا کے طرف آسمانون کے
کیونکہ الله تعالی اوپر عرش کے ہے وہ عرش کہ اوپر آسمانون کے ہے پس نہوتا
اگر الله تعالیٰ اوپر عرش کے نہ اوٹہاتے ہاتہ اپنی طرف عرش کے جیسا کہ نہین نیچا کرتے
ہاتہونکو وقت دعا کے طرف زمین کے پہر کہا اوس اشعری نے فصل کہا
اوسنی کہ کہا ہے معتزلون اور جہمیہ اور حروریہ نے کہ معنی علی العرش استوی کے
غالب ہوا اور مالک ہو اور قاہر ہوا اور تحقیق الله تعالی ہر مکان مین ہے
اور انکار کیا اونہون نے ہونے عرش کا جیسے کہ اہل سنت وجماعت قایل مین
اور مذہب اونکا یہی ہے کہ استوی بمعنے قدرت کے ہی اگر ہوبہو کہ جسطرح
کہتے ہین وہ پس نہ فرق ہوتا درمیان عرش کے اور ساتون زمین کے کیونکہ الله
تعالی تو قادر ہے ہر چیز پر اور قادر ہی زمین پر اور گندگے پر اور جو چیز کہ جہان مین
ہی اگر ہو مستوی علی العرش کے بمعنے غالب کے حالانکہ وہ الله تعالیٰ غالب ہے اوپر ہر چیز
کے البتہ ہوگا مستوی اوپر عرش کے اور زمین کے اور اوپر آسمانون کے اور اوپر
گندگے کے اور ناپاک مکانون کے کیونکہ وہ قادر ہی اوپر ہر چیز کے اور غالب ہے

٨٠

فصل وقال قائلون من المعتزلة والجهمية والحرورية ان معنى قول الرحمن على العرش استوى انه استولى وملك وقهر وان الله عز وجل في كل مكان وجحدوا ان يكون الله عز وجل على عرشه كما قال اهل الحق وذهبوا في الاستواء الى القدرة فلو كان كما قالوا كان لا فرق بين العرش والارض السابعة لان الله قادر على كل شيء والارض فالله قادر عليها وعلى الحشوش وعلى كل ما في العالم فلو كان الله مستويا على العرش بمعنى الاستيلاء وهو عز وجل مستول على الاشياء كلها لكان مستويا على العرش وعلى الارض وعلى السماء وعلى الحشوش والاقذار لانه قادر على الاشياء مستول عليها

عليها واذا كان قادرا على الاشياء
كلها ولم يجز عند احد من المسلمين
ان يقول ان الله مستو على الحشوش
والاخلية فلم يجز ان يكون الاستواء
على العرش استيلاء الذي هو عام
في الاشياء كلها ووجب ان يكون
معنى الاستواء يختص العرش

اوپر ہر شی کے اور جبکہ ہے قادر اوپر ہر چیز کے کہ نہین جائز نزدیک کسی مسلمان کے
کہ کہی اللہ تعالی مستوی ہی اوپر گندگی کے اور اوپر پاخانوں کی کہ نہین جائز کہ ہو استواء علے
العرش ساتہہ معنی غلبہ کے کہ وہ عام ہی ہر چیز کو واجب ہی کہ ہون معنی مستوی کی
خاص اوپر عرش کے نہ اوپر کل چیز کے اور ذکر کیا اشعری نے دلایل قرآن سی اور احادیث
سے اور اجماع اور عقل سے پہر کہا اشعری نے باب ہی کلام بیچ وجہ کے اور عینین کے
اور آنکہہ اور ہاتہہ انکی اور ذکر کئین آیات بیچ اوسکی اور رد کیا اوپر متاولین کے ساتہہ کلام
طویل کے کہ نہین گنجایش ہے اس مکان مین بیان کرنا اونکا مثل قول اشعری کے اگر سوال
کئے جاوین ہم آیا کہتے ہو تم کہ واسطے اللہ تعالے کے دو ہاتہہ ہین کہا جاویگا اوسکو
ہان کہتے ہین ہم یہہ بات اور تحقیق دلالت کرتا ہے اوپر اوسکی قول اللہ تعالی کا یَدُ
اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ہاتہہ اللہ تعالی کا اوپر ہاتہون اونکے کے ہی اور قول اللہ تعالی کا
لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ اور روایت کی گئی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق اللہ تعالے
نے ہاتہہ پہیرا اوپر پشت آدم عم کے پس نکالی اوس آدم سے اولاد اوسکی اور آیا ہی
خبر مین کہ روایت کی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اللہ تعالی نے پیدا کیا آدم عم کو
ساتہہ ہاتہہ اپنے کے اور پیدا کیا جنّت عدن کو ساتہہ ہاتہہ اپنے کے اور لکہا ہے
توریت کو ساتہہ ہاتہہ اپنے کے اور لگایا درخت طوبے کا ساتہہ ہاتہہ
اپنے کے اور نہین جائز زبان عرب مین اور نہ عادت ہے اہل گفتگو
مین کہ کہے کہنے والا کہ بنائے مین نے فلانے چیز
ہاتہہ اپنے سے اور مراد رکہے ساتہہ اوسکے
نعمت اور جب کلام کے اللہ تعالے نے

کان الله

دون الاشياء كلها وذكر دلائل
من ... وذكر الآيات في ذلك ... على هذا
البيان وذكر كلاما طويلا لا يتسع
المقام لبيانه ... مثل قوله سئلنا
الموضع لحكايته
اتقولون ان لله يدين قيل نقول
وقد دل عليه قوله تعالى يد الله
فوق ايديهم وقوله تعالى لما خلقت بيدي
وروي عن النبي صلعم ان الله مسح

آدم بيده واستخرج منه ذريته
وقد جاء في الخبر المأثور عن النبي
صلعم ان الله خلق آدم بيده و
جنة عدن بيده وكتب التوراة
بيده وغرس شجرة طوبى بيده
وليس يجوز في لسان العرب
ولا في عادة اهل الخطاب ان يقول
القائل عملت كذا بيدي
ويريد بها النعمة واذا

اہل عرب سی ساتہہ لغت عرب کے اور ساتہہ اوس محاورہ کے کہ سمجہا جاتا ہی کلام
عرب مین اور ساتہہ اوسطرح کے کہ معقول ہے بیچ گفتگو اونکی کے اور جایز ہوتا
بیچ کلام عرب کے کہنا قایل کا یہہ بات کہ بنائی مین نے وہ چیز ساتہہ اپنی کے
اور ارادہ کرنا ساتہہ اوسکی نعمت کا پس باطل ہوتے معنے قول اللہ تعالی کے
بیدی النعمت اور ذکر کیا اوس اشعری نے اس لفظ کی معنی مین کلام طویل اسیطرح
یا مثل اوسکی اور کہا قاضی ابوبکر محمد بن طیب باقلانی متکلم نے وہ افضل
متکلمین کا ہے کہ منسوب ہین طرف اشعری کے کہ نہین بیچ اشعریونکی مثل اوسکی
نہ آگے اور نہ پیچہے اوسکی بیچ کتاب الابانت کے کہ تصنیف اوسکی ہے پس
اگر کہے کہنے والا پس کیا دلیل ہے اوپر اس بات کے کہ واسطے اللہ تعالی کے
مونہہ ہی اور ہاتہہ ہی کہا جاوے اوسکو کہ دلیل ہے قول اللہ تعالی کا ویبقی
وجہ ربک ذوالجلال والاکرام اور قول اللہ تعالی کا ما منعک ان تسجد لما
خلقت بیدی یعنی کس چیز نے منع کیا تجکو کہ سجدہ کرے تو اوسکو کہ پیدا کیا
مین نے ساتہہ ہاتہہ اپنی کے پس ثابت کیا واسطے اپنے مونہہ اور ہاتہہ پہر اگر کہے
کوئی پس کیون انکار کرتے ہو تم کہ ہو مونہہ اوسکا اور ہاتہہ اوسکا عضو کیونکہ نہین
جانتے ہو تم مونہہ اور ہاتہہ کو مگر عضو۔ کہتے ہین ہم نہین واجب ہمکو یہہ کہ
کہین عضو کیونکہ نہین سمجہا جاتا ہے حی اور عالم اور قادر آدمی ہی مگر جسم پس
جیسا کہ نہین واجب کہ حکم کرین ہم اور تم اوپر اللہ تعالے کے جسمیت کا اسطرح
نہین واجب ہم پر کہ کہین عضو جسطرح کہ نہین واجب ہر چیز مین کہ ہو قایم بذاتہ
یہہ کہ ہووی جوہر کیونکہ ہم اور تم نہین پاتے قایم بنفسہ کو بیچ دیکہنی ہمارے کے

انما خاطب العرب بلغتها وما يجري مفهوما في كلامها ومعقولا في خطابها وكان يجوز في خطاب اهل اللسان ان يقول القائل فعلت بيدي ويعني به النعمة بطل معنى قوله عز وجل بيدي النعمة وذكر كلاما طويلا في نفي هذا ونحوه وقال القاضي ابو بكر محمد بن طيب الباقلاني المتكلم وهو افضل المتكلمين من المنتسبين الى الاشعري ليس فيهم مثله لا قبله ولا بعده في كتاب الابانة تصنيفه فان قيل فما الدليل

٨٢

على ان لله وجها ويدا قيل قوله ويبقى وجه ربك ذو الجلال والاكرام وقوله تعالى ما منعك ان تسجد لما خلقت بيدي فاثبت لنفسه وجها ويدا فان قال فما انكرتم ان يكون وجهه ويده جارحة ان كنتم لا تعقلون وجها ويدا الا جارحة قلنا لا يجب هذا كما لا يجب اذا لم نعقل حيا عالما قادرا الا جسما ان نقضي نحن وانتم بذلك على الله سبحانه وكما لا يجب في كل شيء كان قائما بذاته ان يكون جوهرا لانا واياكم لم نجد قائما بنفسه في شاهدنا

مثل ذلك وكذلك الجواب لهم ان يكون علمه وحياته وكلامه وسمعه وبصره وسائر صفاته عرض واعتلوا بالوجود فان قال

مگر اسیطرح ورا سیطرح جواب و اسطے اونکی ہیہ جو کہا اونہون نے پس واجب ہے یہہ جو بہ علم اسد تعالیٰ کا اور حیات
اوسکی اور کلام اوسکی اور سمع اوسکی اور نظر اوسکی اور تمام صفات اوسکی عرض
اور علت پکڑین ساتہہ وجود کے پہر کہا اوس باقلانی نے اگر کہے کوئی کہنے والا
پس آیا کہتے ہو تم کہ اللہ تعالیٰ بیچ ہر مکان کے ہے کہا جاویگا اوسکو معاذ اللہ بلکہ
وہ اوپر عرش کے ہی جیسا کہ خبر دی ہے اوسنی بیچ کتاب اپنی کے پس کہا ہی الرحمن
علے العرش استوے اسد تعالیٰ اوپر عرش کے ٹہرا ہوا ہے اور کہا ہے اللہ تعالیٰ ہنے
اِلَیۡہِ یَصۡعَدُ الۡکَلِمُ الطَّیِّبُ وَالۡعَمَلُ الصّٰلِحُ یَرۡفَعُہٗ طرف اوسکی چڑہتے ہین کلمہ پاک
اور عمل صالح بلند کرتا ہے اونکو اور فرمایا اللہ تعالیٰ ہنے ءَاَمِنۡتُمۡ مَّنۡ فِی السَّمَآءِ
اَنۡ یَّخۡسِفَ بِکُمُ الۡاَرۡضَ فَاِذَا ہِیَ تَمُوۡرُ آیا بے ڈر ہو تم اوس شخص سے
کہ بیچ آسمان کے ہی یہہ کہ دہسا دے تمکو زمین مین پس اچانک ہلنے والی ہو پس کہا
باقلانی نے اگر ہو اللہ تعالیٰ ہر مکان مین البتہ ہو بیچ پیٹ انسان کے اور منہہ
اوسکی کے اور گندگیون مین اور اون مکانون مین کہ کراہیت آتی ہے ذکر اونکی
اور واجب ہی یہہ کہ بڑہی ساتہہ بڑہنے مکانون کے جب پیدا کرے اللہ کوئی
مکان جو نہین پیدا ہوا ہے اور کم ہو ساتہہ کم ہونے مکانون کے جب فنا کرے
اللہ تعالیٰ کسی مکان کو جو پیدا ہوا ہے اور صحیح ہو کہ رجوع ہوون ہم طرف اوسکی
کسی طرف اطراف زمین سے پیچہے اپنی یا داہنے یا بائین اپنے یہہ وہ شی ہے
کہ اجماع کیا مسلمانون نے اوپر خلاف اوسکے اور اوپر خطا کہنے قایل اوسکے
اور بہی کہا اوس کتاب مین صفات ذات کی وہ ذات کہ ہمیشہ ہی موصوف
ساتہہ اون صفات کی کہ وہ حیات ہی اور علم ہے اور قدرت ہی اور سمع ہے

فهل يقولون انه في كل مكان قيل له معاذ الله بل مستوٍ على عرشه كما اخبر في كتابه فقال الرحمن على العرش استوى وقال اليه يصعد الكلم الطيب والعمل الصالح يرفعه وقال ءامنتم من في السماء ان يخسف بكم الارض فاذا هي تمور وقال ولو كان في كل مكان لكان في بطن الانسان وفمه والحشوش والمواضع التي يرغب عن ذكرها ولوجب ان يزيد بزيادة الامكنة اذا خلق منها ما لم يكن خلقه وينقص بنقصانها اذا بطل منها ما كان ولصح ان يرغب اليه الى نحو الارض والى خلفنا والى يميننا والى شمالنا وهذا قد اجمع المسلمون على خلافه وتخطئة قائله وقال ايضا في هذا الكتاب صفات ذاته التي لم يزل ولا يزال موصوفا بها الحيوة والعلم والقدرة و السمع

والبصر والكلام والارادة و والبقاء واليدان والوجه والعينان والرضى والغضب وقال في كلام التمهيد كلاما اكثر من هذا وكلام له وكلام غيره من المتكلمين في هذا الباب مثل هذا كثير لمن يطلبه وان كنا مستغنين بالكتاب والسنة و آثار السلف عن كل كلام وملاك الامر ان يهب الله للعبد حكمة وايمانا بحيث يكون له عقل ودين حتى يفهم ويدين ثم نور الكتاب والسنة يغنيه عن كل شيء لكن كثيرا من الناس قد صار منتسبا الى بعض طوائف المتكلمين ومحسنا الظن بهم دون غيرهم

اور بصر ہے اور کلام ہے اور ارادہ ہے اور بقاء اور دو ہاتھہ ہین اور مونہہ ہے اور دو آنکھہ ہین اور رضا ہے اور غضب ہی اور کہا بیچ کتاب تمہید کے کلام اکثر اس سے اور کلام اسکی اور کلام غیرون کے متکلمین سے اسباب مین مثل اسکے بہت ہی واسطی اوس شخص کے کہ طلب کری اوسکو اگرچہ ہم مستغنی تھے ساتھہ کتاب اور سنت کے اور آثار سلف کے ہر کلام سے اور اصل امر یہہ ہی کہ بخشی اللہ تعالی واسطی بندہ کے حکمت اور ایمان جیسا کہ ہے واسطی اوسکے عقل اور دین تاکہ سمجھی اور دین قبول کرے پہر نور کتاب اور سنت کا غنی کر دیتا ہے اوسکو ہر چیز سے لیکن بہت آدمیونسی ہو گئی ہین منسوب طرف بعض طوایف متکلمین کے اور نیک ظن کرتے ہین اونپر نہ غیر اونکی پر اور وہم کرتے ہین کہ اونہون نے تحقیق کیا اسباب مین اسقدر کہ نہین تحقیق کے غیر اونکی نے پس اگر لائی جاوین پاس اونکی کل آیات قرآن کے نہ تابع ہونگی اون آیات کے جب تک نہ لائی جاوے کچھہ تہوڑی سی کلام متکلمین سے پہر باوجود اسکی .... کہ مخالف ہوتے ہین سلف متکلمین سے اور نہین تابع ہوتے اونکے پس اگر یہہ لوگ پکڑین ہدایت کو کہ پاوین اوسکو بیچ کلام سلف اور متکلمین کے تو صادق سمجھا جاوے اونکو طلب حق مین اور امید رکھی جاوے اونسی زیادہ ہدایت کی اور جو شخص کہ نہ قبول کرے حق کو مگر ایک طایفہ معینہ سے پہر نہ پنجہ ماری حق کو جب پہونچی اوسکو حق پس بیچ اوسکی مشابہت ہی یہود کی کہ کہا ہی اللہ تعالی نے بیچ حق اونکے فَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ

ومتوهما انهم حققوا في هذا الباب ما لم يحققه غيرهم فلو اتي بكل آية ما تبعها حتى يؤتى بشيء من كلامهم ثم مع هذا فهم مخالفون للسلف غير متبعين لهم فلو انهم اخذوا بالهدى الذي يجدونه في كلامهم لرجي لهم مع الصدق في طلب الحق ان يزدادوا هدى ومن كان لا يقبل الحق الا من طائفة معينة ثم لا يتمسك بما جاء من الحق ففيه شبه من اليهود الذين قال الله فيهم واذا قيل لهم آمنوا بما انزل الله قالوا نؤمن بما انزل علينا ويكفرون بما وراءه وهو الحق مصدقا لما معهم قل فلم تقتلون

أنبياء الله من قبل
إن كنتم مؤمنين
فإن اليهود قالوا لما
يؤمن بما أنزل علينا
والله تعالى فلم تقتلون
أنبياء الله من قبل
إن كنتم مؤمنين
يعني إن كنتم مؤمنين
بما أنزل عليكم يقول

أَنْبِيَاءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ؛ جب کہا جاتا ہے واسطے اونکی
کہ ایمان لاؤ ساتھ اوس چیز کے کہ اوتاری ہی اللہ تعالی نے کہتے ہین کہ ایمان لائے ہم
اوس چیز پر کہ اوتاری گئی ہے اوپر ہماری اور کفر کرتے ہین اوس چیز کا کہ سوائے
اوسکی ہے حالانکہ وہ حق ہے سچا کرتی ہی اوسکو کہ پاس اونکی ہے پس کہہ ای محمد
صلے اللہ علیہ وسلم کیون قتل کیا تمنے انبیاؤن اللہ کو اگر ہو تم ایمان لانے والے
تحقیق یہود کہتے تھی کہ نہین ایمان لاتے ہم مگر اوس چیز پر کہ اوتاری گئی ہے
اوپر ہمارے فرمایا اللہ تعالی نے اونکی رد مین پس کیون قتل کیا تمنے آگے سے انبیاؤن
اللہ تعالی کو اگر ہو تم مومن ساتھ اوسکی کہ اوتاری ہی اللہ تعالی نے اوپر تمہاری کہا
اللہ تعالی نے اونکی رد مین تم تو نہ تابع ہوا اوس چیز کے کہ لائی ہین اوپر تمہاری انبیاء
تمہارے اور نہ قبول کرتے ہو تم اوس چیز کو کہ لائی ہین تمام انبیاء لیکن بلکہ تم ہو تابع
ہوا اپنی خواہشون کی اسیطرح حال اوس شخص کا ہی کہ حق کی تابع نہو وے نہ اپنی طائفہ کی
اور نہ غیر اوسکی کی باوجود اسکے کہ تعصب کرتا ہی ایک طائفہ پر اور مانتا ہے دوسرے
طائفہ کو سوائی دلیل کے اللہ تعالی سے اور سوائی بیان کے اور اسیطرح کہا ہے
ابو المعالی جوینی نے بیچ رسالہ نظامیہ کی مختلف ہوا ہی طریقہ علما کا بیچ ظاہر آیات صفات
کے پس اعتقاد کیا بعضون نے تاویل اونکی کا اور لازم پکڑا اوسی تاویل کو بیچ ہر آیت کلام
اللہ تعالی کے اور بیچ صحیحہ احادیث کے اور مذہب ائمہ سلف کا بند رہنا ہے تاویل سے
اور جاری کرنا ہے ظاہر آیات اور احادیث کا اوپر جگہ وارد ہونے اونکے
کے اور سپرد کرنا ہے معانے اونکے کا طرف رب عز و جل کے اور کہا
ابو المعالی نے وہ رائی کہ پسند کرتے ہین ہم اوسکو اور دین اللہ تعالی کا

سبحانه ولا بما جاءكم
أنبياؤكم تبعوه ولا بما جاءكم
به أنبياؤكم بل تبعوه
أهواءكم وهذا حال من لا يتبع
الحق من طائفة ولا من غيرها
مع كونه يتعصب لطائفة
دون طائفة بلا برهان من
الله تعالى ولا بيان وكذلك
قال أبو المعالي الجويني في كتابه
الرسالة النظامية اختلف
مسالك العلماء في هذه الظواهر
فرأى بعضهم تأويلها والتزم
ذلك في آي الكتاب وما
يصح من السنن وذهب أئمة
السلف إلى الانكفاف عن
التأويل وإجراء الظواهر على مواردها
وتفويض معانيها إلى الرب
سبحانه وتعالى
قال والذي نرتضيه رأيا
وندين الله به

الشریعۃ وقد درج صحب رسول اللہ صلعم علی ترک
متبعۃ وہو مستند معظم
ذلک بان اجماع الامۃ حجۃ
والدلیل السمعی القاطع
عقد اتباع سلف الامۃ

کہ اعتقاد کرتے ہین ہم اوسکا اتباع سلف اُمت کا ہی اور دلیل سمعی قاطع ہی
اس بات مین کہ اجماع اُمت کا حجت ہی واجب الاتباع اور وہ اجماع سند ہی بڑی
بڑی مسایل شریعت کا اور تحقیق اتفاق کیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اسپر کہ ہم نہ متعرض ہووین واسطے معانی ان آیات کے اور بیچ سمجھنے
اوس چیز کے کہ بیچ اون آیات کے ہے اور وہ اصحاب برگزیدہ اسلام کے ہین
اور مشغول تہے ساتہہ بلند کرنے شریعت کی اور نہین سستی کرتے تہی کوشش مین
بیچ ضبط قواعد ملت کی اور وصیت کرتے تہی ایک دوسری کو ساتہہ حفظ کرنے اوس
قواعد کے اور سکہاتی تہی آدمیون کو وہ مسایل کہ جسمین محتاج ہوتی تہی پس اگر
جایز یا واجب ہوتی تاویل کرنے ظاہر ان آیات کے تو بلاشک کوشش اصحابونکی
فروع شریعت مین زیادہ ہوتی اوس سعی کوشش کے اونہون نے یعنی متاخرین نے
پس جسوقت قطع ہوگیا زمانہ اونکا اور زمانہ تابعین کا اوپر اسی بات کی کہ مشغول
نہوئی طرف تاویل کے پس ہوی نہ تاویل کرنے حق لایق اتباع کے پس واجب ہی اوپر
صاحب دین کے کہ معتقد ہی تنزیہ باریتعالی کا صفات توحید اسی اور نہ خوض
کرے بیچ تاویل مشکلات کے اور سپرد کری معانی اوسکی طرف رب کے بس چاہیے
کہ جاری کرے استوی کو اور مجی کو یعنے آنے کو اور قول اللہ تعالی کو لما خلقت بیدی
ویبقی وجہ ربك ذو الجلال والاکرام اور قول اللہ تعالی کو تجری باعیننا
اور جو صحیح ہوئی ہین احادیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث نزول
وغیرہ کے جاری کرے اوپر اوسکی کہ بیان کیا ہی ہمنے کہتا ہون نہین چاہیے کہ معلوم
کرے سایل کہ غرض ہمسے اس جواب سے ذکر کرنا ہی الفاظ بعض ایمہ علماء کا اسباب مین

التعریض لمعانیہا ودرک ما
فیہا وہم صفوۃ الاسلام
والمشتغلون باعلاء الشریعۃ
وکانوا لا یالون جہدا فی
قواعد الملۃ والتواصی
بحفظہا وتعلیم الناس ما
یحتاجون الیہ منہا فلو کان
تاویل ہذہ الظواہر مسوغا
او محتوما لا شک ان یکون

اہتمامہم فوق اہتمامہم
بفروع الشریعۃ فاذا انصرم
عصرہم وعصر التابعین علی
الاضراب عن التاویل کان
ہذا الوجہ المتبع فحق علی
ذی الدین ان یعتقد تنزیہ
الباری تعالی عن صفات
المحدثین ولا یخوض فی تاویل
المشکلات ویکل معناہا الی الرب
فلیجر آیۃ الاستواء والمجیء وقولہ تعالی
لما خلقت بیدی ویبقی وجہ
ربك ذو الجلال والاکرام
وقولہ تجری باعیننا وما صح عن
اخبار الرسول صلعم کخبر
النزول وغیرہ علی ما ذکرناہ
قلت ولیعلم السائل
ان الغرض
من ہذا الجواب ذکر الفاظ بعض الائمۃ العلماء

الا من ینقلوا مذهب السلف فیه هذا الباب ولیس کلامی ذکر کل شی من فوقه من المتکلمین وغیرهم نقول بجمیع ما یقوله فی هذا الباب وغیره ولکن الحق یقبل من کل متکلم به وکان معاذ بن جبل رضی الله تعالی عنه یقول فی کلامه المشهور عنه الذی رواه ابو داود فی سننه اقبلوا الحق من کل من جاء به وان کان کافرا او قال فاجرا واحذروا زیغة الحکیم قالوا کیف نعلم ان الکافر یقول کلمة الحق قال ان علی الحق نورا او قال کلاما هذا معناه فاما ما نقلته ... بالدلیل واما ما یفرض من

جنہون نے نقل کیا مذہب سلف کا اور نہین یہہ غرض میری کہ جو شخص کہ بیان کیا ہے
ہمنے قول اوسکا متکلمین ہو یا غیر اونکی قایل ہین ہم تمام اقوال اونکی کے اس مسئلہ وغیرہ
مین لیکن حق قبول کیا جاتا ہے ہر شخص سے کہ بولی حق اور معاذ بن جبل کہتے تہے
کلام اپنی مین کہ مشہور ہے اوس سے اور روایت کیا اوسکو ابی داؤد نے سنن
اپنی مین کہ قبول کرو تم حق کو جو کوئی لاوی اگرچہ کافر ہو وی یا کہا فاجر ہو شک ہی
راویکا اور بچو تم سہو حکیم سے پس کہا لوگون نے کسطرح معلوم کرین ہم کافر بہی
کہتا ہے کلمہ حق کا فرمایا معاذ نے تحقیق اوپر حق کے نور ہے یا کہا معاذ نے موافق
اوسکی بیان شک راویکا ہے اپر تقریر اس مسئلہ کے ساتھہ دلیل کے اور دفع
کرنے شبہات کے اور تحقیق امر کے اوپر اسوجہ سے کہ خالص کردی دلکو اور ٹھنڈا
کردے نفس کو اور ٹہری اوپر ایسے مکان کے کہ معلوم کری کہ بندہ ہونے کا ہی مقام
ہی پس نہین گنجایش رکہتا اس تقریر کو یہہ فتوی اور لکہی ہے مینی تھوڑی سے
یہہ بات اور سمجہادی ہے مینے تھوڑی سی بات بعض ہم مجلس اپنی کو اور کسیوقت
لکہونگا مین انشاء اللہ تعالی اسمین اپنی بات کہ حاصل ہو اوس سی مقصود کل اور
مجمل یہہ ہی کہ کتاب اور سنت سی حاصل ہوتے ہی کمال ہدایت اور نور اوس
شخص کو کہ تدبر کری کلام اللہ تعالی کو اور سنت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اور قصد
کری اتباع حق کا اور مونہہ پہیری تبدیل سے کلمات کے جگہہ اونکی سی اور مونہہ
پہیرے الحاد سی بیچ اسماء اوسکی کے اور آیات اوسکی اور نہ گمان کریو کوئی
کہ کوئی آیت آیات سی مناقض ہے اسمین مثل اوسکی کہ کہے کوئی کہنے والا کہ کتاب
اللہ مین اور احادیث مین یہہ بات کہ اللہ تعالی اوپر عرش کے ہے مخالف ہو ظاہر آیت

۸۷

ان شیئا من ذلک یناقض بعضه بعضا البتة مثل ان یقول القائل ما فی کتاب الله تعالی والسنة

کے وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ کہ وہ ساتھہ تمہارے ہے جہان ہو تم اور مخالف ہی
قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جب قایم ہووی ایک تمہارا طرف نماز کی پس
اللہ تعالی آگے مونہہ اوسکی کے ہے پس تحقیق یہہ خیال غلط ہی کیونکہ اللہ تعالی نے
ساتھہ ہماری ہی حقیقۃً اور اوپر عرش کے ہے حقیقۃً جسطرح جمع کیا ہی اللہ تعالی
نے ان دونوں قول اپنی مین هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ
ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ
مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ
اوس اللہ تعالی نے پیدا کیا آسمان کو اور زمین کو بیچ چھہ دن کے پھر ٹہرا اوپر عرش کے
جانتا ہی اوس چیز کو کہ داخل ہوتی ہے بیچ زمین کے اور جو نکلتی ہے اوس سے اور جو اوترتے
ہی آسمان سے اور جو چڑہتے ہی اوپر اوسکی اور وہ اللہ تعالی ساتھہ تمہاری ہی جہان تم ہو
جانتا ہی اللہ تعالی جو تم عمل کرتے ہو دیکھتا ہی پس خبر دی اللہ تعالی نے کہ وہ اوپر عرش
کے جانتا ہی ہر چیز کو اور وہ ساتھہ تمہاری ہے جہان ہووین تم جسطرح کہ فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حدیث اوعال کے یعنی بز کوہی کے کہ اللہ تعالی اوپر
عرش کے ہے اور جانتا ہی جس حال مین ہو تم اور یہہ اسواسطے ہے کہ کلمہ مع کا
بیچ لغت کے کہ جب مطلق بلا قید بولا جاوی پس ظاہر معنی اوسکی مقاربت مطلقہ
مین بغیر سمجھنے اتصال کے اور برابر اور دامین اور بایمن کے اور جب مقید ہو وہ لفظ مع کا ساتھہ کسی معنی
کی معنا سے دلالت کرتا ہی اوپر مقاربت کی اوسی معنی مین کہ جسمین مقید ہی جیسا کہ عربی لوگ کہتی ہین
مَا زِلْنَا نَسِيْرُ وَالْقَمَرُ مَعَنَا وَالنُّجُوْمُ مَعَنَا یعنی سیر کرتے رہے ہم اور چاند ہماری ساتھہ
اور تارے ہماری ساتھہ تھی اور کہتے ہین اہل عرب ہذا المتاع معیے

قوله وهو معكم اينما كنتم وقول النبي صلعم اذا قام احدكم الى الصلوات فان الله قبل وجهه ونحو ذلك فان هذا غلط وذلك لان الله تعم معنا حقيقة وهو فوق العرش حقيقة كما جمع الله تعم بينهما في قوله سبحانه وتعم هو الذي خلق السموات والارض في ستة ايام ثم استوى على العرش يعلم ما يلج في الارض وما يخرج منها وما ينزل من السماء وما يعرج فيها وهو معكم اين ما كنتم والله بما تعملون بصير فاخبر انه فوق العرش يعلم كل شيء وهو

معنا اينما كنا كما قال النبي صلعم في حديث الاوعال والله فوق العرش وهو يعلم ما انتم عليه وذلك ان كلمة مع في اللغة اذا اطلقت فليس ظاهرها في اللغة الا المقارنة المطلقة من غير وجوب مماسة او محاذاة عن يمين او شمال فاذا قيدت بمعنى من المعاني دلت على المقارنة في ذلك المعنى فانه يقال ما زلنا نسير والقمر معنا والنجوم معنا ويقول هذا المتاع

یعنے یہہ اسباب ایسی ساتھہ ہی یہہ کلام ایسا سطی بولتے ہین کہ وہ اسباب ہمراہ
اونکی ہوتا ہے اور حالانکہ وہ اسباب اوپر سر اونکے ہوتا ہے پس اللہ تعالی بہی ساتھہ
خلق کے ہے حقیقۃً اور اوپر عرش کے ہے حقیقۃً پہر احکام اس معیت کی مختلف
ہوتے ہین موافق موقع ورود کے پس جب کہا اللہ تعالی نے یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ
وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَمَا كُنْتُمْ
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ۔ ظاہر اس آیت کا دلالت کرتا ہے اس بات پر
کہ حکم اس معیت کا اور مقتضا اسکا یہہ ہے کہ وہ مطلع ہے اوپر تمہاری اور
خبردار ہے اوپر تمہارے اور نگہبان ہے جانتا ہی تمکو اور یہی سبب ہے کہ معنی کئے
اس آیت کی سلف نے اِنَّهٗ مَعَهُمْ بِعِلْمِهٖ کہ وہ اللہ تعالی ساتھہ اون لوگونکی ہے
علم اپنے سے اور یہہ ظاہر کلام کا ہے اور حقیقت اوسکی اور اسیطرح ہی بیچ
قول اللہ تعالی کے مَا یَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰی ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ
سَادِسُهُمْ وَلَا اَدْنٰی مِنْ ذٰلِكَ وَلَا اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَیْنَمَا كَانُوْا ثُمَّ یُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
نہین ہوتے مشورہ کرنے والی تین مگر وہ اللہ چوتہا اونکا ہی اور پانچ مگر وہ اللہ
چہٹا اونکا ہے اور نہ کم اوس سے اور نہ زیادہ مگر وہ ساتھہ اونکے ہے جہان ہوون
پہر خبر دیگا اونکو دن قیامت کے ساتھہ عمل اونکے کے اور جب کہا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے غار مین لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا یعنے نہ غم کر کہ اللہ تعالی ساتھہ
ہماری ہے یہہ بہی حق ہے اور اوپر ظاہر معنے اپنی کے اور دلالت کرتا ہے حال
اوپر اس بات کے کہ حکم اس معیت کا اس جگہہ مدد اور تائید ہے مع العلم اور اسیطرح
قول اللہ تعالی کا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ یعنے اللہ ساتھہ

وان ... نظر معہ بالجامعۃ الک فوق راسک فاللہ مع خلقہ حقیقۃ وھو فوق عرشہ حقیقۃ ثم ھذہ المعیۃ تختلف احکامھا بحسب الموارد فلما قال یعلم ما یلج فی الارض وما یخرج منھا وما ینزل من السماء وما یعرج فیھا وھو معکم اینما کنتم واللہ بما تعملون بصیر دل ظاھر الخطاب علی ان حکم ھذہ المعیۃ ومقتضاھا انہ مطلع علیکم شھید علیکم ومھیمن عالم بکم وھذا معنی قول السلف انہ معھم بعلمہ وھذا ظاھر الخطاب وحقیقتہ

89

وکذلک فی قولہ تعالی ما یکون من نجوی ثلثۃ الا ھو رابعھم ولا خمسۃ الا ھو سادسھم ولا ادنی من ذلک ولا اکثر الا ھو معھم اینما کانوا ثم ینبئھم بما عملوا یوم القیمۃ ولما قال النبی صلعم فی الغار لا تحزن ان اللہ معنا کان ھذا ایضا حقا علی ظاھرہ ودلت الحال علی ان حکم ھذہ المعیۃ ھنا معیۃ الاطلاع والنصر والتایید وکذلک قولہ تع ان اللہ مع

الذين اتقوا والذين هم محسنون وكذلك قوله لموسى وهرون انني معكما اسمع وارى ههنا المعية على ظاهرها وحكمها في هذه المواطن النصر والتائيد وقد يدخل على صبي من يخيفه فيبكي فيشرف عليها ابوه من فوق السقف ويقول له لا تخف انا معك وانا ههنا او انا حاضر ونحو ذلك فينبهه على المعية الموجبة بحكم الحال لدفع المكروه ففرق بين معنى المعية وبين مقتضاها وربما صار مقتضاها من معناها فيختلف باختلاف المواضع

ان لوگون کے ساتھ ہے کہ وہ تقوی کرین اور ساتھہ اون لوگون کے ہے کہ خالص بندگی کرین اور اسیطرح قول اللہ تعالی کا موسی اور ہارون کو اِنَّنِي مَعَكُمَا أَسْمَعُ وَأَرَىٰ مین ساتھہ تمہاری ہون سنتا ہون اور دیکھتا ہون اور معیت اسجگہہ اوپر ظاہر معنی اپنے کے اور حکم اسکا ان مکانون مین مدد اور تائید ہے اور کبھی لڑکا ڈرتا ہے کسی چیز سے اور روتا ہے پس دیکھتا ہے چہت کی اوپر سے باپ اوسکا اور کہتا ہے کہ مت ڈر مین تیری ساتھہ ہون اور یا یون کہتا ہے کہ مین وہان ہون یا کہتا ہے مین حاضر ہون خبر دیتا ہے اوسکو اوپر ایسی ساتھہ ہونیکے کہ بحکم حال کے سمجھا جاتا ہے اوس سے دفع کرنا سختے کا پس فرق ہے درمیان معنے معیت کے اور درمیان مقتضاء اوسکی کے اور بسا اوقات ہنچاتا ہے مقتضاء اوسکا معنے اوسکی پس مختلف ہوتی ہین ساتھہ اختلاف مکانونکے پس یہہ معیت ایک لفظ ہی کہ تحقیق استعمال کیا گیا ہے بیچ کتاب وسنت کے کئی جگہہ مین مختلف ہی مقتضاء ہر جگہہ کا پس یہہ اختلاف معانی سے خالی نہین یا مختلف ہے دلالت اوسکی باعتبار مکان کے یا دلالت کرتے ہی اوپر قدر مشترک کے اور متمیز ہے ہر مکان ساتھہ خاصیت اپنی کے پس ہر دو صورت مین نہین مقتضاء اس معیت کا کہ ہو ذات رب عز وجل کے ملی ہوئے خلقت مین تا کہ کہا جاوی کہ پہری گئی ہی یہہ معیت ظاہر معنے اپنی سے اور امثال اوسکی لفظ ربوبیت کا اور عبودیت کا ہے کہ وہ دونون لفظ اگرچہ مشترک ہین تمام مخلوق مین بیچ اصل معنے ربوبیت اور عبودیت کے پس جبوقت کہا رب العلمین نے رب موسی وہارون یعنی رب موسی اور ہارون کا ہے واسطے ربوبیت موسی اور ہارون کے اختصاص

90

فلفظ قد استعمل في الكتاب والسنة في مواضع فيقتضي في كل موضع امورا لا يقتضيها في الموضع الآخر فاما ان يختلف دلالتها بحسب المواضع او يدل على قدر مشترك بين جميع مواردها وان امتاز كل موضع بخاصية فعلى التقديرين ليس مقتضاها ان يكون ذات الرب عز وجل مختلطة بالخلق حتى يقال قد صرفت عن ظاهرها ونظيرها لفظ الربوبية والعبودية فانهما وان اشتركتا في اصل الربوبية والتعبيد فلما قال رب العالمين رب موسى وهرون كانت ربوبية لهما اختصاص

کہ زیادہ ہے اور ربوبیت عام خلقت کے کیونکہ جسکو عطا کری اللہ تعالی کمالیت
زیادہ غیر لوگون سے پس تحقیق پرورش کیا اوسکو اور پرورش کیا اوسکو پرورش کرنا اور تربیت
کی اوسکو زیادہ بہ نسبت غیرونکی اور اسیطرح قول اللہ تعالی کا عَیْناً یَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰہِ یعنے
چشمہ ہوینگی اس سے بندی اللہ کے سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا یعنے
پاک ہے وہ اللہ کہ جسنے سیر کرایا بندہ اپنی کو راتین پس عبودیت کبھی مراد لی جاتی ہے
اوس سے لیاقت عبودیت کی پس یہہ معنی عبودیت کے عام ہین تمام خلقت کو
جسطرح کہ قول اللہ تعالے کا اِنْ کُلُّ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّا اٰتِی الرَّحْمٰنِ عَبْدًا
نہین ہے کوئی آسمان مین اور زمین مین مگر آنے والا ہے اللہ کے پاس بندہ ہوکر اور
کبھی مراد رکھی جاتی ہے ساتھہ اوس عبد کے عابد پس خاص ہے نہین شامل کل کو
پہر اس قسم کے عابد کئی طرح کے مختلف الحال ہین جو شخص کہ بہت عابد ہوا ازروئے
علم اور حال کے ہوگے عبودیت اوسکی کامل پس ہوگی اضافت عبودیت
بیچ حق اوسکی کے کامل باوجود اوسکی کہ یہہ سب معانی عبودیت کے حقیقی ہین بیچ
ہر جگہہ کے اور ایسی الفاظونکا نام بعضے مشکلہ رکھتی ہین واسطی شک پڑجانے
سُننے والے کے بیچ اون الفاظون کے آیا یہہ الفاظ اقسام اسماء متواطی سی ہین
یا قسم اقسام مشترک فی اللفظ سے فقط اور محقق جانتے ہین کہ یہہ الفاظ
نہین باہر جنس متواطی سے کیونکہ واضع لغت نی وضع کیا ہے ان الفاظ کو
مقابلہ قدر مشترک کے اگرچہ ہے نوع خاص متواطی سے پس نہین خوف ساتھہ کرنے اوسکی
کے ساتھہ لفظ کے اور جو شخص جانی گا یہہ بات کہ معیت نسبت کیجاتی ہے
طرف ہر نوعکے انواع مخلوقات سے مثل اضافت ربوبیت کے اور جانیگا تحقیق یہہ بات

زائد علی الربوبیۃ العامۃ للخلق فان من اعطاہ اللہ تعالی من الکمال اکثر مما اعطی غیرہ فقد ربہ ورباہ ربوبیۃ وتربیۃ اکمل من غیرہ ومن ذلک قولہ تعالی عینا یشرب بہا عباد اللہ وسبحن الذی اسری بعبدہ لیلا فان العبد تارۃ یعنی بہ المعبد فیعم الخلق کما فی قولہ تعالی ان کل من فی السموات والارض الا آتی الرحمن عبدا وتارۃ یعنی بہ العابد فیخص ثم یختلفون فمن کان اعبد علما وحالا کانت عبودیتہ اکمل فکانت الاضافۃ فی حقہ اکمل مع انہا حقیقۃ فی جمیع المواضع ومثل ہذہ الالفاظ یسمیہا بعض الناس مشککۃ لتشکیک المستمع فیہا ہل ہی من قبیل الاسماء المتواطیۃ او من قبیل المشترکۃ فی اللفظ فقط والمحققون یعلمون انہا لیست خارجۃ عن جنس المتواطیۃ اذ واضع اللغۃ انما وضع اللفظ بازاء القدر المشترک وان کان نوعا مختصا من المتواطیۃ فلا بأس بتخصیصہا بلفظ ومن علم ان المعیۃ تضاف الی کل نوع من انواع المخلوقات کاضافۃ الربوبیۃ مثلا وان

کہ استوی علی العرش کے دوسرے معنی نہین ہین مگر استوا عرش کے اور تحقیق اللہ تعالے سے
وصف کیا جاتا ہے ساتھ علو اور فوقیت حقیقی کے اور صفت نہین کیا جاتا ہے
ساتھ اسفل ہونیکی اور نہ ساتھ نیچے ہونے کے ہرگز نہ حقیقۃً اور نہ مجازاً تو جانے
گا یہہ بات کہ قرآن اوپر معانے اپنی کے ہے بغیر تحریف کے پہر جو شخص وہم کرے
کہ ہونا اللہ تعالی اوپر آسمانون کے ساتھ ان معنون کے ہے کہ آسمان گھیرتا
اوسکو اور احاطہ کرتا ہے اوسکو وہ جھوٹا ہے اگر نقل کرے اوسکو کسی غیر سے
اور اعتقاد کرے ان معنون کو بیچ حق رب اپنی کے تو گمراہی ہے نہین سنا ہمنے
کسیکو کہ سمجہا ہو ان معنون کو اس لفظ سے اور نہین دیکہا ہمنے کسیکو جو نقل کیا
اوسنے کسی سے اگر سوال کئے جاوین عام مسلمان آیا سمجہتے ہو اس قول اللہ تعالے
سے اور قول رسول اوسکے کا کہ تحقیق اللہ تعالی اوپر آسمانونکے ہے یہہ بات کہ آسمان
گھیرتا ہے اوسکو فوراً جواب دیگا ہر ایک اور کہیگا یہہ وہ بات ہے کہ نہین گذرے
بیچ دل ہمارے کے اور جب یہہ بات ہے تو بڑا تکلف ہے کہ ٹہرایا جاوے ظاہر
لفظ کو ایسا محال کہ نہین سمجہتے اوسے اوسکو آدمی پہر ارادہ کرے تاویل اوسکے کا
بلکہ نزدیک مسلمانونکے یہہ دونون باتین کہ اللہ تعالے آسمانون مین ہے اور اللہ تعالے
اوپر عرش کے ہے ایک ہے بات ہے کیونکہ آسمان بمعنے علو کے ہے پس معنی ان
دونون کی یہہ ہین کہ اللہ تعالے اوپر ہے نیچے نہین اور جانتے ہین تمام مسلمان کہ
اللہ تعالے کے کرسی نے گھیر لیا ہے تمام آسمانون اور زمین کو اور کرسی بہ نسبت
عرش کے مثل ایک حلقہ کی ہے کہ پڑا ہو میدان وسیع مین اور عرش ایک مخلوق ہے
مخلوقات اللہ کی سے نہین کچھ نسبت اوسکو طرف قدرت اور عظمت اللہ تعالے کے

ومعنى ذلك ان القرآن علما ... بالتحت فلا حقيقة ولا مجازا ولا يوصف بالسفول ولا بالعلو والفوقية الحقيقية العرش وان الله تعالى يوصف الاستوى على العرش ليس له

هو عليه من غير تحريف ثم من توهم ان كون الله في السماء بمعنى ان السماء تحيط به وتحويه فهو كاذب ان نقله عن غيره وضال ان اعتقده في ربه وما سمعنا احدا يفهمه من اللفظ ولا رأينا احدا نقله عن احد ولو سئل سائر المسلمين هل يفهمون من قول الله تعالى ورسوله ان الله تعالى

92

في السماء ان السماء تحويه لبادر كل احد منهم الى ان يقول هذا شيء لعله لم يخطر ببالنا واذا كان الامر هكذا فمن التكلف ان يجعل ظاهر اللفظ شيئا محالا لا يفهمه الناس منه ثم يريد ان يتأوله بل عند المسلمين ان الله تعالى في السماء ... واحد اذ السماء ... يعني ان الله في العلو لا في السفل وقد علم المسلمين ان كرسيه تعالى وسع السموات والارض وان الكرسي في العرش كحلقة ملقاة في ارض فلاة وان العرش خلق من مخلوقات الله لا نسبة له الى قدرة الله وعظمته

فکیف یتوهم ان خلقا یحیط به سبحانه وقد قال ولاصلبنکم فی جذوع النخل بمعنی علی وقال فسیروا فی الارض وهو كلام عربی حقیقته لا مجاز او هذا یعلمه من عرف حقائق معانی الحروف وانها متواطئة فی الغالب لا مشترکة وكذلك قوله صلعم اذا قام احدکم الی الصلوة فان الله قبل وجهه فلا یبصق قبل وجهه الحدیث حق علی ظاهره وهو سبحانه فوق العرش وهو قبل وجه المصلی بل هذا الوصف یثبت للمخلوقات فان الانسان لو انه یناجی السماء او انه یناجی الشمس والقمر لکانت السماء والشمس والقمر فوقه وکانت ایضا قبل وجهه وقد ضرب النبی صلعم المثل بذلك ولله المثل الاعلی ولکن المقصود بالتمثیل بیان جواز هذا وامکانه لا تشبیه الخالق بالمخلوق فقال النبی صلعم ما منکم من احد الا سیری ربه مخلیا به فقال له ابو رزین العقیلی کیف یا رسول الله وهو واحد ونحن جمیع فقال النبی صلعم سانبئك بمثل ذلك فی آلاء الله تعالی

پس کیونکر وہم کریگا مومن بیچ سمجہنے ان باتونکی کہ مخلوق اوسکی نے گہیر لیا ہی اوسکو
اور حالانکہ فرمایا اللہ تعالی نے وَلَاُصَلِّبَنَّکُمْ فِی جُذُوْعِ النَّخْلِ اور فرمایا اللہ تعالی نے
فَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ اور مثل اوسکی یعنے البتہ سولی دونگا تمکو اوپر شاخون کہجور کے
یعنے سیر کرو تم اوپر زمین کے یہان فی بمعنی علی کے ہین اور یہہ کلام عرب حقیقی
ہے نہ مجازی اور یہہ جانتا ہی وہ شخص کہ پہچانتا ہے حقیقت معانی حروف کے
اور یہہ بہی جانتا ہی کہ یہہ سب معانی متواطی ہین یعنے صریح مستعمل نہ مشترک اسیطرح
ہے قول رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِنَ الصَّلٰوۃِ فَاِنَّ اللّٰہَ قِبَلَ
وَجْہِہٖ فَلَا یَبْصُقْ قِبَلَ وَجْہِہٖ الْحَدِیْث جسوقت کہ قایم ہووی ایک تمہارا نماز مین تحقیق
اللہ تعالی روبرو منہ اوسکی کے ہے پس چاہیے کہ نہ تہوکے آگے موہنہ اپنی کے حق ہے
اوپر ظاہر معنے اپنی کے اور وہ سبحانہ تعالی اوپر عرش کے آگی موہنہ مصلی کی ہے
بلکہ یہہ صفت پائی جاتے ہے مخلوق مین بہی کیونکہ اگر انسان باتین کری آسمان سے
اور یا باتین کری سورج سے او چاند سے البتہ وہ ہوگا آسمان اور سورج اور چاند اوپر اوسکی
اور بہی ہوگا آگے موہنہ اوسکی کے اور بیان کی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
مثال اوسکی اور واسطی اللہ کی ہین مثالین بلند لیکن مقصود تمثیل سے یہہ ہے
کہ ہونا اوپر اور سامہنے موہنہ کے ممکن ہے اور نہین مقصود تشبیہ خالق کے ساتھ
مخلوق کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین تمسی کوئی آدمی مگر دیکہیگا رب
اپنی کو اکیلا اکیلا ہو کر پس کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو رزین عقیلی نے کسطرح یا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حالانکہ وہ اللہ ایک ہے اور ہم بہت ہین پس فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتاتا ہون ایک مثال اوسکی بیچ مخلوق اللہ تعالی کے

هذا القمر لا تضامون في رؤيته
وهو آية من آيات الله تعالى
فالله اكبر وكما قال النبي صلعم
وقال انكم سترون ربكم كما ترون
الشمس والقمر فشبه الرؤية
بالرؤية [illegible]

یہہ چاند سب تم دیکھتے ہو اوسکو اکیلی اکیلے ہوکر اور وہ ایک نشانی ہے
نشانی اللہکی سی پس اللہ تعالی اکبر ہے یا جیسا کہ یہہ شک رادیکاہی
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم دیکھوگے رب اپنے کو جسطرح کہ دیکھتے ہو
سورج اور چاند کو پس تشبیہ دی دیکھنے کو ساتھہ دیکھنے کے اگرچہ دیکھی گے چیز نہین
مشابہ واسطے دیکھی گئے کے یعنی اللہ تعالی کو ساتھہ چاند کے تشبیہ نہین دے
مگر دیکھنے مین تشبیہ دی ہی پس مؤمن جب دیکھینگے رب اپنے کو دن قیامت کے
اور باتین کرینگے اوس سی ہر ایک دیکھیگا اوسکو اوپر اپنے آگے مونہہ اپنے کے
جسطرح دیکھتا ہی چاند اور سورج کو پس نہین منافات ہرگز آیات فوقیت اور آیات
معیت مین جس شخص کو ہی نصیبہ معرفت اللہ تعالی کے کا اور علم راسخ اللہ کا ہوگا
اقرار اوسکا موافق کتاب اور سنت کی بہت پختہ اور معلوم کر تحقیق بعض متاخرین سے
وہ شخص ہے کہ کہتا ہی کہ مذہب سلف کا ان آیات مین اقرار کرنا ان آیات کا ہی
جسطرح کہ آئین ہین مع اس اعتقاد کے کہ ظاہر معنے ان آیات کے مراد نہین اور
لفظ ظاہرہا غیر مراد کا مجمل ہے کیونکہ قول اوسکا ظاہرہا غیر مراد احتمال رکھتا ہے
کہ مراد ساتھہ ظاہر کے صفات مخلوقات کے اور صفات نوپیدا کی ہے مثلاً مراد
لیجاوی ہونے اللہ کے سی آگے مونہہ مصلے کے کہ وہ اللہ ٹہرا ہوا بیچ دیوار کے کہ روبرو
مونہہ مصلی کے ہی اور مراد لیجاوی معیۃ اللہ تعالی سے کہ وہ ہماری دائین بائین ہے
اور اسیطرح کے اور الفاظ پس بلاشک اس حدیث سی یہہ معنی نہین مراد اور
جو شخص کہ کہتا ہے کہ مذہب سلف کا یہہ ہی کہ ان آیات سی یہہ معنی مذکور مراد نہین
پس تحقیق صواب کیا اوسنے بیچ معنے کے لیکن خطا کیا بیچ بولنے اس قول کے

وناجوه كل يراه فوقه قبل وجهه
كما يرى الشمس والقمر ولا منافاة
اصلاً ومن كان له نصيب في المعرفة
بالله والرسوخ في العلم بالله
يكون اقراره بالكتاب والسنة
على ما هما عليه اوكد واعلم ان
من المتأخرين من يقول مذهب السلف
اقرارها على ما جاءت به مع اعتقاد

۹۴

ان ظاهرها غير مراد وهذا اللفظ
مجمل فان قوله ظاهرها غير مراد
يحتمل انه اراد بالظاهر نعوت
المخلوقين وصفات المحدثين
مثل ان يراد بكون الله قبل وجه
المصلي انه مستقر في الحائط
الذي يصلي اليه وان الله معنا
ظاهره انه الى جانبنا ونحو ذلك
فلا شك ان هذا غير
مراد ومن قال ان مذهب
السلف ان هذا غير
مراد فقد اصاب في المعنى
لكن اخطأ في اطلاق
القول

کرنی ظاہر آیات اور احادیث کا یہہ ہی کیونکہ یہہ معنی محال ظاہر معنے اس حدیث کے
نہین ہے جیسا کہ بیان کیا ہمنے بیچ کئی مکانون کے سوا اسکے مگر یہہ معنی ممتنع
ظاہر ہوگئی ہین بعض آدمیونکو پس ہوا قایل اوسکا صواب پر اس اعتبار سے
اور معذور بیچ بولنی کے کیونکہ ظہور اور خفا مختلف ہی ساتہہ اختلاف احوال
آدمیونکی اور وہ ظہور اور خفا امور نسبیہ سی ہے مگر بہتر یہہ ہے کہ بیان کیا
جاوی آگے اوس شخص کے کہ جو کہتا ہے کہ یہی معنی ظاہر آیات کے ہین کہا جاوی
اوسکو کہ یہہ معنی ظاہر نہین ہین تاکہ حق ادا کیا جاوی کلام اللہ اور کلام رسول اللہ کا
لفظاً اور معنیً اگر ناقل سلف نے مراد رکہی ہے ساتہہ قول ظاہر غیر مراد کے یہہ کہ ظاہر
معنے ان آیات اور احادیث کے جو لایق ہین واسطی بزرگی اور عظمت اللہ تعالی کے
اور نہین مشابہ ساتہہ صفت مخلوقات کے بلکہ وہ معنی واجب ہین واسطی اللہ تعالی
کے یا جایز ہین واسطی اللہ تعالے کے جواز ذہنی یا جواز خارجی اور کہتا ہی کہ یہہ
معنے نہین مراد پس تحقیق خطا کیا اوسنی نقل کرنے سلف سی یا دیدہ دانستہ جہوٹ
بولا اوسنی اوپر سلف کے پس نہین ممکن ہے کسیکو کہ نقل کری کسی سلف سے ایسا لفظ کہ
دلالت کری نصاً یا ظاہراً اس بات پر کہ اعتقاد سلف کا یہی تہا کہ اللہ تعالی نہین ہے
اوپر عرش کے اور نہ یہہ بات کہ نہین ہے واسطی اللہ تعالی کے سننا اور دیکہنا
اور ہاتہہ حقیقۃً تحقیق دیکہی ہمنے یہہ معنی کہ سمجہہ بیٹہی ہین بعض لوگ حکایت
کرتے ہین سلف سی اور کہتی ہین کہ طریقہ اہل تاویل کا بعینہ طریقہ اہل سلف کا ہے
یعنے دونون فرقون کا اتفاق ہے کہ یہہ آیات اور احادیث نہین دلالت کرتے
ہین اوپر صفات اللہ تعالی کے لیکن سلف ساکت ہوئی ہین تاویل سے اور تسلیم

ظاهر الآيات والأحاديث فإن هذا المعنى المحال ليس هو الظاهر على ما قد بيناه في غير هذا الموضع اللهم إلا أن يكون هذا المعنى الممتنع صار يظهر لبعض الناس فيكون القائل لذلك مصيبا بهذا الاعتبار معذورا في هذا الإطلاق فإن الظهور والبطون قد يختلف باختلاف أحوال الناس وهو من الأمور النسبية وكان أحسن من هذا أن يبين لمن اعتقد أن هذا هو الظاهر أن هذا ليس هو الظاهر حتى يكون قد أعطى كلام الله وكلام رسوله حقه لفظا ومعنى وإن كان

95

الناقل عن السلف أراد بقوله الظاهر غير مراد عندهم أن المعاني التي تظهر من هذه الآيات والأحاديث مما يليق بجلال الله وعظمته ولا يختص بصفة المخلوقين بل هي واجبة لله أو جائزة عليه جوازا ذهنيا أو جوازا خارجيا غير مراد فهذا قد أخطأ فيما نقله عن السلف أو تعمد الكذب فما يمكن أحدا قط أن ينقل عن واحد من السلف ما يدل لا نصا ولا ظاهرا أنهم كانوا يعتقدون أن الله ليس فوق العرش ولا أن الله ليس له سمع وبصر ويد حقيقة وقد رأيت

هذا المعنى ينتحله بعض من يحكيه عن السلف ويقول إن طريقة أهل التأويل هي في الحقيقة طريقة

السلف بمعنى أن الفريقين اتفقوا على أن هذه الآيات والأحاديث لم تدل على صفات الله ولكن السلف سكتوا عن تأويلها

دیکھی مصلحت تاویل مین واسطی حاجت کے اور کہتا ہے وہ شخص کہ فرق یہہ ہے
کہ یہہ متاخرین اہل تاویل مراد لیتی ہین ساتہہ تاویل کے اور وہ سلف نہین مراد لیتے
کیونکہ جایز ہے کہ مراد اسکی غیر اس تاویل کے ہو اور یہہ قول علی الاطلاق کذب
صریح ہے اوپر سلف کی ایبر بیچ صفات کے پس یقیناً کذب صریح ہی مثل اس قول
کے اللہ تعالی اوپر عرش کے ہے یعنی اس قول مین سلف ہرگز تاویل نہین کرتے یہ شخص
اونپر کذب صریح کہتا ہے جو شخص کہ تامل کری کلام سلف مین کہ منقول ہے اونسے
اور اس فتوی مین دسوان حصہ بہی منقول نہین ہے پس جان لیگا بضرور کہ
سلف نے تصریح کے ہے اس بات کے کہ اللہ تعالی اوپر عرش کے ہے حقیقۃً اور
اونہون نے نہین اعتقاد کیا خلاف اوسکی ہرگز اور بہت سلف نے تصریح کی ہے
بیچ اکثر صفات کے مثل اوسکی اور پہر کہا ہے سلف نے پیچہے تمام بحث کے اور
پیچہے مطالعہ کلام کے حتی الوسع اپنی کے واللہ اعلم اور نہین دیکہی مینے ہرگز کلام
ایکے سلف سی کہ دلالت کری نصّاً یا ظاہراً یا قرینۃً اوپر نفی حقیقت صفات
خبریہ کے بلکہ جو کچہہ دیکہا مینے اکثر کلام اونکی سے دلالت کرتے ہے نصّاً یا ظاہراً
اوپر ثبوت جنس صفات کے اور دیکہا مینی کہ ثابت کرتے ہین جنس صفات کو
اور نفی کرتے ہین تشبیہ کو اور انکار کرتے ہین مشبہ پر کہ تشبیہ دیتی ہین اللہ تعالی
کو ساتہہ خلق اوسکے اور انکار کرتے ہین سلف اوپر اوس شخص کے کہ نفی
کے اوسنی صفات کی مثل قول نعیم بن حماد خزاعی کے کہ شیخ بخاری کا ہی جو شخص
کہ تشبیہ دی اللہ تعالی کو ساتہہ خلق اوسکی پس تحقیق وہ کافر ہوا اور جو شخص انکار کرے
اوس صفات کا کہ وصف کیا اللہ تعالی نے ساتہہ اوسکی ذات اپنی کو پس تحقیق

لمصلحة فی تاویلها السبیل
الحاجة الی ذلک ویقول الفرق
ان هؤلاء قد یعنون المراد
بالتاویل واولئک لا یعنون
الجواز ان یراد غیره وهذا القول
علی الاطلاق کذب صریح
علی السلف اما فی کثیر من الصفات
فقطعاً مثل ان الله تع فوق
العرش فان من تامل کلام
السلف المنقول عنهم الذی
لم یحک منها عشره علم بالاضطرار
ان القوم کانوا مصرحین
بان الله فوق العرش حقیقة
وانهم ما اعتقدوا خلاف هذا
قط وکثیر منهم قد صرح فی کثیر
من الصفات بمثل ذلک والله یعلم
انی بعد البحث التام ومطالعة ما
امکن من الکلام وما رایت کلام احد
منهم یدل لا نصاً ولا ظاهراً
ولا بالقرائن علی نفی الصفات
الخبریة فی نفس الامر بل الذی
رایته ان کثیراً من کلامهم یدل اما نصاً
واما ظاهراً علی تقریر جنس هذه
ولا انقل عن کل واحد منهم اثبات
کل صفة بل الذی رایته انهم یثبتون
جنسها فی الجملة وما رایت احداً منهم
نفاها وانما ینفون التشبیه
وینکرون علی المشبهة الذین
یشبهون الله بخلقه مع انکارهم
علی من ینفی الصفات ایضاً کقول
نعیم بن حماد الخزاعی
شیخ البخاری من شبه الله بخلقه فقد کفر ومن جحد ما وصف الله به نفسه فقد

وہ کافر ہی اور نہین تشبیہ اوسمین کہ وصف کیا اللہ تعالے نے ساتہہ اوسکی ذات
اپنی کو اور وصف کے ساتہہ اوسکی رسول اوسکی نے اور جس شخص کو دیکہتی تہے
سلف کہ مبالغہ کرتا ہے نفی تشبیہ مین بغیر اثبات صفات کے کہتی تہے کہ یہہ
جہمی معطل ہے اور یہہ لفظ بہت ہی بیچ کلام اونکے کے کیونکہ جہمی اور معتزلہ
ان دونوین مثبت صفات کو مشبہ کہتے تہے جہوٹ اور افترا سی یہان تک
کہ بعض اونکی ایسی غلو کرنے والی تہے کہ بعض انبیاؤن کو بہے مشبہ ہونے کے
تہمت دیتی تہے جیسا کہ کہا ہے ثمامہ بن اشرس نے کہ سردار جہمیہ کا ہی کہتا ہی کہ تین انبیا
انبیاؤنسے مشبہ ہوئی ہین انمین سے ایک موسی علیہ السلام کہا اونہو نے اِنْ
هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ یعنی نہین ہے یہہ مگر فتنہ تیرا ہے یا اللہ دوسرا عیسے
علیہ السلام کہ کہا اونسی تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا اَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ
جانتا ہی تو وہ شی دل میری مین ہے اور نہین جانتا مین وہ شی کہ دل تیری مین ہے
تیسرے محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کہ کہا اونسی کہ اوترتا ہے رب ہمارا یہانتک
کہ ایک بڑی معتزلہ نے داخل کیا ہی کل آیمہ کو قسم مشبہ مثل امام مالک اور اصحاب
اوسکی کے اور ثوری اور اصحاب اوسکی اوزاعی اور اصحاب اوسکی اور امام شافعی
اور اصحاب اوسکی اور امام احمد اور اصحاب اوسکی اور اسحاق بن راہویہ اور ابو
عبیدہ وغیرہم کو اور تصنیف کی ابو اسحاق ابراہیم بن عثمان بن درباس شافعی نے
ایک کتاب نام رکہا اوسکا تنزیہ ایمۃ الشریعۃ عن الالقاب الشنیعۃ یعنی پاک کرنا
ائمہ شریعت القاب برے سے اور ذکر کے بیچ اوسکی کلام سلف کے اور غیر اونکے
کے بیچ معانی اس القاب مشبہ کے اور ذکر کیا ہے کہ اہل بدعت سے ہر جماعت نے لقب

ما وصف الله به نفسه و[لا] رسوله تشبيها وكانوا اذا رأوا الرجل قد اغرق في نفي التشبيه من غير اثبات الصفات قالوا هذا جهمي معطل وهذا كثير جدا في كلامهم فان الجهمية والمعتزلة الى اليوم يسمون من اثبت شيئا من الصفات مشبها كذبا منهم وافتراء حتى ان منهم من غلا ورمى الانبياء صلوات الله عليهم بذلك حتى قال ثمامة بن اشرس من رؤساء الجهمية ثلاثة من الانبياء مشبهة موسى حيث قال

97

ان هي الا فتنتك وعيسى حيث قال تعلم ما في نفسي ولا اعلم ما في نفسك ومحمد صلعم حيث قال ينزل ربنا وحتى ان جل المعتزلة يدخل عامة الائمة مثل مالك واصحابه والثوري واصحابه والاوزاعي واصحابه والشافعي واصحابه واحمد واصحابه واسحاق بن راهويه وابي عبيد وغيرهم في قسم المشبهة وقد صنف ابو اسحق ابرهيم بن عثمن بن درباس الشافعي جزءا سماه تنزيه ائمة الشريعة عن الالقاب الشنيعة وذكر فيه كلام السلف وغيرهم في معاني هذا الباب وذكر ان اهل البدع كل صنف منهم يلقب

اہل سنت کو ساتھ القاب جھوٹونکی اور گمان کیا رائی فاسد اپنی مین کہ یہہ لقب
صحیح ہین جسطرح کہ مشرکین لقب دیتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ القاب جھوٹونکی
پس رافضی نام رکہتی ہین اہل سنت کا ناصبی اور قدریہ نام رکہتی ہین اہل سُنّت کا
مجبرہ اور مرجیہ نام رکہتی ہین اہل سُنّت کا شکّاک اور جہمی نام رکہتی ہین مُشبّہ اور
اہل کلام نام رکہتی ہین حشویہ اور خارجی نام رکہتی ہین غُث اور غُثر یعنے بیقدر
اور کمینہ اور بھی مثل اوسکی جیسا کہ قریش نے نام رکہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا کبھی
مجنون اور کبھی شاعر اور کبھی کاہن کبھی مفتری کہا اہل سنت نے کہ یہہ علامت دین
صحیح کے اور کمال متابعت کے ہی اور کہتی ہین اہل سنت کہ سُنّت وہی ہی کہ تھے
اوپر اوسکی نبی صلے اللہ علیہ وسلم از روئی اعتقاد اور از روئی چلنے اور قول عمل کے
پس جسطرح کہ منکرین نام رکہتی تھے اونکا ساتھہ نامون بری جھوٹونکے اور بسبب
عقیدہ فاسدہ اپنی کے اُن القابون کو سچا جانتے تھے اوسیطرح حال تابعدارون
انبیا ونکا ہی کہ بہت قریب اوسکی ہین زندگی اور موت مین از ظاہر اور باطن مین
اور جو لوگ کہ موافق ہی باطن اونکا اور عاجز ہین قایم کرنے ظاہر سے اور وہ
لوگ کہ موافق ہی ظاہر اونکا اور عاجز ہین تحقیق باطن کے سے اور وہ لوگ
کہ موافق ہین ظاہر اور باطن مین حتے الوسع ضرور ہے واسطے مونہہ پھیرنے
والون کے سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ بات کہ ناقص جانین ان
لوگونکو اور برا جانین اونکو اور نام رکہین اونکی جھوٹی نامونسی مثل قول رافضی
کہ جو شخص کہ نہ برا کہی ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما کو کہتا ہی کہ دشمن ہے علی کا
کیونکہ دوستی نہین ہوتی ہے علی سے مگر ساتھہ بیزاری ابو بکر اور عمر کے پھر نام رکہتا ہی

من احب ابابکر وعمر رضی اللہ عنهما ناصبیا بناء علی هذه القاعدة الباطلة التی اعتقدها معه او عاند فیها وهو الغالب وکقول القدری من اعتقد ان الله مرید الکائنات وخالق افعال العباد فقد سلب الاختیار عن العباد والقدرة وجعلهم مجبورین کالجمادات التی لا ارادة لها ولا قدرة وکقول الجهمی من قال ان الله فوق العرش فقد زعم انه محصور وانه جسم مرکب محدود وانه مشابه للخلق وکقول الجهمیة من قال ان لله علما وقدرة فقد زعم انه جسم

اوس شخص کا کہ دوست رکھتا ہی ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما کو
ناصبی واسطی بنا کرنے اوپر اوسی قاعدہ باطل اپنی کے کہ اعتقاد کرتا ہی اوسکو
صحیح یا متعصب معاندہی اوس قاعدہ مین اور غالب یہی ہے کہ متعصب معاند ہی ہوتا ہے
اور مثل قول قدریہ کے جو اعتقاد کری کہ اللہ تعالی ارادہ کرنے والا ہی اور پیدا کرنے
والا ہے کاروبار بندونکی کہتا ہی وہ قدریہ اس اعتقاد کرنے والیکو کہ دور کردیا اوسنی
اختیار اور قدرت بندونکا اور کردیا بندونکو مجبور مثل پتھرونکی بے ارادہ اور بیقدرت
اور مثل قول جہمی کے بیچ حق اوس شخص کے کہ کہتا ہی اللہ تعالی اوپر عرش کے ہی کہتا ہے
جہمی کہ اوسنی محصور کردیا اللہ تعالی کو اور مقرر کردیا اللہ تعالی کو جسم مرکب محدود اور
کردیا اوسکو مشابہ خلق کے اور مثل قول جہمی کے بیچ حق اوس شخص کے کہ کہتا ہی تحقیق
واسطے اللہ تعالی کے علم ہے اور قدرت ہی کہتا ہی جہمیہ کہ مقرر کیا اوس شخص نے
اللہ تعالی کو جسم اور یہہ مشبہ کیونکہ یہہ صفات اعراض کے ہین اور اعراض نہین
قایم ہوتی مگر ساتھہ جوہر کے کہ محتاج مکان کا ہے وہ جسم ہے یا جوہر فرد ہی اور
جو کہی یہہ وہ مشبہ ہی کیونکہ اجسام باہم متماثل ہین یعنے جو حکم ایک کا ہی وہی حکم
دوسریکا ہے اور جو شخص حکایت کری اقوال آدمیونکی اور نام رکھے اونکو ایسے
نام جہوٹے واسطی بنا کرنے عقیدہ باطلہ اپنی کے کہ مخالف ہین وہ لوگ عقیدہ اوسکے
سے پس قسم ہے رب اوسکی کے کہ اللہ تعالی مقابل اوسکی گہات مین ہی اور نہین
پوچہنا مگر برائی کا مگو برائی والی کو حاصل کلام کا یہہ ہی کہ اقسام ممکنہ آیات صفات
مین اور احادیث صفات مین چہہ قسم ہین ہر قسم پر ایک جماعت ہی اہل قبلہ سے
دو قسم کہتی ہین کہ جاری کرین ہم ان آیات اور احادیث کو اوپر ظاہر اونکی کے

وهو مشبه لان هذه الصفات اعراض والعرض لا یقوم الا بجوهر متحیز وکل متحیز فهو جسم او جوهر فرد ومن قال ذلک فهو مشبه لان الاجسام متماثلة ومن حکی عن الناس المقالات وسماهم بهذه الاسماء المکذوبة بناء علی عقیدتهم التی هم مخالفون لهم فیها فهو وربه الله من ورائه بالمرصاد ولا یحیق المکر السیء الا باهله وجماع الامر ان الاقسام الممکنة فی آیات الصفات واحادیثها ستة اقسام کل قسم علیه طائفة من اهل القبلة قسمان یقولون تجری علی ظواهرها

وقسم يقولون هي خلاف ظواهرها وقسم يسكتون
اما هؤلاء فيقولون فقسمان
احدهما من يجريها على ظاهرها ويجعل ظاهرها من جنس صفات المخلوقين فهؤلاء المشبهة ومذهبهم باطل انكره السلف واليه توجه الرد بالحق والثاني من يجريها على ظاهرها اللائق بجلال الله كما يجري ظاهر اسم العليم والقدير والرب والاله والموجود والذات ونحو ذلك على ظاهرها اللائق بجلال الله فان ظواهر هذه الصفات في

اور دو قسم کہتی ہین کہ یہہ کل آیات اور احادیث خلاف ظاہر کے ہین
اور دو قسم خاموش ہین آپس مین پہلے یعنی جو جاری کرنے والی ہین ظاہر پر وہ بہی
دو قسم ہین ایک فرقہ وہ ہی کہ جاری کرتا ہی آیات کو اوپر ظاہر اونکی کے اور ٹہراتا
ہے ظاہر اونکی کو جنس صفات مخلوقات کے سی اور یہہ لوگ مشبہ ہین اور مذہب
اونکا باطل ہے انکار کیا انپہ سلف نے اور اہل حق طرف اونکی متوجہ ہوئی واسطے رد
کرنیکے اور دوسرا قسم ان دونو مین وہ ہی کہ جاری کرتا ہی اون آیات کو اوپر ظاہر
اونکی کے جیسا کہ لایق ہے ساتہہ بزرگی اللہ تعالی کے جسطرح کہ جاری کرتا ہی اسم علیم
اور قدیر اور رب اور الہ اور موجود اور ذات کا اور سوا اوسکی اوپر ظاہر اونکی
کے کہ لایق ہے ساتہہ جلال اللہ تعالی کے کیونکہ ظاہر ان صفات کی بیچ حق مخلوق کے
یا جوہر ہین تو پیدا یا عرض ہین قایم ساتہہ اوس جوہر کے پس علم اور قدرت اور کلام اور
مشیت اور رحمت اور رضا اور غضب اور مثل انکی بیچ حق بندونکی اعراض
ہین اور مونہہ اور ہاتہہ اور آنکہہ بیچ حق اوس بندہ کے اجسام ہین اور جب
ہوا اللہ تعالے موصوف نزدیک اکثر اہل اثبات کے ساتہہ علم اور قدرت کے
اور کلام اور مشیت کے اور اگر یہہ ہر ایک عرض نہین کیسی عرض کہ جایز ہو اوپر
اونکی وہ چیز کہ جایز ہے اوپر صفت مخلوقات کے پس جایز ہے یہہ کہ ہو مونہہ
اللہ کا اور دونو ہاتہہ اللہ کے صفتین نہ اجسام کہ جایز ہے اوپر اونکی وہ چیز کہ جایز
ہے اوپر صفات مخلوقات کے یعنی اگر علم اور قدرت
وغیرہ کو اعراض نہین جانتی پس ید اور وجہ وغیرہ کو بہی اجسام نہ سمجھنا چاہئے
یہہ وہ مذہب ہے کہ حکایت کیا اوسکو خطابی نے اور غیر اوسکی نے سلف سی اور

100

حق المخلوق اما جوهر محدث واما عرض قائم به فالعلم والقدرة والكلام والمشيئة والرحمة والرضى والغضب ونحو ذلك في حق العبد اعراض والوجه واليد والعين في حقه اجسام فاذا كان الله موصوفا عند عامة اهل الاثبات بان له علما وقدرة وكلاما ومشيئة وان لم يكن ذلك عرضا يجوز عليه ما يجوز على صفات المخلوقين جاز ان يكون وجه الله ويداه صفات ليست اجساما يجوز عليها ما يجوز على صفات المخلوقين وهذا هو المذهب الذي حكاه الخطابي وغيره عن السلف

اوسپر دلالت کرتے ہی کلام جمہور سلف کی اور کلام باقی اماموں کی بہی مخالف
نہیں ہے اونکی اور یہہ امر واضح ہے کیونکہ صفات مثل ذات کی ہوتے ہین پس جب
ذات اللہ کی ثابت ہی حقیقتہً بغیر اوسبات کی کہ ہو جنس ذوات مخلوقات سے
پس اسیطرح صفات اللہ کے ثابت ہین حقیقتہً بغیر اسبات کے کہ ہون جنس صفات
مخلوقات کی سے پس جو شخص کہے کہ نہیں سمجہتا ہوں مین علم اور ید کو مگر جنس اوس علم
اور ید سی کہ مقرر اور مشہور ہین کہا جاوی واسطی اوسکی کسطرح سمجہتا ہی تو ذات کو
بغیر جنس مخلوقات کی ہی اور معلوم ہی یہہ بات کہ صفات ہر موصوف کی مناسب ہے
ذات اوسکی کو اور مناسب ہے حقیقت اوسکی کو پس جو شخص نہ سمجہے صفات رب کے کہ لیس
کمثلہ شیئ ہی مگر اوسیطرح کہ مشابہ مخلوق کے پس گمراہ ہوا عقل اپنی مین اور دین اپنی مین
کیا اچہا کہا ہے بعضوں نے جسوقت کہی تجکو جہمی کہ استوی کسطرح ہی اور کسطرح اوترتا
ہی رب آسمان دنیا مین اور کسطرح ہین دونوں ہاتہہ اوسکی یا مثل اوسکی پس کہہ تو اوسکو
کہ کسطرح وہ ذات اپنی مین جب کہی جہمی اوسکی جواب مین کہ نہین جانتا کوئی اوسکو
مگر وہی اور کنہ باریتعالی کے غیر معلوم ہی واسطی بشر کے پس کہہ تو اوسکو کہ علم کیفیت
صفات کا مستلزم ہی علم کیفیت موصوف کو پس کسطرح ممکن ہے کہ معلوم ہو کیفیت
صفت اوس چیز کے کہ خود کیفیت اوسکی معلوم نہین بلا شک علم ذات وصفات کا
از روئی حکمت کے اوسی وجہ سی ہوتا ہی کہ لایق ہے اوس ذات کو بلکہ یہہ دیکہہ
مخلوقات بہشت کی کہ ثابت ہی ابن عباس سے کہ فرمایا ابن عباس نے نہین کوئی
چیز دنیا مین مگر سمنام ہی اشیاء آخرت سی اور خبر دی اللہ تعالی نے کہ نہین جانتا
کوئی آدمی اوس شئی کو کہ پوشیدہ رکہی ہے اللہ نے واسطی اوسکی ٹہنڈک آنکہوں کی

١٠١

انہ قال لیس فی الدنیا مما فی الآخرۃ الا الاسماء وقد اخبر اللہ تعالی انہ لا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین

یعنی انعام جنت سی اور خبر دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہشتون مین وہ شے
ہی کہ نہ آنکھون نے دیکھا اور نہ کانون نے سُنا اور نہ گذری اوپر دل کسے آدمی کے جب نعمت
بہشتون کی کہ ایک مخلوق ہی مخلوق اللہ تعالی سے اسطرح ہو پس کیا خیال ہے تیرا
ساتھہ خالق سبحانہ تعالی کے اور یہہ دیکھو روح کہ بیچ آدم کے ہی جانتا ہی عاقل کسطرح
بیقرار ہین آدمی بیچ سمجھنے حقیقت اوس روح کے اور خاموش ہوئی ہی نص بیان
کیفیت اوسکی سے آیا ہمین عبرت پکڑتا عاقل ساتھہ ان باتونکی کلام کرنے سی بیچ
کیفیت اللہ تعالی کے باوجود کہ ہم یقین رکھتی ہین کہ روح بدن مین ہی اور نکلتا ہے
اوس سے اور چڑہتی ہے وہ روح طرف آسمان کے اور کہنچی جاتی ہے اوس بدن سے
وقت نزع کے جسطرح صحیح ہی احادیث صحیح مین نہین غلو کرتے ہین ہم مجرد کہنے
اوسکی مین مثل غلو متفلسفہ کے اور جو موافق اونکی ہین کیونکہ وہ نفی کرتے ہین اوس سے
چڑہنے کو اور اوترنے کو اور اتصال ساتھہ بدن کے اور انفصال اوس بدن سے اور اسیطرح
خبط کرتے ہین اوسمین کیونکہ اعتقاد کیا اونہون نے روح کو کہ غیر جنس بدن و صفات
بدن کی ہے پس غیر جنس ہونا اوسکا واسطی بدنکی نفی نہین کرتا اسبات کو کہ ہووین
یہہ صفات ثابت واسطی روح کے جیسا کہ لایق ہے واسطی اوس روح کے پس بہتر یہہ
ہے کہ تفسیر کرین کلام ان متفلسفین کو موافق نصوص کے پس اس صورت مین خطا ہونے
مین ہوگی اور کہان ملتا ہی اونکو یہہ درجہ آیہہ دو قسم وہ کہ نفی کرتے ہین ظاہر ان
آیات کے یعنی وہ لوگ کہتی ہین نہین واسطہ ان آیات کے باطن مین کوئی معنے
کہ وہ صفت ہون اللہ تعالی کی اور اللہ تعالی کی مخلوق کوئی صفت نہین بلکہ صفات اوسکی یا سلبیہ
ہین یا اضافی یا مرکب ہین ان دونوسی اور ثابت کرتے ہین بعض صفات کو کہ وہ صفات

واخبر النبي صلعم ان في الجنة ما لا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر فاذا كان نعيم الجنة وهو مخلوق من خلق الله كذلك فما الظن بالخالق سبحانه وهذه الروح التي في بني آدم قد علم العاقل اضطراب الناس فيها وامساك النصوص عن بيان كيفيتها افلا يعتبر العاقل بها عن الكلام في كيفية الله مع انا نقطع بان الروح في البدن وانها تخرج منه وتعرج الى السماء وانها تسل منه وقت النزع كما نطقت بذلك النصوص الصحيحة لا نغلو في تجريدها غلو

المتفلسفة ومن وافقهم حيث نفوا عنها الصعود والنزول والاتصال بالبدن والانفصال عنه وتخبطوا فيها حيث راوها من غير جنس البدن وصفاته فعدم مماثلتها للبدن لا ينفي ان تكون هذه الصفات ثابتة لها بحسبها الا ان يفسروا كلامهم بما يوافق النصوص فيكونون قد اخطأوا في اللفظ وانى لهم بذلك واما القسم الثاني اعني الذين يقولون ليس لها في الباطن مدلول هو صفة الله قط وان الله لا صفة له ثبوتية بل صفاته اما سلبية واما اضافية واما مركبة منهما ويثبتون بعض الصفات وهي الصفات

سبعیہ یا ثمانیہ یا خمسۃ عشریہ یعنی سات یا آٹھہ یا پندرہ ان مین اور ثابت کرتے
ہین احوال کو نہ صفات کو اوپر اوسیطرح کے جو تحقیق معلوم کیا جاتا ہے مذاہب متکلمین کے سی پس یہہ
بہی دو قسم ہین ایک قسم تاویل کرتے ہین آیات کے اور مقرر کرتے ہین مراد کو مثل
قول انکے استوی بمعنی استولا بمعنے غالب ور استوی بمعنے علو مکانیہ اور
بمعنے قدر اور بمعنے ظہور نور اوسکی کا واسطے عرش کے یا بمعنے انتہا خلق کا طرف
اوسکی اور غیر اوسکی معلے متکلمین سے اور دوسری قسم ہی کہتے ہین کہ اللہ جانتا ہے
ارادہ اپنی کو ان آیات مین لیکن اسقدر جانتی ہین ہم کہ نہین ارادہ کیا اللہ تعالی نے
ان آیات سی اثبات ایسی صفت کا کہ خارج ہی علم ہمارے سے آپر دو قسم کہ سکوت اور
توقف کرنے والی ہین ایک قسم انمین سی کہتا ہی جایز ہے کہ ہووے مراد ان آیات سی
ظاہر معنی اونکی کہ لایق ہون ساتھہ اللہ کے اور جایز یہہ ہی کہ نہو مراد صفت اللہ
کے اور اسیطرح کے اور یہہ طریقہ ہی اکثر فقہا وغیرہ کا اور دوسرا قسم یہہ ہی کہ بالکل
خاموش رہتی ہین ان سب سی اور نہین پہڑتے اوپر تلاوت قرآن کے اور اوپر تلاوت
حدیث کی یعنی اونکی قسمت مین صرف تلاوت کرتے ہین قرآن کو بے سمجہنے کے اور روکتے
ہین دل کو اور زبان اپنی کو سب باتون سی پس یہہ چہہ قسم ہوئی نہین ممکن کہ نکلے
آدمی انمین سے اور صواب اکثر آیات اور احادیث مین یقین کرنا ہی ساتھہ طریقہ
دوسری کے مثل آیات اور احادیث کے کہ دلالت کرتے ہین اوپر اس بات کے اللہ
تعالی اوپر عرش کے ہی اور معلوم کیا جاتا ہی طریقہ صواب کا اس آیت مین ساتھہ دلالت قرآن
اور حدیث اور اجماع امت کے ایسی دلالت کہ نہین احتمال رکہتی نقیض کے اور بعض
دلایل مین ظن غالب ہوتا ہی اوپر احتمال کے اور تردد کے اور مومن ان دلایل مین

السبعينية او ثمانية او خمسة عشرة ويثبتون الاحوال دون الصفات على ما قد عرف من مذاهب المتكلمين فهولاء قسمان قسم يتأولونها ويعينون المراد مثل قولهم استوى بمعنى استولى او بمعنى علو المكانة والقدر او بمعنى ظهور نوره للعرش او بمعنى انتهاء الخلق اليه الى غير ذلك من معاني المتكلمين وقسم يقولون الله اعلم بما اراد بها لكنا نعلم انه لم يرد اثبات صفة خارجة عما علمناه واما القسمان الواقفان فقسم يقولون يجوز ان يكون ظاهر المراد اللائق بالله عز وجل ويجوز ان لا يكون المراد صفة الله تعالى ونحو ذلك وهذه طريقة كثير من الفقهاء وغيرهم وقوم يمسكون عن هذا كله ولا يزيدون على تلاوة القرآن وقراءة الحديث معرضين بقلوبهم والسنتهم عن هذه التقديرات فهذه الاقسام الستة لا يمكن ان يخرج الرجل عن قسم منها والصواب في كثير من آيات الصفات واحاديثها القطع بالطريقة الثابتة كالآيات والاحاديث الدالة على ان الله سبحانه فوق عرشه ويعلم طريقة الصواب في هذا وامثاله بدلالة الكتاب والسنة والاجماع على ذلك دلالة لا تحتمل النقيض وفي

بعضها قد يغلب على الظن ذلك مع احتمال وتردد والمؤمن في ذلك

موافق اوسکی معاملہ کرتا ہے کہ دیا گیا ہے اوسکو علم اور ایمان اور جس شخص کو کہ نہیں
بخشا اللہ تعالی نے نور پس نہیں ہے حاصل اوسکو کچھہ روشنی پس جس شخص پر یہہ
باتین وغیرہ مشتبہ رہین پس دعا مانگی واسطی اپنی ساتہہ اوس دعا کے کہ روایت
کیا اوسکو مسلم نے بیچ صحیح اپنی کے عائشہ رضی اللہ عنہا سی فرمایا عائشہ رضی اللہ تعالی
عنہا نے کہ جب اوٹہتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رات کو واسطے پڑہنی نماز کے
کہتے اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِکَ فِیْمَا
کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ اِھْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِیْہِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِکَ اِنَّکَ تَھْدِیْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ
یعنے ای اللہ رب جبرائیل اور میکائیل اور اسرافیل کے پیدا کرنے والے آسمانوں
اور زمین کے جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا تو فیصلہ کریگا درمیان بندوں اپنی
کے جس بات مین اختلاف کرتے ہین ہدایت کر مجکو طرف حق کے کہ اختلاف کیا گیا ہے
اوسمین ساتہہ اذن تیرے کے تحقیق تو ہدایت کرتا ہی جسکو چاہتا ہے طرف
سیدہی راستہ کے اور بیچ ایک روایت کے ابوداؤد کی یہہ ہے کہ حضرت تکبیر کہتے
نماز اپنی مین یعنی تکبیر تحریمہ پہر پڑہتے یہہ دعا پس جس وقت کہ محتاج ہووے بندہ
طرف اوس یعنے اللہ تعالی کے اور دعا مانگے اوس سے اور ہمیشہ رکہی نظر بیچ کلام اللہ اور
کلام رسول صلعم کے اور کلام صحابہ اور تابعین اور ائمہ مجتہدین کے کہل جاتا ہی اوسکو
راستہ ہدایت کا پہر جس وقت معلوم کرایا جاوی اسکو انجام کار اور نہایت قدم
ان متفلسفہ متکلمین کا اس باب مین اور معلوم کرایا جاوی اوس چیز کو کہ سمجھتے
ہین اوسکو بیچ زعم اپنے کے برہان قاطع اور فی الحقیقت اوس وہ شبہہ ہو اور میرا

عسب ما اوتاه من العلم والایمان ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور ومن اشتبہ علیہ ذلک او غیرہ فلیدع بما رواہ مسلم فی صحیحہ عن عائشۃ رضی اللہ تعم عنہا قالت کان رسول اللہ صلعم اذا قام من اللیل یصلی قال اللھم رب جبرئیل ومیکائیل واسرافیل فاطر السموات والارض عالم الغیب والشھادۃ انت تحکم بین عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون اھدنی لما اختلف فیہ من الحق باذنک انک تھدی من تشاء الی صراط مستقیم ولابی داؤد انہ کان یکبر فی صلاتہ ثم یقول ذلک فاذا افتقر العبد الی اللہ ودعاہ وادمن النظر فی کلام اللہ وکلام رسولہ صلعم وکلام الصحابۃ والتابعین وائمۃ المسلمین انفتح لہ طریق الھدی ثم اذا کان قد خبر نھایات اقدام المتفلسفۃ والمتکلمین فی ھذا الباب وعرف غالب ما یزعمونہ برھانا وھو شبھۃ ورای

والدلیل بالالفاظ المشترکة ... ان ذلک ... او قضیة کلیة لا یصح ... ودعوا اجماع ... والتمسک فی المذهب

یہہ ہی کہ تحقیق بہت دلایل کہ اعتماد اونکا اوپر اونکی ہے وہ سب بالکل بیتحقیقت ہین یا شبہات ہین مرکب قیاس فاسد سی یا قضیہ کلیہ ہی کہ نہین صحیح کلیت اوسکی یا دعوی اجماع ہی کہ محض بیحقیقت ہی یا پنجہ مارنا اوپر کسی مذہب کے ہی یا دلیل پکڑنے ساتہہ الفاظ مشترک کے ہی پہر یہہ سب باتین مرکب ساتہہ اکثر الفاظ طویل اور غریب کے فریب مین ڈالینگے اوس شخص کو کہ نہین جانتا اصطلاحات اونکی جیسا کہ فریب مین ڈالتا ہی سراب پیاسہ کو پہر زیادہ ہووی گا از روی ایمان اور علم کے ساتہہ اوس چیز کے کہ آیا کتاب اور سنت مین کیونکہ حسن ہر چیز کا ظاہر ہوتا ہی ساتہہ دیکہنی ضد اوسکی کے اور جو شخص باطل کا بہت عالم ہوگا تو حق پر پختہ اور سخت ہوگا اور خوب معلوم کریگا قدر اور تعظیم اوس حق کے اوپر متوسط متکلمین سے خوف کیا جاتا ہی اوپر اونکی اسقدر کہ نہین خوف کیا جاتا ہی اوپر اوس شخص کے کہ نہین داخل ہے بیچ اون متکلمین کے اور نہین خوف اوس شخص پر کہ پہونچا ہی نہایت اوسکی کو کیونکہ وہ شخص کہ نہین داخل ہوا ہی انمین وہ عافیت مین ہے اور جو شخص کہ نہایت کو پہونچا ہے پس معلوم کیا اوسنی غایت اور نتیجہ اونکا پس نہین باقی رہا خوف اوسکو کسی اور شی سی پس جب ظاہر ہوگا واسطی اوسکی حق اور حالانکہ پیاسہ ہی اوسکا تو قبول کریگا اوسکو اوپر متوسط پس وہم مین پڑتا ہی بسبب اون باتون خوف ناک کہ پکڑی ہین اوسنی از سر تقلید اور تحقیق کہا بعض آدمیون نی اکثر فساد دنیا مین آدہا متکلمین سے ہی اور آدہا فقیہون سی اور آدہا طبیبون سے اور آدہا نجومیون سے ہی متکلمین فساد کرتے ہین دین مین اور فقیہہ فساد ڈالتی ہین شہرون مین اور طبیب فساد ڈالتی ہین جسمون مین اور نجومی فساد ڈالتی ہین زبانون مین اور جو شخص کہ جانی اس بات کو کہ متکلمین اور متفلسفہ اور غیر اونکی اکثر اقوال اپنی مین مختلف ہین جان لیگا ذکی عاقل کہ نہین ہی وہ عبرت پر اور قول

یوہم الشراب العطشان ... الکتب ... بالباطل اعلم ... اشد تعظیما ... فاما التوسط من ... فیہ وعلی من ... العاقبة

علم ان المتکلمین من المتفلسفة ... نصف البلدان وهذا نصف اللسان ... نصف الدنیا ... نصف الدین ... وقد قال بعض الناس

عنہ من افلک یعلم الزکی العاقل منهم انہ لیس هو فیما یقولہ علی بصیرة

اونکو اور تحقیق نہ تہا اونکی نہین ظاہر اور یہہ مثل اوس شعر کی ہی جو کہا گیا ہی تہافت کالزجاج

تخالہا حقا وکل کاسر مکسور یعنی بعض دلایل ایسے ہین کہ ٹوٹی ہوئی

ہین مثل شیشی کے اور تو خیال کرتا ہی اونکو حق اور حالانکہ ہر یک کہوٹی اور ٹوٹی ہوئی ہین اور

جانتا ہی جاننے والا اور دیکہنے والا بیچ اونکی ایک وجہ سی کہ وہ لائق ہین اس بات کی کہ کہا

شافعی نے بیچ حق اونکے حکم میرا اہل کلام مین یہہ ہی کہ مارو تم اونکو ساتہہ قمچی کہجور ونکی اور جوتونکی

اور پہیرا جاوے اونکا محلہ محلہ مین اور کہا جاوے یہہ جزا اوس شخص کی کہ چہوڑی کتاب اور سنت کو

متوجہ ہووے طرف علم کلام کی اور دوسری وجہ سی کہ اگر نظر کرین تو طرف اونکی ساتہہ آنکہون قدر اور

دانائی کی کہ غالب ہین اوپر اونکی شیاطین کہ احاطہ کیا شیاطین نے اوپر اونکی تو رحم کرا اوپر اونکی اور نرمی کی

اوپر اونکی کہ دی گئی ہین ذکاوت اور نہین دی گئی نور اور دی گئی فہم اور نہین دی گئے

علوم اور دی گئی ہین کان اور آنکہہ اور دل کچہہ فایدہ نہ دیا کانون اونکی نے اور آنکہہ اونکی نے

اور دل اونکی نے کیونکہ انکار کرتے ہین آیات اللہ تعالی کا اور گہیرا اونکو اوس چیز نے کہ ساتہہ

اوسکی مسخری کرتے ہین اور جو شخص کہ عالم ہووے ان باتونکا تو ظاہر ہوگی اوسپر تیزی عقل

سلف کی اور علم اونکا اور دانائی اونکی اس بات مین کیونکہ ڈرایا اونہون نے علم کلام سے

اور منع کیا اونہون نے اوس سے اور برا کہا اونہون نے اہل کلام اور عیب کیا اونہون نے

اونکو اور بتادیا اونہون نے اس بات کو کہ جو شخص طلب کریگا ہدایت کو بغیر کتاب

اور سنت کے نہ زیادہ ہوگئی اوسکو مگر دوری اور سوال کرتے ہین

ہم اللہ تعالی سے کہ ہدایت کری ہمکو راہ سیدہی راہ انکا کہ انعام کیا

تمنی اوپر سوائے اونکی کہ غصہ کیا ہے اوپر انکی نہ گمراہونکا

تمام شد

وان تجد لیست بینة وادماج کما قیل فیہا شعر
تہافت کالزجاج تخالہا حقا وکل کاسر مکسور
ویعلم العلیم البصیر فیہم من وجه انہم مستحقون لما قال الشافعی
بحیث قال حکمی فی اہل الکلام ان یضربوا بالجرید والنعال ویطاف بہم فی القبائل والعشائر ویقال ہذا جزاء من ترک الکتاب والسنة واقبل علی الکلام ومن وجه اخر اذا نظرت الیہم بعین العقل والحجر مستولیة علیہم الشیاطین مستحوذ علیہم رحمتہم ورفقت علیہم اعطوا ذکاء وما اعطوا زکاء واعطوا فہوما وما اعطوا علوما واعطوا سمعا وابصارا وافئدة فما اغنی عنہم سمعہم ولا ابصارہم ولا افئدتہم من شیء اذ کانوا یجحدون بآیات اللہ وحاق بہم ما کانوا به یستہزءون ومن کان عالما بہذہ الامور تبین له حذق السلف وعلمہم وحکمتہم حیث حذروا عن الکلام ونہوا عنه وذموا اہله وعابوہم وعلموا ان من ابتغی الہدی فی غیر الکتاب والسنة لم یزدد من اللہ الا بعدا فنسال اللہ العظیم ان یہدینا صراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین وحسبنا اللہ ونعم الوکیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خاتمہ - احوال مصنف کی بیان مین اسم شریف مصنف کا احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام
بن عبد اللہ بن ابی القاسم بن خضر بن محمد بن خضر بن علی بن عبد اللہ ابن تیمیہ الحرانی ثم الدمشقی
تقی الدین ابو العباس دوشنبہ کی دن ربیع الاول ۶۶۱ کی دسوین تاریخ شہر حران مین تولد ہوا
اور سنہ چہہ سو ستر ہجری مین بہ سبب فتنہ و فساد قوم تتر کے کہ حران مین واقع ہوا تہا ہمراہ اپنے والد
اور بہائیونکی شہر دمشق مین جا کر اقامت اختیار کی اور وہان قریب بیس فضلاء مشتہرین کے جو متین
کہ ائمہ عصر تہے علم حدیث حاصل کیا صحاح ستہ وغیرہ مسانید و معجم طبرانی کبیر وغیرہ کتب اسلام کے
کئی بار استاد کی روبرو پڑہین اور اپنے ہاتہہ سی لکہین صغیر سن مین ہر علم مین لایق ہوا اور ہر فن مین
فایق اور اپنی والد شریف اور اور مشایخ سے علم فقہ اور اصول سے بہرہ یاب ہوا - علم عربیت اور
تفسیر مین بڑی بڑی اکابر زمانہ سی فوقیت لیگیا تہوڑی دنون مین ان سب علوم سی ایسا ماہر ہوا کہ فتوی
اور تدریس کے لایق ہوگیا - اور ابہی عمر بیس تک نہین پہونچی تہی کہ مسند افتا پر بیٹہا قوۃ حافظہ
اسکو اللہ تعالی نے اسقدر عطا فرمائی تہی کہ جس چیز کو ایک دفعہ یاد کر لیتا عمر بہر فراموش نہوتی بعد انتقال
والد اپنے کے مسند نشین ہوا اور دار الحدیث مین درس شروع کیا بڑی بڑی فاضل مثل قاضی القضاۃ
بہاء الدین ذکی اور شیخ تاج الدین فزاری وغیرہما اس درس مین بخدمت شیخ الاسلام حاضر ہوتے
علماء عصر اور ائمہ امصار اسکی اوصاف مین کئی دفتر لکہی ہین مشتی نمونہ خروار چند نقلین بطریق
اختصار - لکہی جاتے ہین ذہبی لکہتا ہے کہ فزاری اسکی درس کو اپنے ہاتہہ سی لکہتا اور اسکی تعظیم مین
جانسی کوشش کرتا اور ذہبی نے اپنی معجم مین اسکا ترجمہ یعنی صفت اسطرحسی لکہی ہے کہ وہ یعنی
شیخ الاسلام ابن تیمیہ یکتای زمانہ تہا علم اور معرفت اور شجاعت اور ذکا اور انوار الہی اور
خیر خواہی امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مین کثرۃ
سی احادیث لکہین اور پڑہین اور طبقات رجال مین نظر فرمائی اور وہ چیز حاصل کی کہ اور شخص کو
حاصل نہوئی تفسیر مین سب سی بلند تہا و فایق تفسیر مین طبع اوسکی سیال تہی اور دقایق اور مواضع
اشکال مین غوطہ مارنے والے اپنے دل کی روشنی اور تیزی فہم سے ایسی ایسی مسایل استنباط کرے

کہ اس سے پہلے کسی نے نکی تھی حفظ حدیث اور اختلاف روایت اور احوال متکلمین مین نئے ابن زمان سے
فایق تھا اور دلایل ظاہرہ سے سنت کی تائید اور اہل بدعت کو بقوۃ علم پایمال کرتا بہت خلق خدا کو
گمراہی سے راہ پر لایا اور راہ سنت اور نصرت دین مین ایذا اوٹھائی اسکی اوصاف زیادہ اوس سے
ہین کہ بیان مین آسکین ذہبی کہتا ہے کہ میرے طاقت نہین ہے کہ اوسکی اوصاف بیان
کرسکون خانہ کعبہ کے رکن اور مقام کے مابین قسم کرکے کہہ سکتا ہون کہ میری آنکھ نے اوسکی
مثل نہین دیکھا اور نہ اوسنے یعنی شیخ نے اپنی آنکھ سے کوئی اپنی مثل دیکھا ہی اور شیخ کمال الدین
ابن زملکانی نے لکھا ہے کہ جب شیخ کسی علم سے پوچھا جاتا تو دیکھنے والہ کہتا کہ اسکو بجز اس فن
کے اور کوئی فن نہین آتا اور فوراً حکم کرتا کہ اس سے زیادہ اوس فن کو کوئی شخص نہین جانتا یعنی
اسمین بڑا کامل ہے اور تمام شروط اجتہاد کے اوسمین جمع تھین ذہبی نے اپنی مختصر مین لکھا ہے
کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ علوم دیانت مین متبحر تھا اور صحیح الذہن جلد فہم صاحب اوصاف حمیدہ
تیز فہم بڑی شجاعت والہ کریم اور حلیم لذت کہانی اور پینی اور جماع سے فارغ تہا اسکو بجز لذت
اشاعت علوم دین اور تصنیف کتب کی اور عمل بالخیر کے کوئی لذت نہ تھی ہر چند عہدہ قاضی القضاۃ
کا اوسکو دیے ہے اوس نے اس لذت کے باعث سے قبول نکیا حدیث اور تفسیر اور فقہ مین سنن
اور آثار مین سردار تھا اور ذہبی نے تاریخ کبیر مین لکھا ہے کہ کوئی اسکی زمانہ مین اسکی مرتبہ کا
نہ تھا ایسا واقف اور ماہر احادیث اور آثار کا تھا کہ یہہ بات اوسکی حق مین صادق آتی ہے
کہ کوئی کہی کہ جس حدیث کو اور آثار کو ابن تیمیہ نہین جانتا وہ حدیث یا اثر نہین ہے یعنی ایسا
حدیث سے ماہر تھا کہ کوئی حدیث اوسکی یاد سے باہر تھی ابن زملکانی نے کتاب ابطال التحلیل پر
کہ شیخ رحمۃ اللہ تعالی کی تصنیف ہے بعد لکہنی ثناء عظیم کے اور توصیف جسیم کے اور ترجمہ اور نام شیخ
رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے یہہ قطعہ لکھا ہے ؎ مَاذَا یَقُوْلُ الْوَاصِفُوْنَ لَهٗ ✗ وَصِفَاتُهٗ
جَلَّتْ عَنِ الْحَصَرِ ✗ یعنی کیا کہی اسکی صفت کرنیوالا ✦ کیونکہ اسکی صفات گنتی سے زیادہ ہین هُوَ
حُجَّةٌ لِلّٰهِ قَاهِرَةٌ ✗ هُوَ بَیْنَنَا اُعْجُوْبَةُ الدَّهَرِ یعنی وہ اللہ تعالی کے حجت ہے سب حجتون پر غالب
وہ ہماری بیچ مین اعجوبۃ الدہر ہے ✦ هُوَ اٰیَةٌ لِلْخَلْقِ ظَاهِرَةٌ ✗ اَنْوَارُهَا اَرْبَتْ عَلَی الْفَجْرِ ✗
یعنی وہ نشانی ظاہر ہے واسطے خلق کے ✦ نور اوسکی فجر کے انوار پر غالب ہوئی ✦ اہل طبقات نے

کہی

کئی قصاید اور ابیات اوسکی وصف مین نقل کی ہین ان اوراق مین اونکی گنجایش نہین ہی جب ابن
دقیق العید اونکا ہم مجلس ہوا اور اونکی باتین سُنین تو کہا کہ مجکو امید نہین تہی کہ تجہ سا پیدا ہو
ابو الحجاج المزی الحافظ اوسکی تعظیم او تکریم مین مبالغہ کرتا اور کہتا کہ اسکی مثل چار سو برس سے
نہین دیکھا گیا صحیح روایت مین ابن زملکانی سی منقول ہے کہ اوسنے کہا کہ پانچ سو برس سی اوسکی
مثل کوئی پیدا نہین ہوا شیخ کمال الدین ابن زملکانی نے اپنی دستخط سی اوپر کتاب رفع الملام عن
ائمۃ الاعلام کے کہ تصنیف شیخ کی ہی لکہا ہی کہ اس مضمون سی کہ یہہ کتاب شیخ امام عالم کی
ہی کہ علامہ اور حافظ اور مجتہد اور عابد اور برگزیدہ اور امام اماموںکا برگزیدہ زمانہ کا علامہ
جہان کا وارث انبیاء کا آخر مجتہدین کا سردار علماء دین کا برکت اسلام کی حجت عالمون کی
برہان متکلمین کا جڑہ اوکہاڑنیوالا مبتدعین کا زندہ کرنیوالا سنت کا اوسکی بزرگی سی اللہ کا
احسان ہم پرہے اور اوسکی وجود سی اللہ کے دشمنون پر اوسکی حجت ہی اوسکی برکت اور
اوسکی اخلاق سی کئی دل روشن ہوئی کہ نام اوسکا تقی الدین ابو العباس احمد بن عبد الحلیم ابن
عبد السلام ابن تیمیہ حرانی ہے بلند کری اللہ تعالی بلندی اوسکی اور محکم کرے ساتہ اوسکے
ارکان دین کے اور ابن زملکانی نے یہہ ثنا اوسکی اوسوقت کی جب عمر اوسکی تیس سال کی
تہی اور بہت شیوخ اور علماء عصر نے اوسکی اوصاف لکہی ہین مثال شمس الدین ابی عمر
اور شیخ تاج الدین فزاری اور ابن منا و ابن دقیق العید و ابن نحاس و ابن عبد القوی و
قاضی خوئی وغیرہم اور شیخ عماد الدین واسطی نی کہ علماء عارفین سی تہا کہا کہ یہہ شیخ نمونہ
خلفاء الراشدین کا تہا اور تتمہ مجتہدین کا تہا جامع ظاہر اور باطن کا شیخ علی قاری نے
رسالۃ العذبہ مین پیچہے نقل کرنے کلام ابن حجر مکی کے شرح شمایل سے لکہا ہی کہ مین کہتا ہون
کہ نگاہ رکہی اللہ تعالی اون دونونکو یعنے شیخ رح اور شاگرد اوسکا حافظ ابن القیم ان صفات
قبیحہ اور اخلاق فضیحہ سی کہ لوگ اونکی حق مین بیان کرتے ہین جو شخص منازل السایرین کو مطالعہ کری
اوسپر خوب ظاہر ہو جاوی کہ یہہ دونون شخص اکابر اہل سنت وجماعت کے تہے ابو عبد اللہ
کہتا ہی کہ خاتمہ مین مجکو کچہہ احوال شیخ کا بیان کرنا منظور تہا اتحاف النبلاء تصنیف علامہ عصر
ناصر اہل سنت نواب والا جاہ امیر الملک محمد صدیق حسن خان بہادر بہوپال دام فیضہ اور صواعق الہیہ تصنیف

مولانا شیخ المشایخ مولوی بشیر الدین صاحب جنکا فیض تمام ملک مین پہیل رہاہے زاد بقاءہ سی
نقل کیا بہت اختصار سی تہوڑا تہوڑا انتخاب کرکے بقدر حاجت لکہا اگر شیخ صاحب کیہہ حالات کو
بالاستیعاب ذکر کیا جاوی تو کئی دفتر چاہیئے جسکو تفصیل مطلوب ہو وہ اتحاف النبلاء اور صواعق
الہیہ کی طرف رجوع کرے شیخ اپنے وقت مین ایسا تہا کہ کوئی اوسکی مثل نہ تہا بہت مسئلون کو
اوسنے استنباط کئے اور تحقیق کے روسی بہت مسایل متقدمین پر کلام کے دو مسئلون پر اوسوقت
کے آدمیون نے تعصب در حسد روسی اوسپر بلوہ کیا اور اوسکی ایذا دہی مین کوشش کی گئی
اوسپر بلوہ ہوئی اللہ تعالے نے اوسکو نجات دہی سات سو پانچ سوال عقاید کے علماء اور
اور قضاۃ کی بڑی مجلس مین اوس سے کی گئی اوسنے عقیدہ واسطی پڑہا سبنے اتفاق کیا کہ یہہ عقیدہ
سلف کا ہی آخر حساد اہل مصر نے حسد کرکے قاضی کے حضور مین بلوایا اور بعض افترا سے جو اوسپر
باندہی گئی تہی سوال کیا شیخ نے خطبہ کیواسطے حمد شروع کیا قاضی نے کہا کہ تو خطبہ کو نہین آیا جوابدہ
کر شیخ نے کہا کس کے سامنے جوابدہی کرون تو ہی تو میرا مدعی ہے اس سخن سے قاضی خفہ ہوا
اور اوسکو محبس مین بہیجدیا قصہ مختصر شیخ محبس ہی مین فوت ہوا اور جو مفتی صدر الدین صاحب نے
لاجواب ہونا شیخ کا اسی قصہ مین بیان فرمایا ہے سو غلط ہے سُبکی نے کہ شیخ کا ہم عصر تہا اوسکی
رد مین بہت کوشش کی آخرش اوسکی بزرگی اور علم کا قایل ہوا اور اوسکی فضیلت و حقانیت
پر اعتراف کیا جیسا کہ حافظ ابن حجر نے درر الکامنہ مین بیان کیا ہے کہ ذہبی نے سُبکی کے طرف
بسبب اوسکی کہ اوسنے شیخ کے حق مین کلام کئی تہے عتاب نامہ لکہا سُبکی نے جواب لکہا جسکے
مضمون کا بعض یہہ ہے کہ جو آپنے شیخ تقی الدین کے باب مین لکہا ہے پس اس بندہ
نے شیخ کے قدر کی بزرگی اور علوم عقلیہ ونقلیہ کی فراخی اور کمال ذکا اور اوسکا بحر ذخار ہونا
اور اجتہاد اور ان سبہ چیزون مین پوہنچنا حد سے زیادہ ثابت کیا ہے اور بندہ تو ان سبہ کا
ہمیشہ سی قایل ہے اوسکا قدر فی نفسہ بڑا ہی اور جو کچہہ اوسکی ذات مین زہد اور ورع اور
دیانت اور نصرت حق اور قیام اوس مین اور چلنا اوسکا سلف کے طریقہ پر اور پکڑنا اوسکا
اس طریقہ کو انتہا پورا اور نادر ہونا اوسکی مثل کا اوس زمانہ مین بلکہ تمام زمانون مین اللہ تعالی نے
جمع کیا ہے ایک بڑا مرتبہ ہے اوسکی سوا ہم کچہہ اور نہین ظاہر کرتے انتہی بالترجمہ ما نقل

فے الصواعق سے تتبع ہے معلوم ہوا کہ ان لوگون کا بڑا تنازع اوس سے صرف دو مسئلون مین تہا ایک مسئلہ زیارت قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین اور دوسرا مسئلہ صفات الٰہیہ مین دوسرے مسئلہ مین اوسپر تہمت مجسمہ ہونیکی لگاتے تہے اور پہلے مسئلہ مین کہتے ہین کہ حرمت سفر کا واسطہ زیارت قبر نبی صلعم کے قایل تہا مین نے شیخ کے تین چار رسالہ دیکہے مین اونکے دیکہنے سے مجہے اسقدر فایدہ دینی حاصل ہوا ہے کہ اور کسیکی تصنیف سے کم ہوا تہا قرآن اور حدیث مین ایسا ماہر پایا کہ جسکا بیان نہین ہو سکتا قرآن اور حدیث سے ایسے مسایل نکالتا ہے جیسے دریا سے غواص موتے اوسکی تصنیف کے مطالعہ سے استنباط کے اشکال آتے ہے اور قرآن و حدیث مین تدبر کرنے کی مہارت پیدا ہوتی ہے مسئلہ کو ایسی تقریر صاف اور شستہ سے بیان کرتا ہے اور چارطرف سے گہیرتا ہے کہ آدمی کی تسکین ہوتی ہے اللہ تعالی اوسکو رحم کرے پس نسبت تجسیم و تشبیہ کی اوسپر بڑا بہتان ہے حاشا و کلا وہ ہرگز تجسیم و تشبیہ کا قایل نہین ہے مسایل صفات مین بالکل موافق سلف کا ہے یہہ حمویہ جسکا ترجمہ کیا گیا ہے اوسکا شاہد ہے اللہ تعالی نے اوسکو جزا خیر دی اس مسئلہ کو ایسا صاف کیا ہے کہ اوسکی پڑہنے سے عقایدکی تجدید ہوتی ہے نزول کے مسئلہ مین ایک بڑا رسالہ تصنیف کیا ہے جسکی مطالعہ سے احادیث صفات کی تصدیق ہوتی ہے اور ایمان کو کمال اور مسئلہ پہلا ایسا نہین ہے جیسا اونکی تشنیع وارد ہو غایتہ الامر درجہ استحباب سے زیادہ نہین ہو سکتا صرف تخطیہ کفایت کرتا تہا کہ اسمین تخطی و بسبب یہہ بات ابعد نہین ہے کہ شیخ کو تجسیم و تشبیہ سے نسبت کیا گیا کیونکہ ہمیشہ سے اہل حق کو اہل باطل ایسی ہی القاب دیتے رہے ہین یہہ اونکو عہد رسول اللہ سے میراث ہے کہ اوس زمانہ مین صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہ کو صابی کہتے تہے اور خارجی اور معتزلہ اہل سنت کو حشویہ کہتے ہین امام شافعی صاحب کو رفض کی تہمت دی گئی چنانچہ اونکی شعر سے صاف ظاہر ہوتا ہے ؎ اِنْ کَانَ رِفْضاً حُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ + فَلْيَشْهَدِ الثَّقَلَانِ اَنِّی رَافِضِی + شیخ ابن تیمیہ رح کو خارجی ہونیکی تہمت لگائی گئی تہی اوسوقت اونہون نے یہہ شعر کہا ؎ اِنْ کَانَ نَصْباً حُبُّ صَحْبِ مُحَمَّدٍ + فلیشہد الثقلان انی ناصبی + ایک اور شخص نے کہا ہے ؎ فان کان تجسیما ثبوت صفاتہ + و تنزیہہا عن کل عیب مفتری + فانی بحمد اللہ ربی مجسم + ہلموا شہودا واحضروا کل محضری + حضرت امام اعظم رح پر کیا کیا اتہام لگائے گئے کوئی ونکو جبریہ

کہتا تہا کوئی قدریہ اور کوئی مرجیہ کوئی قایل ہونے خلق قرآن کے نسبت کرتا تہا حضرت امام احمد
حنبل کو اسبات کی تہمت لگائی گئی کہ محدث ہونے قرآن کا قایل تہا الحاصل جو محقق متکلم
بکلمۃ التحقیق ہوا ہے وہ ایسی ایسی القاب سے ملقب ہوتا رہا ہے یہہ وراثۃ انبیا کی ہی کہ ہر ایک
نبی سحر اور جنون سے نسبت کیا گیا کَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا
سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ؕ بعض جہلا ایذا پہنچی کو دلیل ناحق پر ہونیکی ٹہراتے ہین نہین انبیا کو
ہمیشہ ایذا پہنچتی رہی حضرت امام اعظم صاحب رح قید ہی مین انتقال فرمایا حضرت امام شافعی
صاحب شہر سے نکالے گئے حضرت امام احمد حنبل صاحب رح مقید ہوئی علی ہذا القیاس ہر ایک
شخص جس نے مونہہ سے کلمہ حق نکالا ایسی ایسی فتنہ سی مبتلا رہا جناب سید الشہدا کو ظالمون کے
ہاتہہ سی ایذا دی گئی کیا وہ حق پر نہ تہی نعوذ باللہ من ذالک یہہ بہی انبیا کا ورثہ ہی ایسی
باتونکو دلیل حقیقت قرار دیکر عوام کو دہوکہ دینا وتیرہ اہل باطل کا ہی وآخر دعوینا ان الحمد للہ رب العالمین فقط

خاتمۃ الطبع

واضح ہو کہ مسئلہ فوق و استوا کے بیان مین رسالہ حمویہ تالیف کیا ہوا فاضل اکمل محدث بی بدل شیخ الاسلام امام الہمام احمد بن عبد الحلیم
بن تیمیۃ الحرانی استاد الاستاد مجد الدین فیروز آبادی صاحب قاموس کا نہایت عمدہ بادلایل ہی کہ تابحال تنہا مسکو تہا سبب نایابی کی تا حال
شایع نہوا لیکن مسئلہ مذکورہ کی بیان مین ایک کتاب مسمی بالانتقاد الرجیح فی شرح الاعتقاد الصحیح بزبان عربی اور ایک رسالہ مسمی بہ الاحتوا علی
مسئلۃ الاستوا مولفہ امام المفسرین زبدۃ المحدثین ناصر حدیث سید المرسلین نواب والا جاہ امیر الملک معلی سید محمد صدیق حسن خان
صاحب بہادر کے چہپ کر انہین دنون مین شایع ہوئی ہزارون آدمیون نے اُنسی فایدہ تام لیا اور اعتقاد اپنا اس مسئلہ مین جو کہ خود اسلاف
کی ہی درست کیا لیکن بعض متعصبون نے کہ جنکو معنی ظاہر آیہ کریمہ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى اور سوا اسکی ایسی ہی کئی آیات و احادیث کا
صاف انکار ہی باوجود ملاحظہ کتاب و رسالہ مذکور کی اس اعتقاد صحیح سی پہلو تہی کیا اور تاویلات رکیکہ کرتے ہوئی اور اپنی تیزی طبع سی نئی نئی باتین
ایجاد کرکے لوگونکو بہکانی لگی راہ حق سی وحشت دلانی لگے اس لیے ترجمہ اس رسالہ کا جو کہ واسطی حل مشکلات علمی و اعتقادی کے
حکم اکسیر کا رکہتا ہی واسطی تفہیم اُنکے کے حسب ضرورت عالم المعی فاضل لوذعی مولوی غلام العلی القصوری حال ساکن
شہر امرتسر نے نہایت عرق ریزی اور کمال جانفشانی سی عبارت اردو عام فہم مین کردیا اور اس مسکین محی الدین
تاجر کتب لاہور نے اصل کتاب حاشیہ پر اور اسکا ترجمہ متن مین مناسب سمجہکر حسب الارشاد
جناب مترجم اسکی طبع کا سامان بہم پہونچایا سو الحمد للہ کہ ماہ شوال سنہ ۹۱
ہجری مین مطبوع ہوکر مطبوع طباع خاص و عام ہوا فقط

۲۹۷۵۶۱ و ت ۔ شی

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائیگا۔

۱۶۸۳

کتب خانہ جامعہ عثمانیہ

۱۔ اراکین مجلس [illegible] ایک وقت میں [illegible] کتابیں [illegible] لے سکتے ہیں

۲۔ اساتذہ جامعہ عثمانیہ [illegible] ایک وقت میں [illegible] کتابیں [illegible] لے سکتے ہیں [illegible]

۳۔ [illegible] ایک وقت میں [illegible] کتابیں [illegible] سکتے ہیں

۴۔ [illegible] مدت [illegible] کتابیں [illegible]

۵۔ [illegible] کتاب [illegible] لازم ہے

۶۔ [illegible] کتابیں [illegible]

۷۔ [illegible] کتابیں [illegible]

۸۔ [illegible]